بانی ومہتمم :مفتی محمد رضا قادری نقشبندی مصباحی خلیفہ حضور شیخ العالم وسربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال بفیض روحانی : مجمع الفضائل والبرکات،مظہر کمالات امام ربانی حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ قیادت :قائد ملت نیپال حضرت مولاناالحاج سید غلام حسین مظہری مرکزی صدر علما کونسل نیپال

نیپال اردو ٹائمز

Weekly
The NEPAL URDU TIMES

چیف ایڈیٹر: عبدالجبار علیمی نظامی

شمارہ نمبر ۶۷ ISSUE (67) | جلد نمبر ۱ VOL:(1)

۱۱/ دسمبر ۲۰۲۵ مطابق ۱۹/ جمادیٰ الاخرہ ۱۴۴۷ھ / ۲۵ گتے اگہن ۲۰۸۲ بروز جمعرات

صفحات 11

weeklynepalurtutimes@gamil.com

الیکشن کمیشن کا سیاسی پارٹیوں کیلئے 20 نکاتی ہدایات جاری

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو: الیکشن کمیشن نے آئندہ عام انتخابات کے پیش نظر سیاسی جماعتوں کے لیے 20 نکاتی اہم ہدایت نامہ جاری کیا ہے جس میں خواتین کی مؤثر نمائندگی، سماجی شمولیت اور انتخابی ضابطۂ اخلاق کی سخت پاسداری کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق سیاسی جماعتوں کے لیے ضروری ہے کہ براہ راست انتخابی نشستوں میں کم از کم ایک تہائی خواتین امیدواروں کو شامل کیا جائے اور مجموعی طور پر 40 فیصد خواتین نمائندگی کے قومی ہدف کو عملی طور پر نافذ کیا جائے۔ ہدایت نامے میں واضح ہدایت دی گئی ہے کہ انتخابی مہم کے دوران نسلی، مذہبی، لسانی یا علاقائی تعصب پر مبنی کوئی بھی سرگرمی ناقابل قبول ہوگی۔ کسی امیدوار یا جماعت کے خلاف دھمکی آمیز رویہ،

تضحیک، الزام تراشی، گالی گلوچ یا کردار کشی پر مبنی بیان بازی مکمل طور پر ممنوع قرار دی گئی ہے۔ سوشل میڈیا پر غلط معلومات، گمراہ کن پروپیگنڈہ یا اشتعال انگیز مواد کے استعمال سے بھی سختی سے روکا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے یہ بھی زور دیا ہے کہ تربیتی پروگراموں اور سماجی فعالیت میں کمزور اور پسماندہ طبقات کی بھرپور شمولیت یقینی بنائی جائے۔ انتخابی مہم کے دوران بزرگ شہریوں، خواتین، معذور افراد اور صنفی و سماجی اقلیتوں کے احترام کو بنیادی اصول کے طور پر اپنایا جائے۔ سیاسی جماعتوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ تناسبی امیدواروں کی فہرست کو شفاف انداز میں عوام کے سامنے پیش کیا جائے۔ پارٹی کے عہدیداران اور کارکنوں کے لیے ضابطۂ اخلاق کی مکمل پابندی لازم قرار دی گئی ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں فوری داخلی کارروائی کی ہدایت کی گئی ہے۔ بچوں کو سیاسی سرگرمیوں میں شامل کرنے پر مکمل پابندی عائد کرتے ہوئے کمیشن نے واضح کیا ہے کہ کسی بھی سیاسی جماعت کی انتخابی سرگرمی میں رکاوٹ یا مداخلت سنگین خلاف ورزی تصور ہوگی۔ الیکشن کمیشن نے تمام سیاسی جماعتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ملک میں شفاف، باوقار، ذمہ دار اور سب کو ساتھ لے کر چلنے والا انتخابی ماحول قائم کرنے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کریں تاکہ آنے والے انتخابات جمہوری اقدار، سیاسی شعور اور قومی یکجہتی کی مضبوط بنیاد ثابت ہوں

مدھیش پردیش میں کانگریس کا وزیر اعلیٰ بننا خوش آئند ہے: شنکر پوکھرل

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو: سی پی این-یو ایم ایل کے جنرل سکریٹری شنکر پوکھرل نے اپنی پارٹی اور نیپالی کانگریس کے قائدین کی بطور وزیر اعلیٰ مدھیش پردیش میں متبادل تقرری کو 'نیپالی سیاست میں نظر آنے والی ایک مثبت تبدیلی' قرار دیا ہے۔ یو ایم ایل کی صوبائی پارلیمانی پارٹی کے رہنما سروج کمار یادو، جنہوں نے ایک ہوٹل میں وزیر اعلیٰ کے عہدے کا حلف اٹھایا، اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے میں ناکامی کے بعد استعفیٰ دے دیا۔ جمعہ کی شام ان کی جگہ کانگریس لیڈر کرشنا پرساد یادو کو مقرر کیا گیا۔ تاہم، یو ایم ایل اس حکومت کا حصہ نہیں ہے۔ اس معاملے

پر تبصرہ کرتے ہوئے یو ایم ایل کے جنرل سکریٹری پوکھرل نے ہفتہ کی صبح سوشل میڈیا پر لکھا، 'یو ایم ایل لیڈر سروج یادو نے خطرہ مول لیا اور اس خیال کو توڑ دیا کہ کانگریس اور یو ایم ایل لیڈر مدھیش صوبے میں وزیر اعلیٰ نہیں بن سکتے۔ اس کے بعد نیپالی کانگریس کے رہنما شری کرشنا یادو مدھیش نواز پارٹیوں کی حمایت سے وزیر اعلیٰ بننے میں کامیاب ہو گئے۔ نیپالی سیاست میں نظر آنے والی یہ تبدیلی یقیناً مثبت اور خوش آئند ہے۔ مدھیش عوام کے مینڈیٹ کے مطابق قیادت کا قیام جمہوری پختگی کی علامت ہے۔ 'نیپالی کانگریس کی صوبائی اسمبلی کی پارلیمانی پارٹی کے رہنما یادو یو ایم ایل کے علاوہ 7 جماعتوں کے 77 ارکان پارلیمنٹ کی حمایت سے وزیر اعلیٰ بنے۔ انہیں کانگریس کے 22 ایم پی، جے ایس پی کے 18، جنمت سے 12، ماؤسٹوں کے 9، ایل ایس پی کے 8، یونیفائیڈ سوشلسٹس کے 7، اور سٹیزن لبریشن فرنٹ کے ایک رکن کی حمایت حاصل ہے۔ جیسا کہ نیپالی کمیونسٹ پارٹی (اس وقت ماؤسٹ سینٹر اور سی پی این-یونیفائیڈ سوشلسٹ پارٹی)، حکمراں اتحاد میں شامل پارٹیوں کے درمیان، جنک پور میں مدھیش صوبے کی سطح پر اتحاد کے اعلامیہ کا اجلاس منعقد کیا، نو مقرر کردہ وزیر اعلیٰ یادو نے اتوار کو ہی اپنے عہدے کا حلف لیا۔

رہتھٹ: جعلی کرنسی نوٹوں کا کاروبار کرنے والی 3 ملزمان گرفتار

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

روتہٹ: میں مسلح پولیس فورس نے تین نوجوانوں کو 117 روپے کے جعلی نیپالی کرنسی نوٹوں کے ساتھ گرفتار کیا ہے۔ 1,000 فرقہ۔ مسلح پولیس فورس (اے پی ایف) نے اشناتھ میونسپلٹی-4، لتاماری میں تین نوجوانوں کو گرفتار کیا ہے جو جعلی نیپالی نوٹوں کے ساتھ

ہندوستان سے نیپال میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ آرمڈ پولیس فورس کے سربراہ ایس پی رامہری ادھیکاری کے مطابق، روتہٹ، مسلح پولیس فورس، نیپال بی او پی اوریا سے تعینات ایک ٹیم نے منگل کی شام 4 بجے بھارتی نمبر پلیٹ BR 05 AT 0983 والی موٹر سائیکل کی جانچ کے دوران 1,000 روپے کے 117 جعلی نیپالی نوٹ ضبط کیے۔ ایس پی افسر کو بتایا کہ جعلی نوٹوں کے ساتھ گرفتار ہونے والوں میں دیواہی گوناہی میونسپلٹی-4 کے 20 سالہ گونالال راوت، اسی جگہ کے 20 سالہ اجے پٹیل اور چین پور گرام پنچایت-2، مشرقی چمپارن، بھارت کے 23 سالہ جے پرکاش کمار شامل ہیں۔ مسلح پولیس فورس نے بتایا ہے کہ موٹر سائیکل ڈرائیور اور اس کے تین ساتھیوں کو ضبط شدہ نقلی نوٹوں کے ساتھ تحویل میں لے کر ضروری کارروائی کے لیے مٹھیا پولیس اسٹیشن کے حوالے کر دیا گیا ہے

دنیا بھر میں قتل ہوئے صحافیوں کی نصف تعداد کو اسرائیل نے قتل کیا

پیرس: (نیوز ایجنسی) صحافیوں کا بدترین دشمن اسرائیل رواں سال دنیا بھر میں قتل ہونے والے تمام صحافیوں میں سے تقریباً نصف صحافیوں کے قتل کا ذمہ دار ہے۔ صحافیوں کی عالمی تنظیم رپورٹرز ود آؤٹ بارڈرز نے سالانہ رپورٹ جاری کی ہے جس کے مطاق دنیا بھر میں قتل ہونے والے 67 صحافیوں میں سے 29 کو اسرائیل نے غزہ میں قتل کیا۔ خان یونس میں 25 اگست کو ہونے والا اسرائیلی فوج کا ڈبل ٹریپ حملہ صحافیوں کے خلاف بدترین حملہ تھا، جس میں 5 صحافی مارے گئے تھے۔

کلمن گھیسنگ اور ہندوستانی ایڈیشنل سیکرٹری کی میٹنگ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

منگل کو توانائی آبی وسائل اور آبپاشی کے وزیر کلمن گھیسنگ اور ہندوستان کی وزارت خارجہ کے ایڈیشنل سکریٹری منو مہاور کے درمیان سنگھ دربار میں وزارت خارجہ میں ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ میں توانائی پانی اور آبپاشی کے شعبوں میں نیپال بھارت تعاون، بجلی کی تجارت ٹرانسمیشن لائن کی توسیع اور بھارت کی سرکاری کمپنیوں کی سرمایہ کاری کے ساتھ زیر تعمیر منصوبوں کی پیشرفت سمیت متعدد موضوعات کا احاطہ کیا گیا۔ بات چیت میں دوطرفہ پاور اور آبی وسائل کے پلانٹس کی میٹنگز کا انعقاد مہاکالی اریگیشن تیسرے مرحلے) کینال سے خشک موسم کے دوران نیپال کو پانی کی منتقلی 900 میگاواٹ ارون اور 669 میگاواٹ کے زیریں ارون ہائیڈرو الیکٹرک پروجیکٹس میں جنگلاتی زمین کے استعمال سے متعلق مسائل کو حل کرنا ہندوستانی حکومت کی جانب سے نیپال کی پاور ایکسپورٹ

کمپنیوں، ایپس کی جانب سے نیپال کے موسم سرما میں پاور ایکسپورٹ کرنے کے بارے میں بات چیت کی گئی۔ وزیر توانائی گھیسنگ نے کہا کہ سردیوں کے مہینوں کے لیے درکار بجلی کی درآمدات کی منظوری صرف دسمبر کے آخری ہفتے تک دی گئی تھی، اس لیے اگلے مہینوں کے لیے بھی 24 گھنٹے بجلی کی درآمد کی اجازت دینے کی درخواست کی گئی ہے۔ اور حقیقی وقت کی منڈیوں میں بجلی کی برآمدات کے لیے سالانہ نئی منظوری کی ضرورت کو ختم کیا جائے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ایک بار منظوری ملنے کے بعد ان کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ انہوں نے یہ بھی درخواست کی کہ ہندوستان کے ٹرانسمیشن انفراسٹرکچر کا استعمال کرتے ہوئے بنگلہ دیش کو اضافی 20 میگاواٹ بجلی بھیجنے کے امکانات کو دیکھتے ہوئے ضروری رضامندی دی جائے۔ گھیسنگ نے کہا کہ وزارت اور بورڈ آف انویسٹمنٹ ارون ||| اور لوئر ارون پروجیکٹوں میں جنگل کی زمین کے استعمال سے متعلق مسائل کو حل کرنے کے لیے ہم آہنگی کر رہے ہیں۔ انہوں نے ٹرانسمیشن لائن کی تعمیر کے لیے ہندوستان کے ایگزم بینک لائن آف کریڈٹ سے اضافی مدد کی بھی درخواست کی۔ گھیسنگ نے کہا کہ وزارت اور بورڈ آف انویسٹمنٹ ارون اور لوئر ارون پروجیکٹوں میں جنگل کی زمین کے استعمال سے متعلق مسائل کو حل کرنے کے لیے ہم آہنگی کر رہے ہیں۔ انہوں نے ٹرانسمیشن لائن کی تعمیر کے لیے ہندوستان کے ایگزم بینک لائن آف کریڈٹ سے اضافی مدد کی بھی درخواست کی۔ بھارتی وزارت خارجہ میں نیپال ڈیسک کے انچارج ایڈیشنل سکریٹری منو مہاور نے کہا کہ نیپال حکومت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ نیپال میں ہندوستانی کمپنیوں کے زیر تعمیر ہائیڈرو پاور پروجیکٹس کو درپیش مسائل کو حل کرنے میں تعاون کرے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان اور نیپال کے درمیان بجلی کی تجارت اور ترسیل کے بنیادی ڈھانچے کی توسیع ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہی ہے اور اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ توانائی کی وزارت کے سکریٹری سریتا داوری اور چرنجیوی چٹوت جوائنٹ سکریٹری سندیپ کمار دیو وزارت خارجہ کے جنوبی ایشیا ڈیسک کے نمائندے اور نیپال میں بھارتی سفارت خانے کے عہدیدار میٹنگ میں موجود تھے۔

روتہٹ: ٹریفک حادثہ، بہن بھائی زخمی، والد جاں بحق

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

روتہٹ: ٹریفک حادثے میں باپ جاں بحق اور دو بیٹے اور بیٹی زخمی ہو گئے۔ جمعہ کو ضلع کے چندر پور میونسپلٹی-6 میں موتیہی پل کے قریب چندرانیگاہ پور-گور روڈ سیکشن پر بس اور موٹر سائیکل کے ٹکر سے ایک شخص کی موت ہو گئی اور تین دیگر زخمی ہو گئے۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب ایک بس(Na 4 Kha 6547)جو گوڑ سے چندرانی گاہ پور جا رہی تھی اور مخالف سمت سے آنے والی ایک موٹر سائیکل (Na 39 Pa 4240) آپس میں ٹکرا گئی۔ بشرم پور، ورنداون میونسپلٹی -2 کے 40 سالہ ناگیندر پٹیل جو ایک ڈاکٹر تھے، کی ایک حادثے میں موت ہو گئی۔ حادثے کے بعد زخمیوں کو فوری طور پر چندر پور پرائیویٹ بھیج دیا گیا۔ لمیٹڈ ہسپتال چندر پور میں علاج کے لیے۔ علاج کے دوران ڈاکٹروں نے تقریباً 5:15 بجے پٹیل کو مردہ قرار دے دیا۔ اس کے تین بچے، جو موٹر سائیکل پر سوار تھے جسے پٹیل چلا رہا تھا، زخمی ہو گئے۔ چندرنیگا پور ایریا پولیس آفس کے مطابق زخمیوں میں 12 سالہ یوراج پٹیل، 11 سالہ آکرتی پٹیل اور 15 سالہ بیٹا پرنس کمار پٹیل شامل ہیں۔ اس واقعے کے بعد، بس ڈرائیور کو ایریا پولیس آفس، چندرانیگاہ پور نے اپنی تحویل میں لے لیا، اور پولیس کے مطابق، حادثے کی مزید تحقیقات جاری ہے۔

دھادنگ میں سڑک حادثہ: سات گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں: 35 شدید زخمی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
روتہٹ

دھادنگ: پرتھوی ہائی وے پر دھونیبیسی میونسپلٹی-6، چالیسے میں سات گاڑیوں کے آپس میں ٹکرانے سے دو لوگوں کی موت ہو گئی۔ ڈسٹرکٹ پولیس آفس، دھاڈنگ کے مطابق، حادثے میں 33 افراد زخمی ہوئے۔ ہلاک شدگان میں سے دو کی شناخت ہونا باقی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ ان کی لاشوں کو مہاراج گنج ٹیچنگ اسپتال میں رکھا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق بڑا حادثہ ہفتہ کی شام 4 بجکر 15 منٹ پر اس وقت پیش آیا جب انڈین نمبر پلیٹ والے کنٹینر کی بریکیں فیل ہو گئیں اور وہ یکے بعد دیگرے دوسری گاڑیوں سے ٹکرا گیا۔ حادثے میں سیاحوں کی بس (Ba.1Pa 917)، ایک بس (G.1Kha 8551)، ایک کارگو کنٹینر، ایک بھارتی بس، ایک اسکول بس، ایک ٹرک اور ایک موٹر سائیکل آپس میں ٹکرا گئے۔ ڈسٹرکٹ پولیس آفس نے بتایا کہ یہ تمام گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں اور ایک جگہ پر ڈھیر بن گیا۔ سب سے پہلے کنٹینر نے اسکول بس کو ٹکر ماری۔ اس کے بعد ایک ہی سمت اور مخالف سمت سے آنے والی گاڑیاں یکے بعد دیگرے حادثات کا شکار ہوئیں۔ 33 زخمی، دو کی حالت نازک پولیس کے مطابق، حادثے میں زخمی ہونے والے 33 افراد میں سے کچھ دھونی بیسی میں ایک صحت مرکز میں زیر علاج ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ شدید زخمیوں میں سے دو کو کاٹھمانڈو ریفر کر دیا گیا ہے

وہاٹشپ نمبرات برائے رابطہ
+918795979383۔
+9779817619786
+91 7398 208 053

سعودی اور قطر کے تیز رفتار الیکٹرک ٹرین کے معاہدہ پر دستخط

ریاض:(ایجنسیاں) خلیجی ممالک کے درمیان جدید انفراسٹرکچر میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا اقدام سامنے آگیا۔ سعودی عرب اور قطر نے ریاض کو دوحہ سے جوڑنے والے تیز رفتار الیکٹرک ٹرین منصوبے کے آغاز کیلئے ایک رسمی معاہدے پر دستخط کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ منصوبہ خطے میں اقتصادی اور لاجسٹک انضمام کے ایک نئے مرحلے کی بنیاد رکھے گا۔ منصوبہ، جو ہائی اسپیڈ ٹرانسپورٹ کا ایک اہم ذریعہ ہے، چھ برس کے اندر مکمل ہو جائے گا اور یہ دونوں دارالحکومتوں کے درمیان فاصلوں کو کم کر دے گا۔ 300 کلومیٹر فی گھنٹہ سے زیادہ کی رفتار والی ٹرین کے ذریعے سفر صرف تقریباً دو گھنٹے تک محدود ہو جائے گا۔ توقع ہے کہ یہ منصوبہ 785 کلومیٹر طویل نیٹ ورک کے پیش نظر دونوں ممالک کے درمیان تجارتی اور سیاحتی نقل و حرکت کا نقشہ بدل دے گا۔ اس کی سالانہ گنجائش 10 ملین سے زیادہ مسافروں کی ہو گی۔ نیا نیٹ ورک صرف ریاض کو دوحہ سے نہیں جوڑے گا بلکہ تین بڑے سعودی شہروں تک شاخیں نکالے گا۔ ریاض، ہفوف اور دمام کو جوڑ کر ایک ہی وقت میں اندرونی اور بیرونی رابطے کو بڑھائے گا۔ تیز رفتار ٹرین دو اہم ترین علاقائی ہوائی اڈوں، ریاض میں کنگ سلمان ایئرپورٹ اور دوحہ میں حمد بین الاقوامی ایئرپورٹ کو بھی جوڑے گی۔ اس سے مسافروں اور سرمایہ کاروں کو عالمی کاروباری اور ہوابازی کے مراکز کے درمیان منتقل ہونے کیلئے تیز اور زیادہ لچکدار اختیارات ملیں گے۔ منصوبے کے نیٹ ورک میں پانچ اہم مسافر سٹیشن شامل ہیں جو ٹرین کے راستے پر تقسیم کیے گئے ہیں جنہیں آرام، رفتار اور سمارٹ ٹیکنالوجیز کو یکجا کرتے ہوئے ایک جدید نقل و حمل کا تجربہ فراہم کرنے کیلئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ تخمینہ بتاتا ہے کہ یہ منصوبہ دونوں ممالک کے درمیان سفر کی شکل کو بدل دے گا۔ یہ منصوبہ روایتی طریقوں سے تجاوز کرتے ہوئے اور افراد کی نقل و حرکت کو آسان بنا کر اور کھیلوں اور تفریحی بڑے ایونٹس اور سیاحت کو فروغ دے کر معیار زندگی کو بلند کرے گا۔ توقع ہے تیز رفتار ٹرین منصوبہ تعمیر اور آپریشن کے مراحل کے دوران سعودی عرب اور قطر میں 30,000 براہ راست اور بالواسطہ نوکریاں پیدا کرے گا جو اسے خطے میں لیبر مارکیٹ کو متحرک کرنے والے سب سے بڑے منصوبوں میں سے ایک بنائے گا۔ یہ منصوبہ ہلکے اور درمیانے درجے کے سامان کی نقل و حمل کو بڑھانے، سرحد پار لاجسٹک حل کے ذریعے سپلائی چینز کو سپورٹ کرنے اور ترسیل کے وقت اور آپریشنل لاگت کو کم کر کے دو طرفہ تجارت کے حجم کو بڑھانے میں بھی معاون ہوگا۔ اس تناظر میں سعودی۔ قطری مشترکہ بیان نے توانائی کے شعبے کیلئے سپلائی چینز اور ان کی پائیداری میں تعاون کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ تجارتی تبادلے کو متنوع بنانے اور بڑھانے کیلئے دونوں ممالک کے عزم کی تصدیق کی۔

ممدانی کا صدیوں پرانے گریسی مینشن منتقل ہونے کا اعلان

نیو یارک: (نیوز ایجنسی) نیو یارک کے نومنتخب میئر زہران ممدانی نے گریسی مینشن منتقل ہونے کا اعلان کر دیا۔ گریسی مینشن 1799 سے قائم ہے، دوسری جنگ عظیم کے بعد سے یہ مینشن نیو یارک کے کئی میئرز کی رہائش گاہ کے طور پر زیر استعمال رہا، پیلے اور ہرے رنگ کے امتزاج سے تیار گریسی مینشن کے ایکسٹیریر پر موجود سفید ریلنگ اور نیچے خوبصورت پھولوں اور گھاس سے آراستہ زمین اس مینشن کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔ گزشتہ روز زہران ممدانی نے بطور نیو یارک میئر عہدے کا چارج سنبھالتے ہی گریسی مینشن منتقل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ زہران ممدانی نے اعلان کیا کہ گریسی مینشن منتقل ہونے کا فیصلہ ان کے اور اہل خانہ کی حفاظت اور اپنی تمام تر توجہ اپنے ایجنڈے کو نافذ کرنے کے حوالے سے ہے۔ ممدانی کا صدیوں پرانے گریسی مینشن منتقل ہونے کا اعلان، سابق میئر نے گھر آسیب زدہ ہونے کا دعویٰ کر دیا ممدانی نے کہا کہ ہمیں نیو یارک شہر کا بہترین حصہ دینے کیلئے آسٹوریا کا شکریہ، اگرچہ میں اب اسٹوریا میں نہیں رہ سکتا لیکن اسٹوریا ہمیشہ مجھ میں اور میری ذمہ داریوں میں شامل رہے گا۔ زہران ممدانی اس وقت نیو یارک سٹی کی کوئینز کاؤنٹی کے علاقے اسٹوریا میں ایک کرائے کے اپارٹمنٹ میں رہائش پذیر ہیں، ممدانی اس اپارٹمنٹ کا کرایہ 2 ہزار 250 ڈالرز ماہانہ ادا کرتے ہیں، بطور میئر اگر ممدانی اب سرکاری رہائش گاہ گریسی مینشن کا انتخاب کرتے ہیں تو اس طرح وہ ہر ماہ اپنا کرایہ بھی بچا سکیں گے

بلوچستان: جبری گمشدگیوں کا سلسلہ جاری

کوئٹہ:
جبری گمشدگیوں کے تازہ واقعات سامنے آئے ہیں۔ یہ واقعات کوئٹہ مستونگ گوادر اور کراچی کے مختلف علاقوں سے رپورٹ ہوئے ہیں۔ لاپتہ افراد کے خاندانوں نے ایک مرتبہ پھر انصاف کی اپیل کی ہے اور حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ انسانی حقوق اور آئینی تحفظات کی اس مسلسل خلاف ورزی کو ختم کریں جیسا کہ دی بلوچستان پوسٹ نے بتایا ہے۔ بلوچستان پوسٹ کے مطابق کم از کم تین نوجوان جن میں ایک جامعہ کا طالب علم بھی شامل ہے الگ الگ واقعات میں کوئٹہ اور مستونگ سے لاپتہ کیے گئے۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ یکم دسمبر کو سید احمد شاہ جو یونیورسٹی آف بلوچستان کے شعبہ تعلیم کے طالب علم ہیں انہیں ایسے افراد نے حراست میں لیا جنہیں پاکستانی خفیہ اداروں سے منسلک سمجھا جاتا ہے۔ گواہوں نے کہا کہ اسلحہ بردار افراد سیاہ شیشوں والی گاڑی میں آئے اور انہیں جامعہ کے مرکزی دروازے کے باہر سے زبردستی اٹھا کر لے گئے۔ مستونگ کے دشت جلاب گندان علاقے میں دو رہائشی ندیم کرد اور فرید کرد کو بھی مبینہ طور پر سکیورٹی اہلکاروں نے اٹھایا اور وہ تا حال لاپتہ ہیں۔ سات دسمبر کو گوادر ضلع سے ایک اور واقعہ سامنے آیا جہاں فاروق ابراہیم جو حاجی ابراہیم کلمتی کے بیٹے ہیں انہیں جیوانی کے پنوان علاقے میں ان کے گھر سے اٹھایا گیا۔ ان کے اہل خانہ نے بتایا کہ اس کارروائی میں مقامی موت کے دستے کے افراد میں اسی طرح اٹھایا گیا تھا اور بعد میں ان کی لاش گوادر سے ملی تھی۔ اسی رات کراچی میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا جہاں علی نواز کلمتی جو پنوان کے رہائشی ہیں سکیورٹی اہلکاروں کے ہاتھوں حراست میں لیے گئے اور بعد میں لاپتہ ہو گئے جیسا کہ دی بلوچستان پوسٹ نے بتایا ہے۔
کوئٹہ پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس کے دوران ایک اور لاپتہ جامعہ کے طالب علم شہزاد منیر کے اہل خانہ نے الزام لگایا کہ اسے آدھی رات کو بغیر کسی وارنٹ کے ریاستی اہلکاروں نے اٹھایا۔ انہوں نے پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 9 اور 10 اے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ شہزاد کی خفیہ حراست غیر قانونی اور غیر آئینی ہے۔ انہوں نے پاکستان کے حکام پر زور دیا کہ وہ قانون کی بالادستی قائم کریں اور خفیہ حراستوں کا سلسلہ ختم کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسی کارروائیاں نہ صرف انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہیں بلکہ عوام کا اعتماد بھی مجروح کرتی ہیں۔

تھائی لینڈ۔ کمبوڈیا جنگ نازک مرحلے میں داخل، دونوں ممالک کے 6 لاکھ افراد محفوظ مقامات کی تلاش میں

تھائی لینڈ:(ایجنسیاں)
تھائی لینڈ اور کمبوڈیا کی تازہ جنگ تیسرے روز میں داخل ہو چکی۔ 2 طاقتور ایشیائی ممالک کی یہ لڑائی اب نازک مرحلہ میں پہنچ گئی ہے۔ یہاں راکیٹ، ڈرون، ایف-16 جیٹس، آرٹیلری اور اینٹی ایئر میزائل کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ جنگ کی وجہ سے صرف 3 دن میں ہی دونوں ممالک کے 6 لاکھ لوگوں کو اپنا گھر چھوڑنا پڑا ہے، اب تک 13 فوجیوں کی موت ہو چکی ہے۔ جنوب مشرق ایشیا کے دونوں پڑوسی ممالک کے افسران نے بدھ (10 دسمبر) کو ایک دوسرے پر مشتعل کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ تھائی لینڈ کی وزارت دفاع کے ترجمان سرسنت کونگسری نے ایک پریس کانفرنس کے دوران بتایا کہ "7 صوبوں میں 4 لاکھ سے زائد لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا ہے۔ ہم نے سیکورٹی کے مد نظر ایک بڑے خطرے کا اندازہ لگایا تھا، جس کی وجہ سے عام لوگوں کو بڑی تعداد میں محفوظ مقامات پر جانا پڑا۔" تھائی فوج نے یہ بھی بتایا کہ بدھ کی صبح کمبوڈیا سے داغے گئے راکیٹ سرین میں فانوم ڈونگ راک اسپتال کے قریب گرے، جس کے بعد مریضوں اور اسپتال کے ملازمین کو بنکر میں چھپنا پڑا۔ تھائی لینڈ کے اخبار 'دی نیشن' کی رپورٹ کے مطابق کمبوڈیا نے چونگ بوک۔ چونگ آن ما پر 80 سے زائد ڈرون حملے کیے، بی ایم-21 راکیٹ اور ٹینک سے فائرنگ کی۔ یہاں کے 171000 لوگوں نے 4 سرحدی صوبوں میں پناہ لی ہے۔ 10 دسمبر کو صبح 9 بجے کے اپڈیٹ میں تھائی لینڈ کی فوج نے کہا کہ کمبوڈیا نے 80 سے زائد ڈرون بھیجے۔ فوکوا علاقے پر قبضہ کرنے کی کوشش میں بی ایم-21 ملٹیپل راکیٹ لانچر سے فائرنگ کی۔ اس کے علاوہ تھائی فوج کا دعویٰ ہے کہ کمبوڈیا نے 'پریہ وہار' پر اپنی پوزیشن سے ٹینک اور براہ راست فائرنگ والے ہتھیاروں کا استعمال کر کے کنتھارالک ضلع پر بھی حملہ کیا۔ ساتھ ہی تھائی فوج نے چونگ چوم کے جنوب میں ایک اینٹی ڈرون سائٹ کو تباہ کر دیا۔ دوسری جانب تھائی لینڈ کے پڑوسی ملک کمبوڈیا کی وزارتِ قومی دفاع کا بیان بھی سامنے آیا ہے۔ وزارت کی ترجمان میلی سوچیاٹا نے کہا کہ "5 صوبوں میں 101229 لوگوں کو محفوظ مقامات اور رشتہ داروں کے گھروں میں پہنچایا گیا ہے۔" کمبوڈین میڈیا براڈکاسٹنگ کارپوریشن کے ذریعہ چلائی جانے والی ویب سائٹ 'کمبوڈیانیس' نے بتایا کہ "تھائی ایف-16 جیٹس نے ملک کے 2 علاقوں پر حملہ کیا، جبکہ 3 دیگر علاقوں میں تھائی گولی باری جاری ہے۔" جنوب مشرقی ایشیا کے یہ پڑوسی ممالک اپنی 800 کلومیٹر لمبی سرحد پر کئی جگہوں پر لڑتے رہتے ہیں۔ اس سے قبل رواں سال جولائی میں دونوں ممالک کے درمیان 5 دنوں تک جنگ چلی تھی۔ اس میں درجنوں لوگ مارے گئے اور سرحد کی دونوں جانب تقریباً 3 لاکھ لوگ بے گھر ہو گئے تھے۔ اس دوران امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ملیشیا کی مدد سے دونوں ممالک کے درمیان جنگ بندی ہوئی تھی۔ ٹرمپ نے ایک بار پھر دونوں ممالک کے درمیان ثالثی کی بات کہی ہے۔

ہم ایک خوش حال شام کی حمایت باور کراتے ہیں جو پڑوسیوں کے ساتھ امن سے رہے: روبیو

دمشق:(ایجنسیاں)
امریکی وزیرِ خارجہ مارکو روبیو نے شام میں سابق نظام حکومت کے خاتمے کی پہلی سال گرہ کے موقع پر شامی عوام کو مبارک باد پیش کی ہے۔ منگل کے روز ایکس پر جاری پوسٹ میں روبیو نے لکھا ایک سال پہلے شامی عوام نے اپنی تاریخ کا نیا باب کھولا تھا۔ انھوں نے مزید کہا کہ امریکی انتظامیہ بین الاقوامی شراکت داروں کی مدد سے شام کی حکومت اور عوام کی جانب سے انتقالِ اقتدار کے دوران اٹھائے گئے اہم اقدامات کی تعریف کرتی ہے۔ روبیو نے اس بات پر زور دیا کہ واشنگٹن ایک پرامن اور خوش حال شام کی حمایت کرتا ہے جو اپنی اقلیتوں کو ساتھ لے کر چلے اور اپنے تمام پڑوسی ممالک کے ساتھ امن کے ساتھ رہے۔ دوسری جانب شامی صدر احمد الشرع نے پیر کو ایک خطاب کے دوران انصاف اور مشترکہ زندگی پر مبنی ایک نئے دور کا عزم ظاہر کیا۔ انھوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ وہا———
±ن تمام افراد کے احتساب کے لیے پ
±رعزم ہیں جنہوں نے شامی عوام کے خلاف جرائم کا ارتکاب کیا۔
الشرع نے کہا ہم اس پرانے ورثے سے تاریخی قطع تعلق کا اعلان کرتے ہیں اور جبر و استبداد کے دور سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو کر انصاف، تہذیب اور باہمی زندگی پر مبنی نئے دور کی صبح نو میں داخل ہو رہے ہیں۔
واضح رہے کہ پیر کی صبح سے ہی شام کے بڑے شہروں دمشق، حلب، ادلب، حماہ اور حمص کے عوامی چوکوں میں ہزاروں شہری جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔ انہوں نے اپنے قومی پرچم بلند کیے اور نئی حکومت کے حق میں نعرے اور ترانے بلند کیے۔ اس موقع پر سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے

اسرائیل پر جنگ بندی کیلئے عالمی دباؤ بڑھایا جائے: حماس

غزہ:(ایجنسیاں)
فلسطینی مزاحمتی تحریک حماس کے سینئر رہنما حسام بدران کا کہنا ہے کہ جنگ بندی جاری رکھنے کیلئے اسرائیل پر مزید دباؤ بڑھایا جائے۔ عرب خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق حماس رہنما حسام بدران کا کہنا تھا کہ اگر اسرائیل کی

جانب سے جارحانہ کارروائیوں کا سلسلہ جاری رہا تو جنگ بندی کو جاری رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ اُنہوں نے مطالبہ کیا کہ اسرائیل پر عالمی دباؤ بڑھایا جائے کہ وہ طے شدہ معاملات پر عمل درآمد کرے۔ واضح رہے کہ اسرائیل کی جانب سے غزہ جنگ بندی معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیاں کرنے پر حماس نے دوسرے مرحلے پر عملدرآمد سے انکار کر دیا ہے۔ العربیہ انگلش پر شائع خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس کے ایک عہدیدار نے کہا کہ جب تک اسرائیلی خلاف ورزیاں جاری ہیں غزہ میں جنگ بندی اپنے دوسرے مرحلے میں داخل نہیں ہوسکتی۔ حماس عہدیدار نے اپنے بیان میں جنگ بندی معاہدے کے ثالثوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اسرائیل پر معاہدے کی پابندی کیلیے دباؤ ڈالیں

عالمی دباؤ، اسرائیل کا غزہ امداد کیلئے اردن سرحد کھولنے کا اعلان

تل ابیب:(ایجنسیاں) عالمی دباؤ کے بعد اسرائیل نے غزہ امداد کے لیے اردن سے مغربی کنارے کی کراسنگ کھولنے کا اعلان کر دیا۔ ستمبر سے بند کراسنگ آج سے کھولی جائے گی۔ عرب میڈیا کا کہنا ہے کہ سامان کی ترسیل اردن اسرائیل کو ملانے والی ایلنبی راہداری کے ذریعے ہو گی۔ اسرائیلی سیکورٹی حکام کے مطابق کراسنگ کھلنے کے بعد ڈرائیورز اور کارگو ٹرکس کی سخت اسکریننگ کی جائے گی، اس سلسلے میں خصوصی سیکیورٹی فورس تعینات کر دی گئی ہے۔ دوسری جانب حماس نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ جنگ بندی کی خلاف ورزیاں جاری رہیں تو جنگ بندی دوسرے مرحلے میں نہیں جاسکتی۔ حماس رہنما نے معاہدے پر مکمل عمل کرانے کے لیے ثالث کاروں سے اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کا مطالبہ بھی کیا۔ واضح رہے کہ 10 اکتوبر کے معاہدے کے باوجود غزہ میں اسرائیلی فوج کے حملوں سے اب تک 370 سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔

بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ کی پارٹی کو ملی بڑی راحت

ڈھاکہ:(ایجنسیاں) بنگلہ دیش میں الیکشن کے اعلان سے ٹھیک پہلے شیخ حسینہ کی پارٹی عوامی لیگ کو بڑی راحت ملی ہے۔ بنگلہ دیش کی حکومت نے عوامی لیگ کے ان لیڈران کو الیکشن لڑنے کی اجازت دے دی ہے، جو صاف ستھری شبیہ رکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ لیڈران پارٹی کے انتخابی نشان پر الیکشن نہیں لڑ پائیں گے۔ انہیں آزاد امیدوار کے طور پر قسمت آزمائی ہوگی۔ بنگلہ دیش کی مقامی میڈیا کے مطابق، عوامی لیگ کے کارکنان کی مخالفت کو دیکھتے ہوئے حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کے بعد اب عوامی لیگ کے کارکنان اور لیڈران آسانی سے انتخابی میدان میں اتر سکتے ہیں۔ عوامی لیگ کے الیکشن لڑنے پر پابندی شیخ حسینہ کے تختہ پلٹ کے کچھ دنوں کے بعد بنگلہ دیش میں عوامی لیگ پر پابندی لگا دی گئی۔ پابندی کی وجہ سے عوامی لیگ الیکشن میں حصہ نہیں لے سکتی ہے۔ یونس حکومت کا کہنا ہے کہ عوامی لیگ کی کمان ابھی بھی شیخ حسینہ کے ہاتھوں میں ہے۔ شیخ حسینہ پر بنگلہ دیش میں قتل عام کا الزام ہے۔ ایسے میں اس پارٹی کو الیکشن لڑنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے۔ وہیں شیخ حسینہ نے ایک بیان جاری کر کے اس کی مخالفت کی تھی۔
شیخ حسینہ نے دی دھمکی شیخ حسینہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر عوامی لیگ کو الیکشن نہیں لڑنے دیا جائے تو اس کے کارکنان خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ بنگلہ دیش میں ابھی بھی عوامی لیگ کے پاس مضبوط عوامی طاقت ہے۔ بنگلہ دیش میں ڈھاکہ سے شائع ہونے والا ایک بنگالی زبان کا روزنامہ پروتھوم الو کی حالیہ سروے میں بنگلہ دیش کے 26 فیصد لوگوں کا کہنا تھا کہ عوامی لیگ کے خلاف پابندی غلط ہے۔ بنگلہ دیش میں 14 ماہ بعد الیکشن کا اعلان ہونے جا رہا ہے۔ حکومت فروری 2026 میں بنگلہ دیش میں عام انتخابات کرانے کی تیاری میں ہے۔ اس الیکشن کے ذریعہ بنگلہ دیش کے لوگ نئی حکومت کو منتخب کریں گے۔ عمران خان کی طرز پر الیکشن لڑیں گے لیگ کے لیڈران؟

اعلان برائے کالم نگار
اپنی نگارشات و مضامین ہمارے وہاٹشپ ارسال کریں
+918795979383۔
+9779817619786
+91 7398 208 053

کرپشن کے خاتمے کے لئے سخت اقدامات کریں گے: وزیر اعظم کارکی

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

جنک پور: وزیر اعظم سوشیلا کارکی نے کہا ہے کہ حکومت بدعنوانی کے خلاف سخت اقدامات کرنے سے نہیں ہچکچائے گی چاہے وہ کتنے ہی سخت کیوں نہ ہوں۔ بدعنوانی کے خلاف عالمی دن کے موقع پر وزیر اعظم کارکی نے کہا کہ یہ حکومت صرف ایک منتخب حکومت نہیں ہے بلکہ گڈ گورننس کا مطالبہ کرنے والی جین زی تحریک کی بنیاد پر قائم کی گئی حکومت ہے۔ حکومت باقاعدہ کام کے ساتھ گڈ گورننس کے لیے تیز رفتاری سے کام کر رہی ہے۔ لوگوں کے مطالبات اور توقعات کے مطابق متوقع کامیابیاں حاصل کرنے میں وقت لگ سکتا ہے، لیکن حکومت بدعنوانی کے خلاف سخت قدم اٹھانے سے پیچھے نہیں ہٹے گی، خواہ وہ کتنا ہی سخت کیوں نہ ہو۔ ریاست کا قائم کردہ میکانزم پہلے ہی اس کے لیے سرگرم ہو چکا ہے، انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر کچھ عناصر بدعنوانی کے خلاف اٹھائے گئے اقدامات سے گھبرا کر انہیں بل واسطہ یا بلاواسطہ دھمکیاں دیں تو بھی انہیں ڈرایا نہیں جائے گا۔ وزیر اعظم نے متعلقہ اداروں کے عہدیداروں اور سرکاری ملازمین پر بھی زور دیا کہ وہ اعتماد کے ساتھ آگے بڑھیں اور اپنی پیشہ ورانہ آزادی کو بغیر کسی خلفشار کے استعمال کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہم جین زی تحریک سے آئے ہیں لیکن پارٹی کے خلاف نہیں، یہاں کے لوگوں کو سمجھنا چاہیے کہ سیاسی جماعت کے قیام کے لیے انتخابات کی ضرورت ہے۔ یہ حکومت اس تناظر میں آئی ہے کہ نوجوانوں کی بغاوت کے بعد کیا کرنا ہے، آگے کا راستہ کیا ہے۔ یہ عبوری مدت کو سنبھالنے کے لیے آیا ہے۔ یہ اپنی ذمہ داری پوری ذمہ داری اور پوری سرگرمی کے ساتھ نبھا رہا ہے۔ ہم انتھک محنت کر رہے ہیں۔ ہم نے جین زی تحریک کے بعد سے تمام جماعتوں، الیکشن کمیشن، سیکورٹی ایجنسیوں اور سول سوسائٹی کے ساتھ مسلسل اور بار بار بات چیت کی ہے۔ ہم نے شکوک و شبہات کو دور کیا ہے۔ ہم نے اپنے ذہنوں کو پر سکون کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 8 اور 9 ستمبر کے واقعات کا تصور کون کر سکتا تھا؟ ملک کی زندگی میں ایک اہم موڑ آگیا۔ دنیا کے تمام ممالک کی زندگیوں میں ایسے غیر متوقع موڑ اور اتار چڑھاو آتے ہیں۔ ایسے وقت میں ہمیں متحد ہو کر آگے بڑھنے کا راستہ تلاش کرنا چاہیے

سیاسی رہنما، نئی نسل کے مطالبات کو سمجھیں اور اپنی حکمت عملی کو بہتر کریں: صدر پوڈیل

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
للت پور

صدر رام چندر پوڈیل نے کہا ہے کہ ایسی ترقی جو شہریوں کے معیار زندگی کو بہتر بنا سکے اور ان کے چہروں پر خوشی لا سکے آج وقت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی قیادت کے لیے ضروری ہے کہ وہ نئی نسل کی خواہشات کو سمجھے اور اس کے مطابق خود کو بدلے۔ آج کی ضرورت صرف انفراسٹرکچر کی تعمیر کی نہیں بلکہ شہریوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے اور ان کے چہروں پر خوشی لانے کی بھی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ خدمت کی فراہمی میں چستی اور اچھی حکمرانی اس کے لیے اہم پہلو ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج سیاسی قیادت کی یہ مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ نئی نسل کی اس خواہش کو سمجھیں اور اس کے مطابق خود کو تبدیل کریں۔' انہوں نے کہا کہ آئین نے ترقی، تعمیرات اور خدمات کہ آئین مقامی سطح پر ترقی، تعمیرات اور خدمات کی فراہمی کے شعبوں میں اہم حقوق اور ذمہ داریاں دیتا ہے۔ صدر پوڈیل نے کہا کہ چونکہ مقامی سطح شہریوں کے قریب ترین حکومت ہے، اس لیے مقامی سطح پر فراہم کی جانے والی خدمات اور فراہم کی جانے والی گڈ گورننس سے شہریوں کا نظام پر اعتماد بڑھے گا۔ انہوں نے کی فراہمی کے شعبوں میں مقامی سطح پر اہم حقوق اور ذمہ داریاں دی ہیں، چونکہ حکومت شہریوں کے قریب ہوتی ہے، اس لیے مقامی سطح پر فراہم کی جانے والی خدمات اور اس کی جانب سے فراہم کی جانے والی گڈ گورننس سے شہریوں کا نظام پر اعتماد بڑھتا ہے، اس لیے مقامی حکومت کو خاص طور پر شہریوں کی خواہشات کو پورا کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مقامی حکومتوں کو بالخصوص شہریوں کی خواہشات کو پورا کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جمہوریت صرف حکمرانی کا نظام نہیں ہے، بلکہ عوام کی آواز سننے اور ان کی خواہشات کے مطابق عمل کرنے کا کلچر اور انداز بھی ہے۔ صدر پوڈیل نے کہا کہ عوام کی شکایات، عدم اطمینان اور مطالبات کو سننے اور انہیں سمجھنے کے لیے ان کی دہلیز تک پہنچنے کا جمہوری طرز عمل اور انداز بھی اتنا ہی اہم ہے۔ انہوں نے آئین اور وفاقی جمہوری جمہوریہ کی مضبوطی سے ترقی کی ذمہ داریاں نبھانے کی نوجوان نسل کی امنگوں کو پورا کرنے اور ملک کی موجودہ صورتحال کے حل کے لیے 5 مارچ کو ہونے والے ایوانِ نمائندگان کے آئندہ انتخابات کو کامیاب بنانے پر بھی زور دیا

سوشلزم اب ملک میں بڑے دھوم سے آئے گا: مادھو نیپال

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
جنک پور

نیپالی کمیونسٹ پارٹی کے کوآرڈینیٹر اور سابق وزیر اعظم مادھو کمار نے دعویٰ کیا ہے کہ ملک میں اب سوشلزم بڑی دھوم دھام سے آئے گا۔ مادھو کمار نیپال نے جنک پوردھام میں منعقدہ اتحاد پیغام اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ طویل انتظار کے باوجود سوشلزم نہیں آیا۔ انہوں نے کہا کہ 'اب مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، ہم سوشلزم کو نافذ کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ انہوں نے لوگوں سے مایوس نہ ہونے کی تاکید کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ ملک میں سوشلزم کی صدا طویل عرصے سے گونج رہی ہے لیکن وہ نہیں پہنچی۔ یہ دعوی کرتے ہوئے کہ وہ نوجوانوں، خواتین، دلتوں، مسلمانوں اور بوڑھوں کے حقوق کے لیے بولتے ہیں، انھوں نے ان سے نیپالی کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہونے کی اپیل کی۔ نیپال نے دعویٰ کیا کہ جین زی کو بھی نو تشکیل شدہ نیپالی کمیونسٹ پارٹی پر بھروسہ ہے۔ انہوں نے کہا "یہ پارٹی جین زی نسل کے لیے بھی امید اور بھروسے کا مرکز بن رہی ہے۔ یہاں تک کہ استحصال زدہ اور مفاد پرست بھی نیپالی کمیونسٹ پارٹی کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، استحصال شدہ، متاثرین، اور سود کی شرح سے متاثرہ طبقے بھی نیپالی کمیونسٹ پارٹی کی طرف متوجہ ہیں۔ یہ پارٹی ہر ایک کے لیے امید اور اعتماد کا مرکز بن گئی ہے۔ پارٹی کی تشکیل جین زی مومنٹ کے بعد کی صورتحال، کمیونسٹ پارٹیوں کے درمیان اتحاد کے فقدان کی وجہ سے حاصل ہونے والی کامیابیوں کے تحفظ میں ناکامی اور بڑھتی ہوئی مایوسی کے پس منظر میں ہوئی جو پارٹی کے متحد ہونے کا باعث بنی اور اس نے لیڈروں اور کارکنوں کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی ہدایت بھی کی ہے۔ نیپالی کمیونسٹ پارٹی کے سینئر لیڈروں بشمول جھلناتھ کھنال اور نارائن کاجی شریستھا نے بھی میٹنگ میں تقریریں کیں۔

مدھیش پردیش کی نو منتخب وزیر اعلیٰ کرشنا پرساد یادو نے حلف اٹھالیا۔

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
جنک پور

نیپالی کانگریس کی پارلیمانی پارٹی کے رہنما کرشنا پرساد یادو کو مدھیش صوبے کا وزیر اعلیٰ مقرر عہدے اور رازداری کا حلف لیا۔ یادو کو کانگریس سمیت چھ پارٹیوں کی حمایت سے وزیر اعلیٰ کے طور پر مقرر کیا گیا۔ صوبائی چیف سریندر لاو کرنا نے انہیں آئین کے آرٹیکل 168 کے مطابق وزیر اعلیٰ مقرر کیا۔ آئین کے آرٹیکل 168 میں کہا گیا ہے کہ صوبائی سربراہ صوبائی اسمبلی کے رکن کو وزیر اعلیٰ مقرر کر سکتا ہے جو دو یا دو سے زیادہ جماعتوں کی حمایت سے اکثریت حاصل کر سکتا ہے۔ انہیں چھ سیاسی جماعتوں بشمول نیپالی کانگریس، جے ایس پی نیپال، جنمت پارٹی، سی پی این-ماؤسٹ سینٹر، سی پی این-یونیفائیڈ سوشلسٹ پارٹی، اور لوسپا نیپال پارٹی کے کل 77 اراکین صوبائی اسمبلی کی حمایت حاصل ہے۔ جے ایس پی نیپال کے رہنما منیش سمن نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ کو سول لبرٹیز پارٹی کی حمایت بھی حاصل ہے۔ سابق وزیر اعلی سروج کمار یادو کے استعفیٰ کے بعد، صوبائی سربراہ نے نیپال کے آئین کے آرٹیکل 168 کی کے مطابق حکومت کی تشکیل کا مطالبہ کیا۔ دعوے جمع کرانے کی آخری تاریخ 19 نومبر بروز جمعہ شام 5 بجے تھی۔ صوبائی چیف سکریٹری شترودھن یادو نے کہا کہ چھ سیاسی جماعتوں کے 77 اراکین صوبائی اسمبلی کی حمایت سے کانگریس کے صوبائی اسمبلی کے رکن کرشنا پرساد یادو کو آئین کے آرٹیکل 168(2) کے مطابق وزیر اعلیٰ کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے اس کے خلاف دائر تین رٹ درخواستوں پر جاری ایک حکم میں حکومت سے کہا تھا کہ وہ 24 گھنٹے کے اندر پارلیمنٹ سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرے اور اگر اعتماد کا ووٹ حاصل نہیں کرتا ہے تو آئین کے آرٹیکل 168 کے مطابق حکومت سازی کا عمل شروع کرے۔ سابق وزیر اعلیٰ سروج نے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے لیے بلائی گئی میٹنگ سے ارکان پارلیمنٹ کے واک آؤٹ کرنے کے بعد اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا

شہرِ جنک پور میں این سی پی کی ریلی، مدھیش پردیش میں اتحاد کا پیغام

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
جنک پور

نیپالی کمیونسٹ پارٹی نے جنک پوردھام میں اتحاد کے پیغام کا اجلاس منعقد کیا ہے۔ نیپالی کمیونسٹ پارٹی (این سی پی) دھنوشہ شہرِ جنک پور میں این سی پی کی ریلی، مدھیش پردیش میں اتحاد کا پیغام۔ این سی پی، جو پہلے ہی دھن گڑھی، ڈانگ، پوکھرا، اور برات نگر میں ریلیاں کر چکی ہے، جنک پور میں مدھیش صوبے کی سطح پر اتحاد کا پیغام دینے والی میٹنگ منعقد ہوا۔ پارٹی کے مرکزی کوآرڈینیٹر سابق وزیر اعظم پشپ کمل دہال پرچنڈ اور کوآرڈینیٹر سابق وزیر اعظم مادھو کمار نیپال سمیت سرکردہ رہنما اجلاس سے خطاب کئے۔

جلسے میں صوبے بھر سے 40 ہزار سے زائد رہنماؤں اور کارکنوں کی شرکت ہوئی۔ این سی پی دس تاریخ کو سورکھیت میں ایک ریلی کر رہی ہے۔ اس سے قبل اگیارہ تاریخ کو منلسیسر کے ہیٹاوڈا، مکاواں پور میں جلسہ منعقد کرنے کی تیاریاں کی گئی تھیں، لیکن اس تاریخ کو ملتوی کر دیا گیا ہے۔

باگمتی کے تمام اضلاع کی نمائندگی کے لیے وادی میں ایک اجتماع کی تیاریاں جاری ہیں۔ نیپالی کمیونسٹ پارٹی کے کوآرڈینیٹر پشپ کمل دہال نے کہا ہے کہ یوایم ایل کے علاوہ دیگر صوبوں میں بھی مساوات کی جانی چاہیے۔ یہ بات انہوں نے ہفتہ کو جنک پوردھام میں منعقدہ اتحاد اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ مدھیش میں کانگریس، نیپالی

کمیونسٹ پارٹی اور مدھیش پر مبنی پارٹیوں کے درمیان ایک مساوات بنا کر ایک نئی مساوات قائم ہو گئی ہے اور اب دیگر صوبوں میں بھی ایسی ہی مساوات شروع ہو جائے گی۔ یہ بتاتے ہوئے کہ کمیونسٹوں کے درمیان اتحاد کا عمل جاری رہے گا، دہال نے یوایم ایل سے وابستہ رہنماؤں سے بھی اتحاد میں حصہ لینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا، یہ اتحاد کا عمل سی پی این-یوایم ایل، مسال کے زمانے سے ایک منصوبہ ہے اور میں ان محب وطن کمیونسٹوں سے جو ابھی تک یوایم ایل پارٹی میں ہیں، سی پی این میں شامل ہونے کا مطالبہ کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ طاقتور نیپالی کمیونسٹ پارٹی ملک کو خوشحال بنائے گی۔

سرگرم سیاست سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر چکے دیوبا نے آخری مرتبہ الیکشن لڑنے کا دیا اشارہ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

جین زی تحریک کے بعد پارٹی کی سرگرم سیاست سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کرنے والے نیپالی کانگریس کے صدر شیر بہادر دیوبا نے پارٹی کارکنوں کو مطلع کرنا شروع کر دیا ہے کہ وہ 5 مارچ کو ہونے والے ایوان نمائندگان کے انتخابات میں ڈڈلدھورا سے امیدوار ہوں گے۔

اپنے آبائی ضلع ڈڈلدھورا سے تعلق رکھنے والے نوجوان لیڈر اور نیپالی کانگریس کے مرکزی رکن بھوون بھٹہ کے ساتھ آج مہاراج گنج میں اپنی رہائش گاہ پر بات چیت میں صدر دیوبا نے یہ بھی کہا کہ وہ آئندہ انتخابات میں ڈڈلدھورا سے ایوان نمائندگان کے لیے براہ راست امیدوار ہوں گے۔ کچھ لوگ پیش گوئی کر رہے تھے کہ صدر دیوبا دوبارہ الیکشن نہیں لڑیں گے۔ تاہم، اپنے آبائی ضلع کے نوجوانوں سے ملاقات میں صدر دیوبا نے کہا کہ وہ آخری بار ڈڈیلدھورا سے ایوان نمائندگان کا الیکشن لڑنا چاہتے ہیں اور ان کی حمایت کی درخواست کی۔۔ سبھاپتی دیوبا نے بتایا کہ وہ آخری مرتبہ انتخابی مقابلہ میں اترنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ دیووا کے ڈڈیلدھورا ضلع حلقہ کے صدر بھیم بہادر سعود نے کہا کہ دیووا کی جانب سے الیکشن لڑنے کی خواہش ظاہر کرنے کے بعد متفقہ طور پر ان کے نام کی سفارش کرنے کی تیاریاں جاری ہیں۔ گزشتہ ہفتے مہاراج گنج واقع رہائش گاہ میں صدر دیوبا سے ملاقات کرنے گئے صدور مغرب کے ایک مرکزی رکن نے بھی جانکاری دی کہ دیوبا الیکشن لڑنے کے خواہشمند ہیں۔ کانگریس پارٹی نے اس ماہ کے آخر تک مرکزی حکومت کو اپنی نامزدگی کی سفارشات پیش کرنے کے لیے ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ علاقائی الیکشن کمیٹی کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ خواہشمند امیدواروں کے نام ریاستی کمیٹی کو بھیجے۔ کانگریس کی قانون سازی کے مطابق ایک خاتون سمیت تین ناموں کی سفارش اعلیٰ سطح پر کی جا سکتی ہے۔ دیووا 1991 سے مسلسل ڈڈیلدھورا الیکشن جیت رہے ہیں

انسپکٹر جنرل آف آرمڈ پولیس راجو آریال کا بیان جین زی موومنٹ انکوائری کمیشن میں درج

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو: ملک کے مسلح پولیس کے انسپکٹر جنرل آئی جی پی راجو آریال کا بیان نیپال میں زین زی تحریک کے دوران پیش آنے والے واقعات کی جانچ کرنے والے عدالتی کمیشن میں درج کیا گیا۔ کمیشن نے منگل کو پیش ہونے کے لیے خط بھیجا تھا۔ جواب میں آئی جی پی آریال سنگھا دربار میں جوڈیشل کمیشن کے دفتر پہنچے۔ اس سے قبل کمیشن نے مسلح پولیس اور نیپال پولیس کے اے آئی جی سطح کے افسران کے بیانات بھی لیے تھے۔ آرمڈ پولیس چیف راجو آریال کے بیان کے بعد کمیشن کی جانب سے نیپال پولیس کے انسپکٹر جنرل دان بھادر کارکی کو ایک یا دو دن کے اندر طلب کرنے کا امکان ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 8 ستمبر کو زین زی تحریک کے پہلے دن بڑے پیمانے پر جانی نقصان کے بعد کارکی کو 9 ستمبر کی صبح رانی پوکھری کے کاٹھمانڈو ویلی پولیس آفس میں تعینات کیا گیا تھا۔ کمیشن پہلے ہی دونوں پولیس تنظیموں کے فیلڈ کمانڈروں کے بیانات لے چکا ہے۔ آئی جی پی کرکی کے بیان کے بعد کمیشن ہوم سیکرٹری کو طلب کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس کے بعد اس نے سابق وزیر داخلہ رمیش لیکھک اور آخر میں اس وقت کے وزیر اعظم کے پی کو طلب کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ شرما اولی کمیشن کے ترجمان وگیان راج شرما کے مطابق۔ اگرچہ کے پی شرما اولی نے کھلے عام کہا ہے کہ وہ کمیشن کے سامنے گواہی دینے کے لیے پیش نہیں ہوں گے، لیکن کمیشن نے کے پی شرما اولی اور اس میں شامل افراد بشمول مصنف کے بیرون ملک سفر اور کاٹھمانڈو سے باہر جانے پر پابندیاں عائد کر دی ہیں

انڈیگو ایئرلائنز کی بدنظمی کا اثر نیپال کی پروازوں پر بھی نظر آیا

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو ہندوستان میں انڈیگو ایئر لائنز کے فلائٹ آپریشن میں خلل نے نیپال انڈیا روٹ پر براہ راست پروازوں کو متاثر کیا ہے۔ جمعرات کو دہلی اور ممبئی سے کاٹھمانڈو آنے والی تین دیگر پروازیں بھی تقریباً 1 گھنٹے کی تاخیر سے روانہ ہوئیں۔ جمعہ کو بھی پروازیں متاثر ہو رہی ہیں۔ پہلی پرواز جسے آج صبح 9 بجے لینڈ کرنا تھا تین گھنٹے کی تاخیر کے بعد دوپہر 12 بجے لینڈ کر سکی۔ کاٹھمانڈو ہوائی اڈے کے مطابق پرواز نمبر 6 ای - 1155 جسے جمعرات کی شام 4 بجے کاٹھمنڈو میں اترنا تھا، شام 7:30 پر اتر سکی۔ اسی طرح انڈیگو کی ایک اور پرواز جو دہلی سے دوپہر 12:30 بجے اترنے والی تھی ڈھائی گھنٹے کی تاخیر سے اترنے کی اطلاع ہے۔ جمعہ کو ہی ممبئی سے آنے والی انڈیگو کی فلائٹ نمبر 6 ای 1915، جس کا لینڈنگ کا وقت 13:30 ہے، بھی تقریباً دو گھنٹے کی تاخیر سے اترنے والی ہے۔ انڈیگو کے کاٹھمانڈو آفس جو روزانہ آٹھ راؤنڈ ٹرپ پروازیں چلاتا ہے، جس میں تین دہلی کاٹھمانڈو - دہلی پروازیں اور ایک ممبئی کاٹھمانڈو فلائٹ شامل ہیں، نے کہا ہے کہ پروازیں متاثر ہوں گی لیکن ہندوستان کے برعکس نیپال میں بین الاقوامی نہیں ہوں گی۔ ہندوستان میں سخت عملے کے روسٹر قوانین کے نفاذ سے پیدا ہونے والی تناؤ اور ہنگامی ایئربس سافٹ ویئر اپ ڈیٹ کی وجہ سے پرواز میں رکاوٹ بھی نیپال میں براہ راست محسوس کی گئی ہے۔

نیپال میں انڈیگو کے جی ایس اے کے نمائندے بھولا وکرم تھاپا کے مطابق جبکہ نیپال کے لیے انڈیگو کی پروازیں ایئر بس سافٹ ویئر اپ ڈیٹ کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہوئی ہیں، ہندوستان کی طرح کوئی منسوخی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ چند دنوں میں انڈیگو کی پروازیں معمول پر آجائیں گی۔ نیپال ہندوستان کے ہوائی اڈوں کی طرح اہم اثر کا تجربہ نہیں کرے گا۔ یہ صرف ایک سافٹ ویئر اپ ڈیٹ کی وجہ سے تاخیر ہے۔ پروازیں منسوخ نہیں ہوں گی۔ انڈیگو بھارت کی سب سے بڑی اور مقبول ترین ایئر لائن ہے۔ 400 سے زیادہ طیاروں کے ساتھ، ایئر لائن روزانہ 2,200 سے زیادہ پروازیں چلاتی ہے اور کم از کم چالیس بین الاقوامی پروازوں سمیت کل 130 مقامات پر پرواز کرتی ہے۔

تین وزراء اعلیٰ مدھیش کی حکومت میں شامل، صوبائی صدر نے دلایا حلف

نمائند نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

جنک پور مدھیش کے نئے تعینات ہونے والے عہدیدار وزیر اعلی کرشنا یادو نے اپنی کابینہ میں توسیع کی ہے۔ اتوار کو، انہوں نے نیپالی کانگریس، جنمت پارٹی اور سے ایک ایک شخص کو شامل کرکے اپنی کابینہ میں توسیع کی۔ وزیر اعلیٰ یادو نے نیپالی کانگریس کے جنگی لال رائے، جنمت کے مہیش پرساد یادو اور سی پی این-یو ایم ایل کے کنیش پٹیل کو وزیر مقرر کیا ہے۔ جنمت کے یادو کو وزارت خزانہ کی ذمہ داری دی گئی ہے، جب کہ کانگریس کے رائے اور سی پی این-یو ایم ایل کے پٹیل کو بغیر قلمدان کے وزیر بنایا گیا ہے۔ تینوں نو تعینات وزراء نے آج حلف اٹھایا۔ ان سے صوبائی چیف ڈاکٹر سریندر رالبھ نے حلف لیا۔ 19 نومبر کو یادو کو سات جماعتوں کی حمایت سے آئین کے آرٹیکل 168 کے تحت وزیر اعلیٰ مقرر کیا گیا تھا۔ انہیں کل 77 ایم پیز کی حمایت حاصل ہوئی، جن میں کانگریس کے 22، جے ایس پی کے 18، جنمت پارٹی کے 12، ماؤسٹ سینٹر کے 9، ایل ایس پی کے 8، یونیفائیڈ سوشلسٹ پارٹی کے 7 اور سول لبریشن پارٹی

کے 1 ممبران شامل ہیں۔ 107 رکنی صوبائی اسمبلی میں 54 ووٹوں کی اکثریت درکار ہے۔ حلف اٹھانے کے بعد میڈیا کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ یادو نے کہا کہ وہ صوبائی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کریں گے۔ حکمراں سات جماعتی اتحاد کے اجلاس میں بھی تین دن کے اندر اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، یہ بات جے ایس پی کے چیف وہپ رام آشیش یادو نے بتائی۔ حلف برداری کے فوراً بعد وزیر اعلیٰ یادو نے کابینہ کی توسیع کا پہلا مرحلہ مکمل کر لیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اعتماد کے ووٹ کے بعد باقی وزارتوں کو حتمی شکل دی جائے گی۔ نئی حکومت کی تشکیل کے ساتھ ہی مدھیش پردیش میں سیاسی استحکام کی توقع ہے۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ حکومت اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے بعد وزراء کی ایک مکمل کونسل بنانے اور پالیسیوں اور پروگراموں کے ساتھ آگے بڑھنے کی تیاری کر رہی ہے۔

وزیر اعظم سوشیلا کارکی کی سوڈان گرونگ سے سنگھا دربار میں ملاقات

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو: جین زی موومنٹ کے رہنما اور ہامی نیپال تنظیم کے بانی سوڈان گرونگ اور عبوری حکومت کی وزیر اعظم سوشیلا کارکی سے ملاقات کی ہے۔ وزیر اعظم کے دفتر میں ہوئی میٹنگ کے دوران گرونگ نے جین زی تحریک کو ادارہ جاتی بنانے کا مسئلہ نمایاں طور پر اٹھایا۔ گرونگ نے کہا کہ گنجیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ تحریک کو ادارہ جاتی بنانے پر خصوصی زور دیا گیا تھا۔ وہاں گینیجی تحریک کے مینڈیٹ پر دستخط کرنے کے بارے میں بات چیت ہوئی تھی۔ اس کے بعد، گھناؤنے جرائم کے مرتکب افراد کے علاوہ، جھوٹے الزامات میں گرفتار ہونے والوں کو الگ سے دیکھنے اور جھوٹے الزامات کے اندراج کی تحقیقات کے بارے میں بات ہوئی۔ گرونگ نے کہا کہ جھوٹے مقدمات اور گرفتاریوں جیسے معاملات کو دیکھنے کے لیے ایک الگ محکمہ بنانے کے لیے وزیر اعظم کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا تھا۔ گرونگ نے کہا کہ صدر پوڈیل کو جین زی مظاہرین کے مینڈیٹ پر دستخط کرنے چاہئیں۔ گرونگ نے کہا، ہم نے تحریک جیت لی ہے۔ یہ ایک ادارہ جاتی عبوری حکومت نہیں کر سکتی۔ گرونگ نے کہا۔ صدر کو یہ کرنا چاہیے، اگر صدر دستخط نہیں کریں گے تو تحریک کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ وہ دو سال بعد اسے بھول جائیں گے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ تحریک کسی ایک ملک میں ہوئی ہے۔ اس لیے صدر کو اس پر دستخط کرنا چاہیے۔ وزیر اعظم سشیلا کارکی کے پریس کوآرڈینیٹر رام بہادر راول نے بھی کہا کہ گرونگ نے صدر کی موجودگی میں جین زی کے ساتھ معاہدے پر دستخط کرنے کا مطالبہ کیا۔ راول نے کہا کہ یہ کہا جاتا ہے کہ دستخط صدر کی موجودگی میں ہونے چاہئیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ صدر کا مطلب کیا ہے۔ راول نے کہا کہ جین زی گروپ اور حکومت کے درمیان معاہدہ تقریباً طے پا گیا ہے تاہم انہوں نے مزید کہا کہ اسے باضابطہ بنانے کے لیے ماہرین کی رائے لینے کے لیے کام جاری ہے۔ سوڈان نے کہا کہ میں دو ماہ سے آپ سے ملنے نہیں آیا کیونکہ مجھے لگتا تھا کہ اس سے آپ پریشان ہوں گے، میں نے سنا کہ مختلف گروپس آئے اور آپ کو جین زی کے نام پر ہراساں کیا، مجھے افسوس ہوا، راول نے ملاقات کے بارے میں کہا، "وزیر اعظم نے کہا کہ آپ آئیں یا دوسرے آئیں، یہ سب میرے بچے ہیں، میں بھی آپ سے ملنا چاہتی ہوں، ملاقات کے دوران سوڈان نے کہا کہ تحریک کے رہنما کی حیثیت سے ان پر شہدا، زخمیوں اور دیگر نوجوانوں کے خاندانوں کا دباؤ ہے۔ گرونگ کے مطابق چند دنوں میں جین زی اور حکومت کے درمیان مزید بات چیت کر کے معاہدے کو حتمی شکل دینے کی تیاریاں جاری ہیں

نیپالی کانگریس پارلیمنٹ تحلیل کرنے کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو ملک کی سب سے بڑی جماعت نیپالی کانگریس نے 12 ستمبر کو پارلیمنٹ کو تحلیل کرنے کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ نیپالی کانگریس کے چیف وہپ شیام گھمیرے نے رٹ پٹیشن دائر کی جس میں دلیل دی گئی کہ ایوان نمائندگان کی تحلیل غیر آئینی ہے۔ انہوں نے سینئر وکیل اور سابق اٹارنی جنرل خام بہادر کھاتی کو اپنا قانونی نمائندہ مقرر کیا ہے۔ پارٹی کی جانب سے گھمیرے نے پارٹی کی الیکشن کمیٹی کے کنوینر ختی کو عدالت میں معاملے کی پیروی کرنے کا اختیار دیا۔ یہ اقدام نیپالی کانگریس کے صدر شیر بہادر دیوبا اور سی پی این یو ایم ایل کے چیئرمین کے پی شرما اولی کے درمیان جمعہ کو ہونے والی ملاقات کے فوراً بعد سامنے آیا ہے۔ میٹنگ کے بعد کانگریس نے سپریم کورٹ سے بھی رجوع کیا، جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ سی پی این یو ایم ایل کی قیادت کی پیروی کر رہی ہے۔ چیف وہپ گھمیری وہپ سشیلا تھنگ اور آٹھ دیگر ایم پی اس کیس میں درخواست گزار کے طور پر درج ہیں۔ درخواست

باضابطہ طور پر پیر کو دائر کی جائے گی۔ اس سے قبل نیپالی کانگریس نے ایوان نمائندگان کی بحالی کا مطالبہ کرتے ہوئے دستخطی مہم شروع کی تھی۔ سی پی این یو ایم ایل کے بعد نیپالی کانگریس دوسری پارٹی ہے جس نے پارلیمنٹ کی بحالی کا مطالبہ کرتے ہوئے عدالت میں رٹ پٹیشن دائر کی ہے۔

درگا پرسائی کا عام انتخابات سے قبل ہندو راشٹر اور بادشاہت پر ریفرنڈم کا مطالبہ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپال میں عام انتخابات سے قبل ہندو راشٹر کے لیے ریفرنڈم اور بادشاہت کی بحالی کا مطالبہ زور پکڑ رہا ہے۔ ملک میں ہندو راشٹر اور بادشاہت کی بحالی کے مطالبے کے لیے طویل عرصے سے جدوجہد کرنے والے سیاسی کارکن درگا پرسائی نے وزیر اعظم سشیلا کارکی سے ملاقات کی ہے اور یہ مطالبہ کیا ہے۔ سنگھ دربار میں منعقدہ میٹنگ کے دوران وزیر اعظم کارکی نے پارسائی اور ان کی مہم کے ذریعہ اٹھائے گئے مسائل پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا۔ بحث کے دوران پارسائی نے وزیر اعظم پر زور دیا کہ وہ ان مطالبات کو سنجیدگی سے لیں۔ پارسائی نے کہا کہ یہ مطالبات ان کے ذاتی نہیں بلکہ عوام کے ہیں۔ وزیر اعظم کارکی نے کہا کہ حکومت 17 دسمبر تک اندرونی بات چیت کرے گی اور اس کے بعد اس پر فیصلہ کیا جائے گا۔ ملاقات کے بعد پرسائی نے کہا کہ وزیر اعظم کارکی اور وزیر داخلہ اوم پرکاش آریال دونوں نے ان مطالبات کو سنجیدگی سے لیا ہے اور بات چیت جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ پارسائی نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ انہوں نے وزیر اعظم کو مطلع کیا ہے کہ اگر ان کے مطالبات پر توجہ نہیں دی گئی تو شیڈول کے مطابق انتخابات کا انعقاد ممکن نہیں ہوگا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر جن جی تحریک کے بعد بننے والی موجودہ سویلین حکومت نے ان کے مطالبات پر توجہ نہ دی تو وہ مزید شدید احتجاجی تحریک چلانے پر مجبور ہو سکتے ہیں۔ ان کے مطالبات میں موجودہ آئین میں موجود سیکولرازم کو مسترد کرنا ملک کو ویدک سناتن ہندو راشٹر قرار دینا، ملک میں موجودہ وفاقی نظام کو ہٹانا اور پہلے کی طرح پانچ ترقیاتی شعبوں کے ساتھ انتظامی نظام قائم کرنا جمہوریہ کی جگہ آئینی بادشاہت کو بحال کرنا اور متناسب انتخابی نظام کو ختم کرنا شامل ہیں۔ پارسائی نے کہا کہ انتخابات سے قبل حکومت کو کم از کم ہندو راشٹر اور بادشاہت کے تصور پر ریفرنڈم کرانا چاہیے۔ حکومت اس معاملے پر اپنا باضابطہ موقف مذاکرات کے اگلے دور میں پیش کرے گی

اپنے دل و دماغ کو روحانی سکون دینے کے لیے سنی اجتماع میں ضرور شرکت کریں۔

سنی دعوت اسلامی کا ۳۳واں سالانہ سنی اجتماع ۱۴، ۱۳، ۱۲ دسمبر بروز جمعہ، سنیچر اور اتوار کو منعقد ہونے جارہا ہے، حسب سابق پہلا دن خواتین اسلام کے لیے مخصوص ہوگا جبکہ دوسرے دو دن فرزندان اسلام کے لیے خاص ہوں گے۔ لہٰذا اے معزز اور باحیا بہنو! دینِ مصطفوی ﷺ کی خدمت، اہلِ سنّت کے عقائد کی حفاظت اور اپنے ایمان و عمل کی تازگی کے لیے اس عظیم سنی اجتماع میں آپ کی شرکت نہایت اہم اور باعثِ اجر ہے۔ یہ اجتماع صرف ایک جلسہ نہیں، بلکہ دلوں کو بدلنے کا، گھروں کو سنوارنے کا، نسلوں کو سنبھالنے کا ایک بابرکت موقع ہے۔ آپ کی حاضری سے گھروں میں دینی ماحول مضبوط ہوگا، بچوں کی صحیح تربیت میں آسانی ہوگی، ایمان و یقین تازہ ہوں گے، اور سنتِ رسول ﷺ کی محبت دلوں میں مزید روشن ہوگی۔

اے اسلامی مائوں، بہنو اور بیٹیو! اپنے دلوں میں محبتِ رسول ﷺ کا چراغ جلانے، اپنے گھروں میں دینی سکون لانے، اور اپنی نسلوں کے مستقبل کو سنوارنے کے لیے اس سنی اجتماع میں بھرپور شرکت کریں۔ اپنی بچیوں، اپنی سہیلیوں اور اپنے پڑوس کی خواتین کو بھی ساتھ لائیں۔ دینی باتیں سن کر جو نور آپ کے دلوں میں اترے گا، وہ آپ کے پورے گھروں کو جگمگا دے گا، اِن شاءاللہ۔ یہ وقت ہے دین کی طرف لوٹنے کا، یہ وقت ہے آپ کی قیمتی حاضری کا، آپ کی شرکت ہمارا حوصلہ اور آپ کا آخرت کا سرمایہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے۔ آمین۔

نیپال مدرسہ بل کو سیاسی کھیل نہ بنایا جائے: سابق وزیر ذاکر حسین

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
مدھیش

سابق محمد ذاکر حسین نے اپنے انسٹا گرام پر ایک تفصیلی بیان جاری کرتے ہوئے مدھیش پردیش کی موجودہ حکومت کی جانب سے مدرسہ بل اٹھانے کو سیاسی بدنیتی قرار دیا ہے۔ اُن کا کہنا ہے کہ جب لال بابو راوت مدھیش پردیش کے وزیر اعلیٰ تھے، اُس وقت مدرسہ بل کو ایوان میں پیش ہونے ہی نہیں دیا گیا تھا۔ ایسے میں سروج یادو کی چند دن کی حکومت نے اس حساس موقع پر یہ مسئلہ کیوں اٹھایا یہ بات سمجھ سے بالا تر ہے۔ سابق وزیر نے کہا کہ مدرسہ بل سے پہلے وفاقی سطح پر لایا جانا چاہیے تھا لیکن یو ایم ایل کی قیادت والی حکومتوں نے 2074 اور 2079 کے انتخابات کے بعد بھی اس موضوع کو بھی سنجیدہ نہیں لیا۔ انہوں نے کہا کہ! کہ مدارس کے مسائل کو وفاقی حکومت تک بارہا لے جایا گیا، مگر سننے والا کوئی نہیں تھا۔ متحدہ تعلیمی بورڈ کی تشکیل کے لیے تحریری و زبانی درخواستیں کی گئیں لیکن کوئی کاروائی نہ ہوئی۔ لمبینی پردیش میں قانون تو ہے، مگر نتائج صفر مسٹر حسین کے مطابق لمبنی پردیش میں مدرسہ مینجمنٹ کونسل کا قانون اور کونسل دونوں موجود ہیں، پھر بھی ان کی کارکردگی اور اختیارات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے سے کمیونٹی کا بھلا نہیں ہوگا۔ انہوں نے صوبائی حکومتوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے اندر ہی مسلم مسلم کھیل کھیلنے سے کمیونٹی مزید کمزور ہوتی ہے۔ ان کے مطابق ملک میں کسی بھی بڑی سیاسی جماعت نے مسلمانوں کو قومی دھارے میں لانے کی سنجیدہ کوشش نہیں کی۔

آپ نے آگے کہا کہ مسلمانوں کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ وہ ملک کے مرکزی دھارے میں شامل نہیں ہو پاتے۔ مسلمانوں کے مسائل کو ہمیشہ مذہبی رنگ دے کر غلط بیانیہ بنایا جاتا ہے، حالانکہ آئین کے مطابق مسلم شناخت ایک سماجی اور نسلی شناخت ہے، نہ کہ مکمل مذہبی۔ سابق وزیر نے یہ بھی انکشاف کیا کہ: 2051 میں 700 مدارس کی فہرست تیار کی گئی، مگر وہ رپورٹ کبھی سامنے نہیں آئی۔ 2065-66 میں جو مدرسہ مینجمنٹ کونسل بنی، وہ صرف نام کی کونسل تھی، جس کا کوئی اسے ریکارڈ، بجٹ یا اختیار نہیں تھا۔ 2079 میں اسے مکمل طور پر ختم کر دیا گیا۔ انہوں نے مدرسہ بل کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں سے پوچھا کہ وہ بل میں کون سی بات ہے جس کی وجہ سے اتنا بڑا احتجاج کیا جارہا ہے؟ مدھیش مسلمانوں، تھارو، دلیت اور آدی واسیوں سمیت سب کا ہے۔ سابق وزیر نے کہا کہ مدھیش کا تصور مسلمانوں، تھارو، دلیت یا آدی واسیوں کے بغیر ممکن نہیں۔ ہر کمیونٹی کی اپنی شناخت ہے اور سب میں مشترکہ چیزیں بھی ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ مدھیش کے مجموعی ترقی کے لیے باہمی احترام، بقائے باہم اور ہم آہنگی ضروری ہے

نیپال اور ہندوستان کی فوجوں کے درمیان مشترکہ فوجی مشق سوریہ کرن اختتام پذیر

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی روپندیہی نیپال کی فوج اور ہندوستانی فوج کے درمیان مشترکہ فوجی مشقیں اختتام پذیر ہوگئیں۔ مشق کا معائنہ کرنے والے نیپالی فوج کے مبصر وفد کی قیادت نیپالی فوج کے اپرتھی انوپجنگ تھاپا نے کی۔ 25 نومبر کو بھارت کے پتھورا گڑھ میں شروع ہونے والی مشترکہ فوجی مشق سوریہ کرن کا 19 ویں ایڈیشن 8 دسمبر کو اختتام پذیر ہوا۔ مشق 2010 سے نیپال اور بھارت میں باری باری سے منعقد کی جا رہی ہے۔ مشق میں مختلف موضوعات پر مشترکہ تربیت شامل تھی، جن میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ انسداد شورش کی کارروائیاں، انسداد دہشت گردی انسانی حقوق کی تربیت شامل تھی۔ چین سمیت دوست ممالک کی فوجوں کے ساتھ مختلف دو طرفہ اور کثیر جہتی فوجی مشقوں اور پیشہ ورانہ مقابلوں میں مسلسل حصہ لے رہی ہے۔ ہندوستان اور نیپال کی فوجوں کے درمیان 31 دسمبر سے جاری مشترکہ فوجی مشق 'سوریہ کرن' 13 جنوری کو کامیابی کے ساتھ مکمل ہوگئی۔ اس کا اہتمام روپانڈیہی ضلع کے سلجھنڈی میں کیا گیا تھا۔ مشترکہ فوجی مشق کی اختتامی تقریب چیف آف اسٹاف لیفٹیننٹ جنرل پردیپ جنگ کیسی نے فوجی مشق کو کامیابی سے مکمل کرنے میں تمام متعلقہ ایجنسیوں کے تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ مشق میں دونوں ممالک کے کل 668 فوجی اہلکاروں نے حصہ لیا جس میں نیپالی دستے کی قیادت لیفٹیننٹ کرنل نرنجن کٹوال جبکہ ہندوستانی فوج کی قیادت کرنل جیندر پال سنگھ نوکیا کر رہے تھے۔ لیفٹیننٹ جنرل کیسی نے مشق کے دوران دونوں ممالک کی فوجی ٹیموں کی جانب سے پیشہ ورانہ مہارت، اعلیٰ سطح کی لگن اور اجتماعی عزم کو سراہا۔ نیپالی فوج کے مطابق، مشترکہ مشق میں ڈیزاسٹر مینجمنٹ، انسداد دہشت گردی کی جنگ، جنگل کی جنگ اور انسانی امداد جیسے موضوعات کی ایک وسیع رینج کا احاطہ کیا گیا۔

اداریہ

مدھیش پردیش کی نئی حکومت: امیدیں، چیلنجز اور سیاسی تبدیلی کی سمت

ایڈیٹر کے قلم سے۔۔۔۔۔۔۔

مدھیش پردیش کے سیاسی ماحول میں اس وقت ایک نئی ہلچل پیدا ہوئی جب سابق وزیر اعلیٰ سروج کمار یادو نے استعفیٰ دیتے ہوئے اقتدار سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا۔ سروج کمار یادو، جو کمیونسٹ پارٹی کی قد آور شخصیات میں شمار ہوتے ہیں، اپنی مختصر مدتِ اقتدار میں مسلسل سیاسی بحثوں کا مرکز رہے۔ کبھی مدرسہ بورڈ کے قیام سے متعلق اقدامات نے توجہ حاصل کی، اور کبھی انتظامی فیصلوں نے صوبائی سیاست کو گرمائے رکھا۔

استعفیٰ کے بعد گورنر نے نئی حکومت کی تشکیل کا عمل شروع کیا، جس میں کانگریس پارٹی نے اکثریت کا دعویٰ پیش کرتے ہوئے پارلیمانی رہنما کرشنا پرساد یادو کو وزیر اعلیٰ منتخب کر لیا۔ کرشنا پرساد یادو کو سات جماعتوں کے 77 اراکینِ اسمبلی کی حمایت حاصل ہے، جو جمہوری عمل کے لیے ایک مثبت اشارہ ہے۔

مدھیش پردیش اس وقت بے روزگاری، سڑکوں کی خستہ حالی، صحت اور تعلیم جیسے بنیادی مسائل کا سامنا کر رہا ہے۔ ایسے حالات میں نئی حکومت کس طرح ان چیلنجز سے نمٹتی ہے، یہ دیکھنا نہایت اہم ہوگا۔ ترقیاتی ایجنڈے پر مؤثر پیش رفت ہی عوامی اعتماد بحال کرنے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے، خصوصاً ایسے وقت میں جب آنے والے چند مہینوں میں پارلیمانی انتخابات بھی قریب ہیں۔

دوسری جانب، صوبے میں ہندو سمراٹ سینا جیسی شدت پسند تنظیموں کی سرگرمیاں امن و امان کے لیے بڑا چیلنج بنی ہوئی ہیں۔ مدرسہ بورڈ سے متعلق سابق حکومت کے تعلیمی اصلاحاتی منصوبے کے خلاف ہونے والے احتجاجات نے صوبے میں کشیدگی کو مزید بڑھایا، جو تشویش کا باعث ہے۔ ایسی صورتحال میں نئی حکومت کے لیے فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور سماجی ہم بستگی بحال کرنا اولین ترجیح ہونی چاہیے۔

مدھیش پردیش میں نظر آنے والی سیاسی تبدیلیاں مجموعی طور پر نیپالی سیاست کے لیے مثبت اشارہ سمجھی جا رہی ہیں۔ تاہم کانگریس حکومت کے لیے راستہ ہرگز آسان نہیں۔ اقتدار میں رہتے ہوئے عوامی توقعات پوری کرنا اور امن و امان کو یقینی بنانا ایک بڑا امتحان ہوگا۔

امید کی جاتی ہے کہ وزیر اعلیٰ کرشنا پرساد یادو، تمام اتحادی جماعتوں کے تعاون سے، صوبے کو درپیش معاشی و سماجی مسائل کا حل نکالنے میں کامیاب ہوں گے اور پارلیمانی انتخابات تک ایک مستحکم اور پُرامن ماحول قائم رکھنے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔

مزید برآں، مدھیش پردیش میں گزشتہ برسوں کے دوران عوامی خدمات کی فراہمی، مقامی سطح پر شفافیت، اور سرکاری نظام کی کارکردگی پر بھی سوالات اٹھتے رہے ہیں۔ کرشنا پرساد یادو کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ انتظامیہ میں میرٹ اور جوابدہی کو فروغ دیں، تاکہ حکومتی پالیسیوں کے ثمرات پسماندہ طبقات تک پہنچ سکیں۔ اگر نئی حکومت گڈ گورننس، شفافیت اور عوامی شمولیت پر مبنی حکمتِ عملی اختیار کرتی ہے تو نہ صرف موجودہ سیاسی بے یقینی کم ہوگی بلکہ آئندہ انتخابات میں عوامی اعتماد کی بحالی بھی ممکن ہو سکے گی۔

ہم امید کرتے ہیں کہ نئی حکومت عوامی مسائل کے حل، سماجی ہم آہنگی کے فروغ اور جمہوری اقدار کی مضبوطی کے لیے عملی اقدامات کرے گی۔ نیپال اُردو ٹائمز اپنی صحافتی روایت برقرار رکھتے ہوئے آئندہ بھی عوامی مفاد کے ہر اہم مسئلے کو بے لاگ اور غیر جانب دارانہ انداز میں پیش کرتا رہے گا۔

سیدنا صدیق اکبر: خصائص وکمالات

(یوم وصال 22 جمادی الآخر پر خصوصی تحریر)

تحریر: محمد تحسین رضانوری

جس طرح جملہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں جو فضیلت و بزرگی ہمارے پیارے نبی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اسی طرح یارِ غار و مزار، جانشین محبوب ربّ العالمین، رفیق حوض کوثر، حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جملہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں، آپ رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے، آپ نے حلقہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد اپنی پوری زندگی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں گزار دی، اپنی جان، مال، اولاد سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا، اسی وجہ سے آپ کو ”افضل البشر بعد الانبیاء“ کا شرف حاصل ہے، آپ سب سے پہلے خلیفۃ المسلمین ہیں، آپ نے اپنے دورِ خلافت میں اپنی خداداد فہم و فراست اور عقل و دانائی سے امور خلافت میں چار چاند لگا دیے، اور فتنہ ارتداد، مانعین زکوٰۃ اور مدعیان نبوت جیسے بے شمار فتنوں کا سر کچل کر رکھ دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبداللہ اور والد کا نام قحافہ ہے، آپ عرب کے ایک مشہور قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں، اپنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری حیات میں بھی آپ کے ساتھ سائے کی طرح رہے اور بعد وصال بھی آپ کے پہلوئے اقدس میں آرام فرما رہے ہیں، اور بروز قیامت بھی ان شاء اللہ العزیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ اقدس میں اپنا ہاتھ لیے سنہری جالیوں سے باہر تشریف لائیں گے۔

فضائل حضرت صدیق اکبر احادیث کی روشنی میں:

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے تو احد پہاڑ ہلنے لگا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے احد! ٹھہر جا، اس وقت تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں“۔(بُخاری)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جبریل میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہوگی۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری یہ خواہش ہے کہ میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ ہوتا، تاکہ میں بھی اس دروازے کو دیکھ لیتا۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر! میری اُمت میں سب سے پہلے جنّت میں داخل ہونے والے شخص تم ہی ہوگے۔ (ابو داؤد)

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ”کیا تم اس کے آگے چل رہے ہو جو تم سے بہتر ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ نبیوں اور رسولوں کے بعد ابو بکر سے افضل کسی شخص پر نہ تو سورج طلوع ہوا اور نہ ہی غروب ہوا“۔(فضائل الخلفاء)

اسی طرح بُخاری شریف کی حدیث ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ یوں ارشاد فرمایا: جس شخص کی صحبت اور مال نے مجھے سب لوگوں سے زیادہ فائدہ پہنچایا وہ ابو بکر ہے اور اگر میں اپنی امت میں سے میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت قائم ہے۔ (بخاری)

ایک اور حدیث ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مجھ پر جس کسی کا احسان تھا میں نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے، مگر ابو بکر کے مجھ پر وہ احسانات ہیں جن کا بدلہ اللہ پاک اُنھیں روزِ قیامت عطا فرمائے گا“۔(ترمذی)

اقوال صحابہ وتابعین:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں کہ: ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں، کسی مومن بندے کے دل میں میری محبت اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بغض جمع نہیں ہو سکتا“۔(تاریخ الخلفاء)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ (جن کی والدہ سیدہ فاطمۃ الزہراء کے علاوہ ایک خاتون تھیں) نے ایک مرتبہ حضرت علی سے پوچھا کہ: ”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے افضل اور سب سے بہتر شخص کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ابو بکر، پھر انہوں نے سوال کیا کہ اُن کے بعد کون؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عمر، اس کے بعد پوچھا کہ اُن کے بعد تو آپ ہی سب سے افضل ہیں نہ؟ تو آپ نے عاجزانہ طور پر ارشاد فرمایا کہ میں تو ایک عام مسلمان ہوں۔(بُخاری)

(نوٹ: یہ واقعہ حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد کا ہے، اور اس وقت افضل حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہی تھے، اور مزید آپ کے صاحبزادے نے آپ کی طرف نسبت کرتے ہوئے ایسا سوال کیا جس کے جواب میں آپ نے خاموشی اختیار فرمائی، اگر مطلقاً آپ سوال کرتے جیسا کہ اوپر دو سوال کیے، تو یقیناً آپ حضرت عثمان غنی کا ہی نام لیتے۔)

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: ایک مرتبہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ تھا، کہ صدیق اکبر اور عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ، اولین و آخرین میں سے ادھیڑ عمر جنتیوں کے سردار ہیں، اے علی! تم اُنھیں نہ بتانا۔“ (ترمذی): سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردارِ دوجہاں
اے مرتضیٰ عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

کسی نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ: حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں کیا مقام حاصل تھا؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”آج جا کر دیکھ لو، جیسے آج اُن کے پہلو میں آرام فرما ہیں اور انہیں بے مثال قرب حاصل ہے اسی طرح حضور کی ظاہری حیات میں بھی اُنھیں قرب حاصل تھا“۔(مسند احمد)

ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آکر سوال کیا: ابو بکر کے بارے میں مجھے کچھ بتائیے۔ آپ نے فرمایا: جناب صدیق کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ تو اس شخص نے عرض کی کہ آپ بھی اُنھیں صدیق کہتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ”تیری ماں تجھے روئے، اُنھیں صدیق صرف میں نہیں کہتا، انھیں صدیق صرف میں ہی نہیں کہتا بلکہ مجھ سے افضل شخصیات نے اُنھیں صدیق کہا، خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُنھیں صدیق کے لقب سے سرفراز فرمایا، مہاجرین و انصار نے اُنھیں صدیق کہا، جو اُنھیں صدیق نہیں کہتا خدا کرے کی اُن کی کوئی بات سچی نہ ہو، پھر فرمایا: جا! اور جناب صدیق اکبر اور فاروق اعظم سے محبت کر اور اُن کا غلام بن کے رہ، اور اگر اس پر کوئی گرفت ہوئی تو میں اس کا ذمہ دار ہوں“۔(فضائل الصحابہ)

افضلیت صدیق اکبر:

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اہل سنت و جماعت نصرہم اللہ تعالیٰ کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ و رسل انبیاء بشر صلوات اللہ وتسلیماتہ علیہم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تمام مخلوقات الٰہی سے افضل ہیں، تمام اُمم اولین و آخرین میں سے کوئی شخص اُن کی بزرگی و عظمت عزت و جاہت قبول و کرامت قرب و ولایت کو نہیں پہنچ سکتا، پھر اُن میں باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل، صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اس مذہب مہذب پر آیات قرآن عظیم و احادیث کثیرہ حضور پرنور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم و ارشادات جلیلہ واضحہ امیر المومنین مولیٰ علی مرتضیٰ و دیگر ائمہ اہل بیت طہارت و اجماع صحابہ کرام و تابعین عظام و تصریحات اولیاء اُمت و علماء امت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے وہ دلائل باہرہ و حجج قاہرہ ہیں جن کا استیعاب نہیں ہو سکتا“۔ (فتاویٰ رضویہ شریف، جلد28)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روز الست (یعنی یثاق کے دن) سے روز ولادت اور روز ولادت سے روز وفات اور روز وفات سے ابد الآباد (یعنی ہمیشہ ہمیشہ) تک سردار مسلمین ہیں۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت)

ارشادات سیدنا صدیق اکبر:

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ: ”اللہ پاک نے جو تمہیں نکاح کا حکم فرمایا، تم اس کی اطاعت کرو اس نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا۔ اللہ پاک نے فرمایا: ”اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ پاک انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ (تفسیر ابن ابی حاتم)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو اس قدر جلد مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اتنی جلدی نہیں بجھاتا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل ہے۔(تاریخ بغداد)

اے لوگو! جھوٹ سے بچو، کیوں کہ جھوٹ ایمان کے مخالف ہے(مسند امام احمد)

جس سے ہو سکے وہ روئے، اور جس سے رونا نہ آئے وہ رونے جیسی صورت ہی بنا لے۔ (احیاء العلوم)

کسی مسلمان کو ہرگز حقیر مت سمجھو کیوں کہ ادنیٰ مسلمان بھی اللہ پاک کے نزدیک بڑے مرتبہ والا ہوتا ہے(الزواجر)

ہم نے عزت کو تقویٰ میں، مالداری کو یقین میں اور بزرگی کو عاجزی میں پایا۔(احیاء العلوم)

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ ایک پرندہ کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: اے پرندے! کاش میں تیری طرح ہوتا اور مجھے انسان نہ بنایا جاتا۔(شعب الایمان)

میں جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا تاکہ عبادت کی حلاوت نصیب ہو، اور جب سے اسلام قبول کیا ہے اللہ پاک کی ملاقات کے شوق کے سبب کبھی سیر ہو کر نہیں پیا۔ (مختصر منہاج العابدین)

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کے وقت ارشاد فرمایا کرتے: لوگو! اٹھو، اپنے رب کی جس آگ کو تم نے بھڑکایا ہے اسے (نماز کے ذریعہ) بجھاؤ۔ (مکاشفۃ القلوب، ملخص: اقوال صدیق اکبر) ربِّ کریم ہم سب کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خصوصی فیضان سے مالا مال فرمائے، اور آپ کے وسیلہ سے دلی جائز تمنائیں، آرزوئیں، خواہشیں پوری فرمائے، حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے بے پناہ عشق و محبت کرنے کی عطا فرمائے، اور جلد از جلد خانہ کعبہ اور مدینۃ المنورہ کی باادب حاضری نصیب فرمائے، آمین یارب العالمین بجاہ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد تحسین رضانوری
شیر پور کلاں پورن پور پیلی بھیت

انسان محبت سے عشق الٰہی تک

محمد علی شیر قادری نظامی: روضہ شریف مہوتری نیپال

دنیا کی اصل بنیاد محبت ہے۔ یہ وہ لطیف جذبہ ہے جو دلوں کو جوڑتا ہے، نفرتوں کو مٹاتا ہے، اور انسان کو اس مقام تک لے جاتا ہے جہاں بندگی کی معراج نصیب ہوتی ہے۔ تصوف کا پہلا زینہ بھی یہی ہے- محبت۔ اور محبت صرف زبانی دعوی نہیں، بلکہ دل کی وہ کیفیت ہے جو انسان کے قول و فعل میں نرمی، خدمت، ایثار اور خلوص کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ صوفیا کے نزدیک سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ انسان مخلوق خدا کے لیے دل میں رحم رکھے، ان کے دکھ درد میں شریک ہو، اور ان کی خدمت کو رب کی خدمت سمجھے۔ جو دل انسانوں سے نفرت کرتا ہے، وہ خدا کے قریب نہیں ہو سکتا، چاہے اس کے سجدوں کی تعداد زمین کے ذروں کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔ عبادت وہی معتبر ہے جو دل کو نرم اور انسان کو انسان دوست بنائے۔ راہ تصوف میں سب سے بڑی رکاوٹ "خود پسندی" اور "عیب جوئی" ہے. اگر کسی کے چہرے کو دیکھ کر تمہیں اس کی خامیاں یاد آئیں، تو جان لو کہ تم ابھی تصوف کے دروازے میں داخل نہیں ہوئے۔ صوفی کی آنکھ عیب نہیں دیکھتی، وہ تو ہر چہرے میں جمال الٰہی کی جھلک تلاش کرتی ہے۔ کیونکہ جو انسانوں کو حقیر سمجھتا ہے، وہ دراصل اپنے خالق کی کاریگری کو کمتر ٹھہراتا ہے۔ محبت وہ خوشبو ہے جو انسان سے انسان تک سفر کرتی ہے اور ہر دل کو خدا کی پہچان کرواتی ہے۔ جو ٹوٹے دل کو جوڑ دیتا ہے وہ دراصل خدا کے قریب ترین ہوتا ہے، کیونکہ خدا خود ٹوٹے دلوں میں بسیرا کرتا ہے۔ صوفیا فرماتے ہیں کہ "کسی ٹوٹے دل کو جوڑ دینا ہزار سجدوں سے بہتر ہے"- کیونکہ سجدہ جسم کا ہوتا ہے، مگر دل کو جوڑنا روح کی عبادت ہے۔

دور حاضر کا انسان ترقی کے زینوں پر چڑھ گیا ہے، مگر دلوں سے خلوص، احساس اور انسانیت کا نور ماند پڑتا جا رہا ہے۔ عبادت گاہیں آباد ہیں، مگر دل ویران۔ زبانوں پر خدا کا نام ہے، مگر عمل میں خود غرضی۔ ہم نے مذہب کو رسم بنا دیا، عبادت کو فخر کا زیور، اور محبت کو کمزوری سمجھ لیا۔ حالانکہ تصوف ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ خدا تک پہنچنے کا سب سے سیدھا راستہ خدمت خلق ہے۔ جو دل دوسروں کے لیے دھڑکتا ہے، وہی رب کا محبوب ہوتا ہے۔ انسان کی اصل پہچان نہ اس کا لباس ہے، نہ اس کا نسب، نہ اس کی زبان یا رنگ، اصل انسان وہ ہے جو دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھتا ہے۔ جو روتے ہوئے چہرے کو مسکراہٹ دیتا ہے، جو بھوکے کو روٹی اور غمزدہ کو تسلی دیتا ہے، یہی انسانیت ہے، یہی تصوف ہے، یہی محبت ہے۔ اور یہی بندگی کی حقیقت۔ پس اے انسان! اگر تو واقعی خدا سے محبت کرتا ہے، تو اس کی مخلوق سے محبت کرنا سیکھ۔ اگر تو انسان کا احترام نہیں کرتا، تو سمجھ لے کہ تو رب کی مخلوق کی توہین کر رہا ہے۔ دلوں کو توڑنے سے پہلے یہ سوچ کہ شاید وہ دل تیرا رب دیکھ رہا ہو۔ محبت ہی وہ راہ ہے جو انسان کو خالق تک پہنچاتی ہے۔ اور جس نے انسان سے محبت کی، اس نے خالق سے رشتہ جوڑ لیا۔

یا اللہ! ہمارے دلوں میں انسانیت کی محبت اور دوسروں کے لیے خیر خواہی کے جذبے کو ہمیشہ زندہ رکھ

آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین

خادم علم وتدریس: مدرسہ اقبالیہ برکاتیہ، لوہارپٹی نگرپالیکا، مہوتری نیپال

نعتِ رسول ﷺ

سارے رنگوں سے اس کا جدا رنگ ہے
سرور دیں کا جس پر چڑھا رنگ ہے
پھول تو پھول خاران طیبہ پہ بھی
مدحت مصطفیٰ کا چڑھا رنگ ہے
سبز گنبد کا صدقہ ہے صرف اس لیے
ذرے ذرے کے تن پر ہرا رنگ ہے
صِبغۃ اللہ سے گر تلوّن ہو دل
اس سے بڑھ کر نہیں دوسرا رنگ ہے
پھیکا ہوگا نہیں کہہ رہے ہیں بلال
عشق احمد کا مجھ پہ چڑھا رنگ ہے
نام احمد ہے کافی کٹانے کو سر
واہ رے عشق کیسا ترا رنگ ہے
سبز گنبد سے منسوب ہے اس لیے
سارے رنگوں سے یکتا جدا رنگ ہے
گل محبت کے کھلنے لگے دہر میں
ان کی آمد کا ہر سُو چڑھا رنگ ہے
ذرے ذرے مدینے کے رخشاں ہوئے
جب کفِ پا کا ان پہ چڑھا رنگ ہے
نعت سرکار لکھتے ہیں مظہر وہی
جن پہ فکر رضا کا چڑھا رنگ ہے

ازقلم مظہر علی نظامی علیمی

اپنی نگارشات و مضامین ہمارے وہاٹسپ ارسال کریں مضمون نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں۔

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

جامعہ امامِ اعظم ابو حنیفہ میں عظیم الشان تعلیمی مسابقہ و عرسِ حافظِ ملت وفقیہ ملت کا انعقاد۔

نیپال اردو ٹائمز
آصف جمیل امجدی

لکھنؤ (جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ)۔ جامعہ امامِ اعظم ابو حنیفہ میں ہر سال کی طرح امسال بھی عرسِ حافظِ ملت وفقیہِ ملت نہایت شان و شوکت، تزک و احتشام اور روحانی فضا کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر حسب روایت تحریری مسابقہ کا اہتمام کیا گیا، جس میں طلبہ و طالبات کی بڑی تعداد نے بھر پور حصہ لیا۔ جامعہ میں اس بابرکت موقع کی تیاریاں تقریباً ایک ماہ قبل آغاز ہو جاتی ہیں۔ اس سال بھی طلبہ کی قلمی و فکری صلاحیتوں کو جلا بخشنے کے لیے تحریری انعامی مقابلہ منعقد ہوا، جس میں مختلف عنوانات کے تحت 55 طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔ شرکا کو چار الگ الگ گروپوں میں تقسیم کر کے مقابلے کو منظم اور منصفانہ شکل دی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ امسال پہلی مرتبہ طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ کا بھی بہترین انتظام کیا گیا بروز بدھ جامعہ کے مرکزی ہال میں سالانہ پروگرام نہایت وقار اور علمی جمال کے ساتھ منعقد ہوا۔ حضور حسانِ ملت دامت برکاتہم نے بحیثیت مہمانِ خصوصی شرکت فرما کر محفل کو جلا بخشی۔ پروگرام کا آغاز شعبۂ حفظ کے استاذ قاری شاہد رضا صاحب کی پُر سوز تلاوت سے ہوا۔ بعد

ازاں تقریری مقابلے میں شریک طلبہ نے اپنے عمدہ اظہار و خطابت سے ماحول کو علمی رنگ میں رنگ دیا اور سامعین کی خصوصی توجہ حاصل کی۔ تحریری و تقریری مسابقے کے نتائج کا اعلان کیا گیا، اور ہر گروپ میں اول، دوم اور سوم آنے والے طلبہ و طالبات کو

امتیازی اسناد، شاندار بیگ اور قیمتی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ایوارڈ ملتے ہی طلبہ کی خوشی دیدنی تھی، وہ ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے اور اپنی کامیابیوں پر مسرور نظر آئے۔ باقی شرکا کے لیے بھی جامعہ کی جانب سے ترغیبی انعام کے طور پر بیگ تقسیم کیے گئے۔ آخر میں شیخ الجامعہ حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفیٰ صاحب دامت برکاتہم نے مہمانِ خصوصی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جامعہ کی تیز رفتار ترقی کا ذکر فرمایا۔

آپ نے نہایت قلیل عرصے میں طلبہ و طالبات کے لیے الگ الگ دو شاندار عمارتوں کی تعمیر کو جامعہ کی نمایاں کامیابی قرار دیا۔

پروگرام کا اختتام حضور حسانِ ملت کی پر نور دعاؤں پر ہوا، جس نے محفل کو روحانی سکون اور قلبی طمانیت عطا کی۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ طلبہ و طالبات کی محنتوں کو قبول فرمائے اور جامعہ امامِ اعظم ابو حنیفہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ مذکورہ خبر کی اطلاع محمد جاوید مصباحی جامعہ امامِ اعظم ابو حنیفہ نے نمائندہ شان سدھارتھ کو بذریعۂ واٹس ایپ دی

* خراج عقیدت در بارگاہ سہروردیت حضرت خواجہ ابو نجیب سہروردی علیہ الرحمہ *

بڑی خوشی کی بات ہے کہ ناشر سہروردیہ حضرت سید محمد نذیر میاں سہروردی صاحب (داہود شہر قاضی صاحب و امین بارگاہ سہروردیہ غوثیہ سید غوث عبدالنبی سہروردی علیہ الرحمہ) کے زیر اہتمام نیپال اردو ٹائمز کی ادارتی ٹیم نیپال کی مشائخ سہروردیہ کے حوالہ سے پہلی اور لائق ستائش پیشکش عرس سہروردی کے موقع پر خصوصی ضمیمہ بانی سہروردیہ ابو نجیب سہروردی نمبر شائع ہونے جارہا ہے دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالی خواجہ ابو نجیب سہروردی علیہ الرحمہ کے صدقہ و طفیل سید صاحب سمیت پوری ٹیم کو دارین کی سعادتوں سے ہمکنار فرمائے آمین ثم آمین

سلاسل تصوف میں سے ایک مشہور ترین سلسلہ سہروردی ہے اور لاریب اس سلسلہ کا فیضان شرق تا غرب، شمال تا جنوب پھیلا ہوا ہے اس سلسلے کے بانی حضرت شیخ الشیوخ شیخ عمر شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کے حقیقی عم محترم اور پیر و مرشد حضرت خواجہ ابو نجیب سہروردی رحمتہ اللہ علیہ ہیں، صاحب مرآۃ الاسرار لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ ابوالنجیب ضیاءالدین عبدالقاہر سہروردی علیہ الرحمہ علوم باطنی اور ظاہری میں باکمال تھے ہر فن میں آپ کی بہت تصانیف ہیں آپ کا سلسلۂ نسب نفحات کے مطابق بارہ واسطوں سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے جا پہنچتا ہے،!

سید محمد سالم میاں علوی
بلکھروی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ علویہ بہرائچ شریف

آپ کی ولادت باسعادت صفر المظفر ۴۹۰ھ میں بمقام سہرورد ہوئی جو زنجان کا ایک علاقہ تھا، آپ کے حقیقی پیر و مرشد تو آپ کے چچا حضرت خواجہ قاضی ابو حفص وجیہ الدین سہروردی تھے لیکن ان کے علاوہ آپ دیگر مشائخ مثلاً امام حضرت احمد غزالی حضرت غوث اعظم حضرت شیخ حماد بن مسلم الدباس علیہم الرحمہ سے بھی اکتساب فیض کیا تھا۔

آپ کے کمالات و مقامات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی شیخ نجم الدین کبری سہروردی شیخ قطب الدین ابہری شیخ روز بیان کبیر مصری شیخ عمار بدلیسی شیخ اسماعیل قصری جیسے اکابر بزرگان دین آپ کے حلقۂ مریدی میں شامل تھے!

ہندوستان میں شاید ہی کوئی ایسا خطہ ہو جہاں پر سہروردی فیضان نا پہنچا ہو ہندوستان کے صوبہ اترپردیش کے مشہور و معروف ضلع بہرائچ شریف جسے مدینۃ الشہداء والاولیاء ہونے کا شرف حاصل ہے یہاں خواجہ ابوالنجیب سہروردی علیہ الرحمہ کے سلسلۂ سہروردیہ ہی کے ایک عظیم الشان بزرگ سید شیخ افضل الدین ابوجعفر امیر ماہ سہروردی علیہ الرحمہ کا آستانہ مرجع خلائق و ملائک بنا ہوا ہے، حضرت امیر ماہ سہروردی علیہ الرحمہ کی شان والا شان کا اندازہ اس بات سے لگا لینا چاہیے کہ خطۂ بہرائچ شریف میں لاتعداد اولیائے کرام ہونے کے باوجود اس شہر کی قطبیت آپ کے حوالے ہے اور قطب اپنے علاقے کے اولیا کا سردار ہوا کرتا ہے مطلب اس خطے کی ولایت و قطبیت خصوصی طور پر خواجہ ابوالنجیب سہروردی علیہ الرحمہ کے مرید در مرید حضرت امیر ماہ سہروردی علیہ الرحمہ کے سپرد ہے آپ کا مزار شریف ضلع بہرائچ کے محلہ وزیر باغ پرانا نان پارہ بس اسٹینڈ سے واقع ہے۔ آپ شجرۂ طریقت ٦ واسطوں سے حضرت خواجہ ابو نجیب سہروردی سے اس طرح ملتا ہے

حضرت امیر ماہ سہروردی مرید ہیں حضرت علاؤالدین جیوری سہروردی کے اور وہ مرید ہیں حضرت قوام الدین دہلوی کے اور وہ مرید ہیں حضرت امیر قطب الدین مدنی کے اور وہ مرید ہیں حضرت نجم الدین کبری اور وہ مرید ہیں حضرت عمار یاسر کے اور وہ مرید ہیں حضرت خواجہ ابوالنجیب سہروردی کے علیہم الرحمہ

حضرت امیر ماہ سہروردی کی شان میں بلبل اودھ شان عالم مسعودی بہرائچی صاحب نے کچھ اس طرح سے خراج عقیدت پیش کیا ہے

تم نے ہمیں وہ راہ دکھائی امیر ماہ
جس میں ہے دو جہاں کی بھلائی امیر ماہ

دادا علی تو شافع محشر ہیں آپ کے
محشر میں آپ کی ہے رسائی امیر ماہ

ان کی طرف بلاؤں کا آنا محال ہے
دیتے ہیں جو آپ کی دہائی امیر ماہ

کہہ دینا روز محشر یہ میرا غلام ہے
میری پکڑ کے آپ کلائی امیر ماہ

ہر ایک تاجور کے کہاں ہے نصیب میں
مجھ کو ملی ہے تیری گدائی امیر ماہ

حاصل ہے شان عالم خوش بخت کو شرف
کرتا ہے تیری مدح سرائی امیر ماہ

حضرت خواجہ ابوالنجیب سہروردی علیہ الرحمہ کا وصال سترہ جمادل الآخر ۵۶۳ھ بروز جمعہ ہوئی آپ کا مزار دریائے دجلہ کے کنارے پرانے پل کے پاس مسجد سلیمانی کے نزدیک آپ کی خانقاہ عالیہ میں مرجع خلائق ہے جہاں ہر وقت سہروردی فیوض و برکات کا چشمہ جاری رہتا ہے

(مراۃ الاسرار ص ۵۳۷ تا ۵۳۹ کتبہ شجرہ امیر ماہ مزار شریف بہرائچ شریف)

پیش کردہ:
8104260321

مخدوم سلسلہ سہروردیہ کے حالات وخدمات

محمد تحسین رضا قادری

سلسلہ سہروردیہ مشہور و معروف روحانی سلاسل میں سے ہے اس سلسلے کے پیروکار سہروردی کہلاتے ہیں جو زیادہ تر ایران، پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش میں ہیں چشتیہ سلسلے کی بعد ہندوستان میں سہروردیہ سلسلہ آیا اس سلسلے کی بنیاد شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی رحمتہ اللہ علیہ التوفی (563ھ) نے بغداد شریف میں رکھی تھی آپ کی اصل بیعت و خلافت آپ کے چچا حضرت قاضی ابو حفص وجیہ الدین سہروردی سے تھی، اور امام ابو حامد الغزالی 540ھ کے بھائی احمد غزالی کے فیض یافتہ تھے اور بغداد شریف کے جامعہ نظامیہ میں شافعی فقہ بڑھاتے تھے ان کے باقیات میں صرف ایک کتاب آداب المرید پائی جاتی ہے، شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر ابو حفص سہروردی کو سلسلہ سہروردیہ کے مؤسس ثانی کے حیثیت حاصل ہے ابن خلکان کے مطابق 16 واسطوں سے آپ کا نسب خلیفتہ الرسول سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مل جاتا ہے

آپ 535ھ میں زنجان کے ایک قصبہ سہرورد میں پیدا ہوئے تھے آپ کی تعلیم و تربیت آپ کے عم محترم اور مرشد شیخ ابو النجیب سہروردی کے نگرانی میں ہوئی تھی شیخ شہاب الدین عمر سہروردی غوث اعظم عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت نہیں تھے اس کے باوجود بچپن ہی سے آپ کو غوث الاعظم کی عنایت حاصل تھی اور آپ کی نظر عنایت کی وجہ سے آپ کو بہت کچھ روحانی فیض حاصل ہوا

بغداد شریف میں حضرت غوث اعظم عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد شیخ ابو النجیب سہروردی نے ایک سال تک اور ان کے بعد برسوں تک شہاب الدین سہروردی نے بغداد کی روحانی سیادت کا نظام نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا آپ کی ذات گرامی سے لاکھوں بندگان خدا کو فیض پہونچا آپ کی علمی قابلیت اور ریاضت کا شہرہ نہ صرف عراق میں بلکہ مصر و شام و حجاز اور ایران دور دور تک پہونچ چکا تھا دنیا بھر کے مشائخ عظام کے لئے آپ کی ذات گرامی ملجاء بنی ہوئی تھی آپ کی خلفاء اور مریدین ہمہ وقت آپ کی بارگاہ میں حاضر رہتے تھے ان میں سے چند حسب ذیل ہیں شیخ نجیب الدین علی بخشی تھے جن کے ذریعے عجم یعنی ایران میں سہروردی سلسلہ کی بہت زیادہ اشاعت ہوئی شیخ نورالدین مبارک غزنوی جن کی مساعی اور کاوشوں کی وجہ سے شمالی ہندوستان میں سہروردیہ سلسلے کو بہت فروغ حاصل ہوا

اس زمانے میں شیخ الاسلام غوث بہاء الدین زکریا ملتانی مرشد کامل کی تلاش میں ہندوستان سے نکل کر اسلامی دنیا میں ملکوں ملکوں پھرتے ہوئے بغداد شریف میں شہاب الدین کی مجلس میں جا پہونچے اور گوہر مراد پالیا

مرشد کامل نے بھی کمال مرحمت فرماتے ہوئے صرف تین ہفتوں کی ریاضت کے بعد آپ کو خلافت عطاء فرمادی اور ملتان کی طرف مراجعت فرماہونے کا حکم دیا تاکہ برصغیر میں سہروردی سلسلے کی بنیادیں مضبوط فرمائیں صحیح معنوں میں ہندوستان میں سہروردیہ سلسلے کی ترویج و اشاعت میں غوث بہاء الدین زکریا ملتانی اوچ اور دوسرے مقامات پر سہروردیہ سلسلے کی مشہور خانقاہیں قائم کیں شب و روز کی انتھک محنت سے ہندوستان میں سہروردیہ سلسلے کی جڑیں مضبوط فرمائیں ان کے مشہور خلفاء شیخ اسماعیل قریشی شیخ حسین شیخ تقو شیخ فخر الدین ابراہیم عراقی سید جلال الدین سرخ بخاری اور شیخ صدر الدین عارف ہیں

شیخ صدر الدین عارف کے خلیفہ شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی ہیں جنہوں نے سلسلے کی تنظیم کے لئے بہت کوشش کی ہیں

سید جلال الدین سرخ بخاری کے خاندان میں پیدا ہونے والے زبردست شخصیتوں میں سید احمد کبیر اور ان دونوں باکمال فرزندوں سید صدر الدین راجو قتال اور سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت کا شمار ہوتا ہے بنگال میں سہروردی سلسلہ شیخ جلال الدین تبریزی کے ذریعے پہونچا، آپ کے اور آپ کے خلیفہ شیخ علی بدایونی کے محنت کی وجہ سے بنگال میں سہروردی سلسلے کی کافی ترویج و اشاعت ہوئی، گجرات میں سہروردی سلسلے کی اشاعت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے مریدین اور خلفاء نے کی، اس کے علاوہ آپ کے اہل خانہ اور خاندان کے افراد میں بھی احمد آباد اور گجرات کے دیگر علاقوں میں اپنی علمی اور عملی لیاقتوں کے بل پر اس سلسلے کی فیض رسانی کی ہے

سید صدر الدین راجو قتال نے بذات خود سید برہان الدین قطب عالم کو گجرات کی ولایت سونپی اور انہیں تبلیغ دین کے واسطے گجرات بھیجا احمد شاہ بادشاہ نے یہاں آپ کا شاندار استقبال کیا اور آپ کو یہاں سکونت اختیار کرنے کی خاطر بٹوا میں جاگیر عطاء کی یہاں پر قطب عالم سہروردی ایک بڑی خانقاہ کی بنیاد ڈالی اور لوگوں کے لئے اپنے اور اپنے سلسلے کے فیض کی دروازے کھول دیئے آپ کے بعد آپ کے لائق فرزند شاہ عالم سہروردی نے رسول آباد میں رہکر اس کام کو آگے بڑھایا ہر دو حضرات نے اپنے علمی قابلیت کے ذریعے اعلیٰ تصانیف اور اپنی عملی ریاضوں اور مکاشفتوں کے ذریعے عوام کو دین اسلام کا گرویدہ بنایا اپنی نگاہ پر تاثر کے ذریعے عوام کو خواص میں تبدیل کر دیا

لوگوں کو سلوک کی راہ میں اعلیٰ مراتب تک پہونچا دیا ان کے بعد شاہ بڑھا صاحب اور پیارن صاحب نے اپنے اسلاف کی روش پر چلتے ہوئے سلسلے کی خدمات انجام دیں

حضرت قاضی نجم الدین گجراتی، حضرت عبداللطیف دار الملک، حضرت قاضی محمود وغیرہ نے بھی سہروردیہ سلسلہ کی تنظیم اور اس کی ترویج و اشاعت میں کافی جدوجہد کی

پروردگار عالم جل جلالہ بطفیل حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت ابو النجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی فیوض و برکات سے مسلمانوں کو مالامال فرمائے آمین ثم آمین بجاہ حبیبک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

والسلام
محمد تحسین رضا قادری
خلیفۂ حضور شیخ الاسلام قبلہ،،
مدرس دار العلوم ضیاء مصطفی فہیم آباد کالونی کانپور
وبانی رضا اسلامک مشن گنگا گھاٹ اناؤ
9838099786

خراج تحسین در بارگاہ سہروردیہ

بانی سلسلۂ سہروردیہ حضرت خواجہ الشیخ ابوالنجیب سہروردی علیہ الرحمہ

حامداو مصلیا

انسانی تخلیق کے بعد کوئی قرن ماضی نہ ہوا جو نوعِ بنی آدم کی ہدایت پر معمور افرادِ باامتیاز سے خالی ہو۔ اولاً یہ فریضہ حضراتِ انبیاء کرام علیہم السلام کے مبارک دوشوں پر جلوہ بار تھا حتی کہ سرکارِ دوعالم خاتم النبیین علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم پر نبوت و رسالت کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ بعدہٗ وہ نفوسِ قدسیہ خاکدانِ گیتی پر ظاہر ہوئے، جن کے وجود بحرِ لَاخَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ میں غوطہ زن ہیں۔

یہ حضرات مختلف گروہوں میں منقسم ہیں اور یہ انقسام سلاسل کی صورت میں ہے۔ اور ایک سلسلہ سہروردیہ ہے، جو شیخ ابو نجیب ضیاء الدین عبد القاہر سہروردی قدس سرہ کی خانقاہِ ارفع و اعلی سے ظہور پذیر ہوا۔

آپ کی ولادت سہرورد میں 490 ہجری میں ہوئی۔ آپ کا سلسلۂ نسب 13 واسطوں سے خلیفۂ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے جاملتا ہے۔ آپ بڑے پایہ کے عالم، فاضل، صاحبِ کمال، شریعت و طریقت کے یکساں رازداں تھے۔ آپ نے حصولِ علم بغدادِ معلی میں کیا۔ آپ فقہ و اصولِ فقہ میں شیخ اسعد یمنی، نحو میں علامہ ابو الحسن اور علمِ حدیث میں امام بیہقی، خطیب بغدادی اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہم کے پروردہ تھے۔ آپ کے دستِ مبارک سے کئی تصانیف وجود میں آئیں، چند کے اسماء گرامی اس طرح ہیں: آداب المریدن، شرح الاسماء الحسنی اور غریب المصابیح۔

آپ کی اصل بیعت و خلافت اپنے چچا حضرت قاضی ابو حفص وجیہ الدین سہروردی سے تھی البتہ دیگر اشیاخ کرام مثلا حضرت شیخ احمد غزالی وغیرہ سے بھی علمی و روحانی استفاضہ فرمایا تھا، آپ کے حلقۂ ارادت میں شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی، شیخ نجم الدین کبری اور شیخ اسمٰعیل قصری علیہم الرحمۃ تھے۔

آپ کثیر الاستغراق اور صاحبِ کرامات تھے۔ اختصار کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے دو کرامتوں کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں:

علامہ شطنوفی علیہ الرحمۃ شیخ الشیوخ سے راوی کہ آپ نے فرمایا میں ایک روز سرکارِ عالی میں جالس تھا کہ ایک شخص حضرتِ اقدس کی خدمت میں ایک گائے کا بچہ بطورِ نذر لیے حاضر ہوا۔ وہ بچہ آپ کے قریب آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ مجھ سے گویا ہے: میں آپ کی نذر نہیں بلکہ شیخ علی بن ہستی کی نذر ہوں۔ چند لمحات کے بعد وہ شخص دوبارہ دوسرا گائے کا بچہ لے کر پیش ہوا اور عرض کی: مجھ سے سہو ہو گیا دراصل پہلا گائے کا بچہ آپ کی نذر نہیں بلکہ یہ دوسرا بچہ آپ کی نذر ہے۔

تکملہ میں ہے کہ ایک روز آپ کے پاس تین یہودی اور تین نصرانی آئے۔ آپ نے انھیں اسلام پیش کیا لیکن وہ منکر ہوئے۔ دریں مجلس شیخ نے ہر ایک کو ایک ایک لقمہ عطا فرمایا ابھی وہ لقمہ ان کے شکم تک پہنچا بھی نہ تھا کہ نورِ ایمان سے ان کا تاریک دل منور ہو گیا اور وہ سب شیخ کے دستِ حق پر صاحبِ ایمان ہو گئے۔

آپ 17 جمادی الآخر 563 ہجری کو اس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف منتقل ہو گئے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

(یادگار سہروردیہ،)

از قلم: فیضانِ عمران ملتانی ناگور شریف راجستھان

سنی نوری جامع مسجد اکڈنڈی کا سنگ بنیاد 14 دسمبر کو

نیپال اردو ٹائمز
ابوافسر مصباحی
نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

پریہار بلاک کے نزدیک واقع مشہور و معروف بستی اکڈنڈی مشرقی محلہ میں 14 دسمبر 2025 کو سنی نوری جامع مسجد تعمیر نو کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا، جس میں علماء اور مشائخ شرکت کریں گے، علاقائی ائمہ اور مدرسین کو بھی مدعو کیا گیا ہے، اتوار کا دن اس لیے رکھا گیا ہے تاکہ ملازمت کرنے والے حضرات بھی باآسانی پروگرام میں شرکت کر سکیں، پروگرام کی تیاری جنگی سطح پر جاری ہے ہورڈنگ پوسٹر بینر سے پورے گاؤں کو سجا دیا گیا ہے، مہمانوں کے بیٹھنے کے لیے کرسی کا انتظام کیا گیا ہے، مولانا محمد اشفاق مصباحی نے بتایا کہ پروگرام میں شریک دور و نزدیک کے تمام لوگوں کے لیے لنگر غوثیہ کا معقول انتظام کیا گیا ہے اور خاص بات یہ ہے کہ اس پروگرام میں ربین فیتہ اسنو پاؤڈر چوڑی لہٹھی، کھلونا وغیرہ کی دکانیں لگانے پر سخت پابندی عائد کر دی گئی ہے، خواتین کے بیٹھنے کے لیے اسٹیج سے کافی دوری پر پردہ لگایا گیا ہے ملحوظ رہے کہ صبح نو بجے سے پروگرام شروع ہو جائے گا اور 12 بجے کے بعد سنگ بنیاد رکھا جائے گا اس کے بعد ظہر کی نماز ہو گی اور کھانا کھلا کر لوگوں کو رخصت کر دیا جائے گا

واضح ہو کہ اکڈنڈی کثیر آبادی والی بستی ہے جو تقریبا ایک ہزار سے زائد گھروں پر مشتمل ہے جس میں اہل سنت کی تین مساجد ہیں مشرقی اکڈنڈی کی مسجد کافی پرانی تھی اور جگہ کافی تنگ پڑ رہی تھی کچھ لوگ اسی بہانے سے نماز جمعہ بھی نہیں پڑھتے تھے کہ مسجد میں جگہ نہیں ملتی ہے جس کو دیکھتے ہوئے مسجد کو شہید کر کے نئے سرے سے مزید تزئین کاری کے ساتھ تعمیر نو کی جا رہی ہے، ابوافسر مصباحی

ضروری اعلان:

قلمکار حضرات اپنے مضامین دلائل کے ساتھ ہی ارسال فرمائیں بغیر دلائل کے کوئی بھی مضمون قابل قبول نہیں

ادارتی ٹیم: نوٹ: کسی بھی مضمون میں ایڈیٹر کو حسب ضرورت تصرف یا ترمیم کا حق حاصل ہو گا، مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں۔

مدارس کی تدریس میں عصری علوم کی شمولیت

از قلم۔
شان پر یہار پروفیسر محمد گوہر صدیقی
9470038099

اسلامی مدارس میں جدید علوم کی تدریس، مدارس کی جدید کاری یا نصاب تعلیم میں عصری علوم کی شمولیت ایک متنازعہ فی مسئلہ ہے، مدارس کی جدید کاری سے اگر یہ مراد ہے کہ ان میں عصری کالجوں اور یونیورسٹیوں والے نصابات پڑھائے جائیں تو یقینا یہ ایک بے جا مطالبہ ہے کیونکہ مدارس اسلامیہ بنیادی طور پر دینی تعلیم کے لیے ہیں، لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز ہر گز نہیں ہونا چاہیے کہ مدرسے کا طالب علم محض آسمان سے اوپر اور زمین سے نیچے کے مسائل ہی جان سکے اور اس دنیا سے سراسر غافل رہے جہاں اسے زندگی کے ایام گزارنے ہیں۔

اردو ہماری زبان ہے یوں تو اسے ہم گنگا جمنی تہذیب کی علمبردار، قومی یکجہتی کی مثال اور ہندو مسلم اتحاد کی علامت جیسے نہ جانے کتنے نام دیتے ہیں لیکن دور حاضر میں سچائی یہ ہے کہ وہ اس وقت صرف مسلمانوں کی زبان ہو کر رہ گئی ہے اور انھیں کے نام سے زندہ ہے۔

ازادی کے بعد کی پہلی نصف صدی میں اس کی بقا کا حقیقی سہرا اسلامی مدرسوں کے سر جاتا ہے، یہ مدارس نہ ہوتے تو اج اردو زبان اس اب و تاب کے ساتھ زندہ نہ ہوتی، اج اردو زبان میں ہر طرح کے علوم کی بہتات ہے، ہمارے ملک میں اردو زبان اور مدارس کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

یہاں پر ایک بات اظہر من الشمس ہے کہ بھارتی مسلمانوں کے لیے مدارس اسلامیہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد مسلمانوں پر جو حالات گزرے ان میں اسلامی تشخص اور امت مسلمہ کے وقار کو قائم رکھنے کا سہرا صرف مدارس کے سر جاتا

ہے، یقینا ایسے وقت میں مدارس اسلامیہ دین کے قلعہ ثابت ہوئے، جو تاحال نہ صرف بھارت بلکہ پورے خطہ برصغیر میں کفر کے سامنے ایک آہنی دیوار بن کر کھڑے ہیں۔

مدارس میں جو نصاب تعلیم رائج ہے اس کی بنیاد درس نظامی پر ہے جس کو سولھویں صدی کے مشہور عالم دین ملا نظام الدین سیو ہالوی نے مرتب کیا تھا اس وقت کا یہ نصاب دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ سول سروس کا جنرل کورس بھی ہوا کرتا تھا اور اس کے حامل افراد کو توال سے قاضی القضاء تک کے عہدوں پر فاءز ہوتے تھے، ان میں عربی و فارسی زبانوں کے ساتھ علوم قران، تفسیر و حدیث، فقہ اور عقائد، بلاغت و معانی اور عصری علوم میں علم ہیت، ریاضی، جغرافیہ، طب اور منطق وغیرہ بھی شامل تھے، سن 1857 عیسوی کے حادثے سقوط دہلی کے بعد بھی حالات کافی دنوں تک اس ڈگر پر قائم رہے، پھر جیسے جیسے اقتدار مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلتا گیا حالات کروٹ لیتے گئے رفتہ رفتہ مدارس کے فارغین پر ایوان نے حکومت کی نوکریوں کے دروازے بند ہوتے چلے گئے، ادھر کفر الحاد کی تیز اندھی سے مقابلہ کرنے کے لیے علماء کرام نے دینی علوم کو پڑھانے پر ہی پوری توجہ مرکوز کرنا ضروری سمجھا اور وہ عصری علوم یا تو فرسودہ ہو چکے تھے یا عربی میڈیم کے غلاف میں ملبوس ہونے کے سبب اپنی افادیت کھو چکے تھے، ان سے اپنا دامن چھڑانا ہی بہتر سمجھا لہذا پہلے ہیت، تھر ریاضی اور اس کے بعد علم طب کو برطرف کیا گیا، ان علوم میں منطق ایسا خوش قسمت فن رہا جو اج بھی مدارس میں اپنی جگہ بنائے ہوئے ہے۔ موجودہ حالات کے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ مدارس نے برصغیر میں اسلامی تشخص کو قائم دائم رکھنے میں کشید گی رول تو کیا ہی، ساتھ میں مسلمانوں کو تعلیم سے وابستہ رکھنے میں بھی اہم کردار نبھایا۔

اسلامی مدرسوں کی درسیات کو حتمی شکل دینے میں علماء کرام کے مد نظر محض دین کی بقا اور اسلامی علوم کی برقراری اور ملی وقار کو قائم و دائم رکھنا رہا لہذا مدارس میں وہی علوم پڑھائے جاتے ہیں جو دین اسلام کی اساس اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیاد ہیں وہ بھی عربی زبان کے ذریعے تعلیم کے ساتھ، لہذا برادران وطن اور اربابان اقتدار اور مسلمانوں کے ایک طبقے کی جانب سے مدرسوں کو یہ الزام دیا جاتا رہا ہے کہ ان کے طلبہ مکھیہ دھارا (مین اسٹریم) سے کٹ جاتے ہیں جو صرف مذہبی پیشوائی کا کام تو انجام دے سکتے ہیں، مگر دوسری طرف کی قومی ملکی سماجی خدمات انجام دینے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتے ہیں، لہذا ایک طبقے کی جانب سے بسا اوقات یہ آواز بلند ہوتی رہتی ہے کہ مدارس اپنے نصاب تعلیم میں تبدیلی کریں اور عصری علوم کو شامل نصاب کریں تاکہ مدارس سے فارغ طلبہ مین اسٹریم سے جڑ کر زمانے سے کندھے سے کندھا ملا کر چلنے کے اہل ہو سکیں۔ الغرض اپنے بچوں کو دینیات کی تعلیم ہر حال میں دیں/دلائیں، مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ عصری تعلیم ہندی، انگلش، حساب، ساءنس، وجدید ٹکنالوجی کی تعلیم بھی دلائیں جو وقت کی اہم ضرورت میں شامل ہے

«ایس آئی آر» تسلی بخش جواب دینے والا کوئی نہیں!!

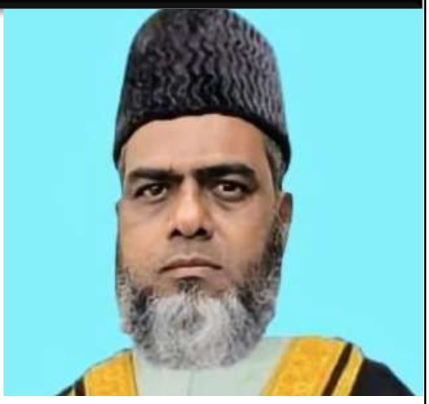

تحریر: جاوید بھارتی

ہندوستان کے بارہ صوبوں میں ایس آئی آر نافذ کیا گیا چار نومبر سے فارم بانٹا جانے لگا اور بھرا جانے لگا بڑی تعداد میں بی ایل او کی تعیناتی کی گئی،، بڑی تعداد میں بی ایل او ایسے بھی دیکھے گئے جو خود ایس آئی آر کے بارے میں کچھ نہیں جانتے، ایسے بھی ایل او دیکھے گئے جو اپنے ہاتھوں سے فارم بھر نہیں پاتے آج بھی ہر طرف افراتفری کا عالم ہے کوئی 2025 کی ووٹر فہرست میں اپنا نام تلاش کر رہا ہے تو کوئی اپنے باپ دادا، نانا نانی کا نام تلاش کر رہا ہے تو کوئی اپنی بیوی کا نام تلاش کر رہا ہے کوئی اپنے بیٹے اور بیٹی کا نام تلاش کر رہا ہے اور جب نہیں ملتا ہے تو چہرہ فق پڑ جاتا ہے ماتھے پر چنتا کی لکیریں ابھر جاتی ہیں پھر وہ ہر ایک سے سوال پوچھتا ہے کہ میرا کیا ہوگا لیکن اسے تسلی بخش جواب دینے والا کوئی نہیں ملتا اسی طرح بہت بڑی تعداد ایسی دیکھی گئی کہ ان کا نام 2003 میں ہے لیکن ان کے سرپرست کا نام نہیں ہے وہ بھی کافی فکر مند ہیں آج ہر شخص اپنے آباؤ اجداد کا نام تلاش کر رہا ہے اور ان کو یاد کر رہا ہے کہا تو یہ جاتا ہے کہ صرف ووٹر فہرست کی نظر ثانی مہم ہے تاکہ صاف شفاف ووٹر فہرست تشکیل پا سکے،، اب لوگوں کو یہ تبصرہ کرتے دیکھا جاتا ہے کہ جب معاملہ ووٹر فہرست کا ہے تو اتنے دستاویز کیوں مانگے جا رہے ہیں اور اتنی جلد بازی کیوں کی گئی اور اتنا کم وقت کیوں دیا گیا جبکہ حکومت بھی جانتی ہے اور الیکشن کمیشن کو بھی معلوم ہے کہ ملک میں بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتی،، اس لئے کم از کم ایک مہینہ تک فارم بانٹنے کا وقت دیا گیا ہوتا اور ایک مہینہ فارم بھرنے کا وقت دیا گیا ہوتا پھر ایک مہینہ فارم جمع کرنے کا وقت دیا گیا ہوتا تو اتنی بدحواسی کا عالم نہیں ہوتا— دوسری بات یہ ہے کہ جب،، ایس آئی آر،، ووٹر فہرست کی نظر ثانی ہے تو پھر الیکشن کمیشن کیوں یہ کہتا ہے کہ آدھار کارڈ شہریت کا ثبوت نہیں ہے مطلب جو بات حکومت کو کہنا چاہیے وہ بات الیکشن کمیشن کہہ رہا ہے اسی وجہ سے کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ موجودہ ایس آئی آر حقیقت میں چھوٹی این آر سی ہے اور الیکشن کمیشن کے ذریعے کرائی جا رہی ہے—

اپوزیشن پارٹیاں ایس آئی آر کو ووٹ چوری کا طریقہ بتا رہی ہیں کل ملا کر دیکھا جائے تو اس مسلے پر سیاست کی روٹی بھی سینکی جا رہی ہے عوامی سطح پر جو بے چینی ہے اس بے چینی کو دور کرنے کے لئے کوئی سیاسی پارٹی میدان میں نہیں آئی جبکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ تمام سیاسی پارٹیوں کے صدور و سربراہ اپنے کارکنان کو کہتے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں عوام کا ایس آئی آر فارم بھروائیں لیکن ایسا نہیں کیا گیا،، ایس آئی آر میں مانگی گئی معلومات صحیح طریقے سے پر کرانا اور عوام کو بیدار کرنا سیاسی پارٹیوں کی ذمہ داری تھی تاکہ کسی بھی شخص کا نام ووٹر لسٹ سے کٹنے نہ پائے،، ووٹر لسٹ میں نام شامل کرنا کرانا ہر شہری کا حق ہے اور اس عمل کو آسان بنانا الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے لیکن الیکشن کمیشن نے ایسا طریقہ کار اپنایا کہ ایک طرف عوام ہراساں ہے تو دوسری طرف بی ایل او تک خودکشی کر چکے ہیں،، خود نوجوانوں نے ہی آگے آکر اپنی خدمات انجام دیں جس کے نتیجے میں جہاں عوام کے لئے کچھ آسانی ہوئی تو وہیں بی ایل او کے لئے بھی بہت آسانی ہوئی ورنہ درجنوں بی ایل او کی موت بھی ہو چکی ہے۔

یہ بھی سچائی ہے کہ ایس آئی آر کو لے کر عوام کے اندر آج بھی بے چینی ہے، تشویش ہے اس کے لبوں پر مختلف سوالات ہیں اور ان سوالوں کا تسلی بخش جواب نہیں مل رہا ہے۔

وکلاء اور دانشوروں کا کہنا ہے کہ موجودہ ایس آئی آر ماضی کے ایس آئی آر سے بالکل مختلف ہے،، یہ جلد بازی میں لیا گیا فیصلہ ہے جو ملک کی عوام کے لئے پوری طرح پریشان کن ہے آخر ایسی صورتحال کیوں پیدا کی جا رہی ہے کہ جس کے ذمے کام دیا جا رہا ہے وہ خودکشی کر رہا ہے،، یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ الیکشن کمیشن کو غاصب کے طور پر دیکھ رہے ہیں،، بہت سے سینئر وکلاء کہتے ہیں کہ الیکشن کمیشن کو شہریت کی جانچ کرانے کا کوئی اختیار نہیں لیکن پھر بھی الیکشن کمیشن نے ایسا قدم اٹھایا کہ ملک کا غریب، مزدور، کمزور اور ضعیف طبقہ خوفزدہ ہے اور اسی وجہ سے موجود الیکشن کمیشن عوامی مقبولیت سے محروم ہے،، آج بھی عوامی تبصرے میں سابق الیکشن کمیشن ٹی این شیشن یاد کئے جاتے ہیں اور ان کی شان میں تعریفی کلمات کہے جاتے ہیں۔ عوام ووٹ اس لئے دیتی ہے کہ جو حکومت تشکیل پائے گی وہ عوام کے لئے راحت بخش کام کرے گی اور اپوزیشن بیدار پہریدار کا کردار ادا کرے گا،، مگر 2014 سے مرکزی حکومت نے ملک کی عوام کو الجھا کر رکھا ہے چھوٹی چھوٹی صنعتیں برباد ہوتی جا رہی ہیں بیکاری اور بے روزگاری بڑھتی جا رہی ہے اور جب کہیں الیکشن ہوتا ہے تو جذباتی نعرے لگائے جاتے ہیں مذہبی کارڈ کھیلے جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بیکاری اور بے روزگاری کے مسلے گم ہو جاتے ہیں،، کاش اب سے حکومت ملک کی عوام کو سکون اور اطمینان کے ساتھ زندگی گزارنے والا طریقہ اپنائے، جو بھی قانون بنائے وہ آسان ہو عوام کو آسانی کے ساتھ اس کا مکمل فائدہ حاصل ہو اور چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو فروغ حاصل ہو۔ جاوید اختر بھارتی

محمد آباد گوہنہ ضلع مئو یوپی

پیغمبر اعظم ﷺ کی زندگی کامل نمونہ، ہر زمانے کے لئے رہنمائی ہے

از/اشفاق احمد ثقافی کپل وستو نیپال

آج کی دنیا بظاہر ترقی یافتہ مگر باطن میں بے چین ہے۔ سائنس نے فاصلوں کو مٹا دیا مگر دلوں میں دوریاں بڑھا دی ہیں۔ تعلیم عام ہوئی مگر تربیت ناپید، دولت بڑھی مگر سکون کم ہو گیا۔ ایسے میں انسانیت کو جس رہنما، جس نجات دہندہ، اور جس رحمت کی ضرورت ہے، وہ صرف محمدِ عربی ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے— جن کی حیاتِ طیبہ عقل و وحی، عدل و رحمت، علم و عمل کا حسین امتزاج ہے۔

اقبال نے فرمایا:

کی محمد ﷺ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

سیرتِ نبوی ﷺ: انسانیت کے لیے کامل نمونہ قرآنِ حکیم میں ارشاد ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: ۲۱) ترجمہ کنزالعرفان "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ موجود ہے۔"

اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ سیّد المرسلین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت میں پیروی کیلئے بہترین طریقہ موجود ہے جس کا حق یہ ہے کہ اس کی اقتدا اور پیروی کی جائے، جیسے غزوۂ خندق کے موقع پر جن سنگین حالات کا سامنا تھا کہ کفارِ عرب اپنی بھرپور افرادی اور حربی قوت کے ساتھ مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لئے اچانک نکل پڑے تھے اور ان کے حملے کو پسپا کرنے کے لئے جس تیاری کی ضرورت تھی اس کے لئے مسلمانوں کے پاس وقت بہت کم تھا، اور افرادی قوت بھی اس کے مطابق نہ تھی، خوراک کی اتنی قلت ہو گئی کہ کئی کئی دن فاقہ کرنا پڑتا تھا، پھر عین وقت پر مدینہ منورہ کے یہودیوں نے دوستی کا معاہدہ توڑ دیا اور ان کی غداری کی وجہ سے حالات مزید سنگین ہو گئے، ایسے ہوشربا حالات میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی کیسی شاندار سیرت پیش فرمائی کہ قدم قدم پر اپنے جانثار صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ ساتھ موجود ہیں۔ اور اسی طرح جب خندق کھودنے کا موقع آیا تو اس کی کھدائی میں خود بھی شرکت فرمائی، چٹانوں کو توڑا اور مٹی کو اٹھا اٹھا کر باہر پھینکا، جب خوراک کی قلت ہوئی، تو دوسرے مجاہدین کی طرح خود بھی فاقہ کشی برداشت فرمائی، اور اس دوران اگر صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم نے فاقے کی تکلیف سے پیٹ پر ایک پتھر باندھا تو سیّد العالمین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک شکم پر دو پتھر بندھے ہوئے نظر آئے۔ (ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم،)

معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے نہ صرف عبادت کا سلیقہ سکھایا بلکہ انسان بننے کا ہنر بھی دیا۔

مثلاً— حکومت کیسی ہو، تجارت کیسی ہو، تعلیم کیسی ہو — ہر گوشۂ حیات میں آپ ﷺ کی سیرت نور کا مینار ہے۔

جیسا کہ یہ بات اظہر من الشمس ہے، کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شخصیات انکا لائف اسٹائل، طرز زندگی اپنے آپ میں ایک مثال ہے، لیکن اگر ہم صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم کی سیرت کا مطالعہ کریں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ انہوں نے سیّد المرسلین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مبارکہ پر عمل پیرا ہونے کو اپنی زندگی کا اوّلین مقصد بنایا ہوا تھا اور ان کے نزدیک تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَقوال، اَفعال اور اَحوال کی پیروی کرنے سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ چیز اور کوئی نہ تھی، یہاں اسی سے متعلق صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم کے چند واقعے کو پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں، قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں (۱) پہلے یہ دستور تھا کہ جب صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم سفرِ جہاد میں کسی منزل پر قیام فرماتے تھے تو ادھر ادھر پھیل جاتے تھے، ایک بار آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ یہ مُتَفَرِّق ہونا شیطان کا کام ہے۔ اُس کے بعد صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم نے اس کی اس شدت سے پابندی کی کہ جب بھی منزل پر اترتے تھے تو اس قدر سمٹ جاتے تھے، کہ اگر ایک چادر تان لی جاتی تو سب کے سب اس کے نیچے آجاتے۔

(۲) حضرت حمران بن ابان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں: ہم حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تھے، آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا اور جب وضو کر کے فارغ ہوئے تو مسکرائے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں مسکرایا؟ پھر (خود ہی جواب دیتے ہوئے) فرمایا: ''جس طرح میں نے وضو کیا اسی طرح رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو فرمایا تھا اور اس کے بعد مسکرائے تھے۔ (صراط الجنان) مفتی قاسم صاحب (۳) حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی وفات سے چند گھنٹے پہلے اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا سے دریافت کیا کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کفن میں کتنے کپڑے تھے اور حضور اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات شریف کس دن ہوئی؟ (بخاری، کتاب الجنائز، باب موت یوم الاثنین، ۱/۴۶۸، الحدیث: ۱۳۸۷)

اس سوال کی وجہ یہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی آرزو تھی کہ کفن اور یومِ وفات میں حضورِ انور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی موافقت ہو۔ زندگی میں حضور اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع تو کرتے ہی تھے وہ وفات میں بھی آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی اتباع چاہتے تھے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: "کسی عربی کو عجمی پر، کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں، سوائے تقویٰ کے۔" آج جب نسل پرستی، قوم پرستی اور طبقاتی تفریق نے دنیا کو توڑ دیا ہے، سیرتِ نبوی ﷺ ہمیں پھر ایک امتِ واحدہ بننے کا پیغام دیتی ہے۔"

امن و رحمت کا پیغام "رسولِ اکرم ﷺ کا لقب ہی "رحمۃٌ للعٰلمین" ہے۔ آپ ﷺ نے دشمنوں کے لیے بھی بددعا نہیں کی بلکہ رحمت بن کر آئے۔ فتحِ مکہ پر فرمایا: "جاؤ، تم سب آزاد ہو!" دنیا آج اگر جنگوں، تعصب اور انتقام سے بھری ہوئی ہے، تو نجات کا راستہ صرف یہی ہے کہ وہ رحمتِ عالم ﷺ کی تعلیماتِ عفو و محبت اپنائے۔

تعلیم و تربیت: امت کی بنیاد

پہلی وحی کا پہلا لفظ "اقرأ" (پڑھو) انسانیت کے لیے دائمی پیغامِ عام ہے۔ نبی ﷺ نے علم کو فرض قرار دیا اور فرمایا: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔"

محترم قارئین کرام یہ تعلیم ہی ہے، جو ہمیں بتاتی ہے کہ ترقی کا راز علم میں ہے، مگر وہ علم جو ایمان و اخلاق کے ساتھ ہو۔

حضور پُرنور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زندگی ہر ایک کے لئے کامل نمونہ ہے: یاد رہے کہ عبادات، معاملات، اَخلاقیات، سختیوں اور مشقتوں پر صبر کرنے میں اور نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں، الغرض زندگی کے ہر شعبہ میں اور ہر پہلو کے اعتبار سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زندگی اور سیرت میں ایک کامل نمونہ موجود ہے، لہٰذا ہر ایک کو اور بطورِ خاص مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اَقوال میں، اَفعال میں، اَخلاق میں، کردار میں، حتّٰی کہ اپنے دیگر احوال میں بھی سیّد المرسلین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک سیرت پر عمل پیرا ہوں اور اپنی زندگی کے تمام معمولات میں سیّد العالمین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کریں۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنی کتاب ''شانِ حبیب الرحمٰن'' میں اس آیت (جو آیت اوپر گزر چکی ہے) پر بہت پیارا کلام فرمایا، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ سرکارِ ابد قرار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک ذات ہر درجے اور ہر مرتبے کے انسان کے لئے نمونہ ہے، جیسے آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے توکل کا حال یہ تھا کہ دو دو ماہ تک گھر میں آگ نہیں جلتی، صرف کھجوروں اور پانی پر گزارہ ہوتا، تو امت کے مساکین کو چاہئے کہ ان مبارک حالات کو دیکھیں اور صبر سے کام لیں۔

اسی طرح جو سلطنت اور بادشاہت کی زندگی گزار رہا ہے، تو وہ ان حالات کا ملاحظہ کرے، کہ مکہ مکرمہ فتح ہو گیا، تمام وہ کفار سامنے حاضر ہیں، جنہوں نے بے انتہا تکلیفیں پہنچائی تھیں، آج موقع تھا، کہ ان تمام گستاخوں سے بدلہ لیا جائے مگر ہوا یہ کہ فتح فرماتے ہی عام معافی کا اعلان فرما دیا، کہ جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو امن ہے، جو اپنا دروازہ بند کر لے اس کو امن ہے، جو ہتھیار ڈال دے اس کو امن ہے، الغرض، حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر دس بھائیوں نے چند گھنٹے ظلم و ستم کیا جس کے نتیجے میں ایک مختصر عرصے تک آپ آزمائشوں میں مبتلا رہے اور جب وہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سلطنت میں غلہ لینے حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا: ''لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ'' آج تم پر کوئی سختی نہ ہوگی، اللہ تمہاری مغفرت فرما دے۔

مگر حضور اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حال یہ ہے کہ آپ نے 13 سال تک اپنے اوپر اہلِ مکہ کی سختیاں برداشت کیں، صحابہ کرام، اہلِ بیتِ عظام، ان کے گھر والے اور ان حضرات کی جان و مال، عزت و آبرو سب ہی خطرے میں رہے، اور آخر کار دیس کو چھوڑ کر پردیسی ہونا پڑا، مگر جب اپنا موقع آیا تو سب کو معاف فرما دیا، لہٰذا قیامت تک کے سلاطین اس کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔

اسی طرح اگر کوئی مالداری اور خوشحالی کی زندگی گزارنا چاہتا ہے تو ان حالات کو ملاحظہ کرے کہ ایک شخص کے کھیت میں لمبی ککڑی پیدا ہوئی، تحفہ کے طور پر بارگاہ میں حاضر کی، تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے عِوض میں ایک لپ بھر سونا عنایت فرمایا۔ ایک بار بکریوں سے بھرا ہوا جنگل حضور پُرنور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ملکیت میں آیا، کسی نے عرض کی: یاحبیبَ اللہ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اب اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہت ہی مالدار بنا دیا۔ ارشاد فرمایا: ''تو نے میری مالداری کیا دیکھی؟ عرض کی: اس قدر بکریاں ملکیت میں ہیں۔ ارشاد فرمایا: جا سب تجھ کو عطا فرما دیں۔ وہ اپنی قوم میں یہ مال لے کر پہنچے اور قوم والوں سے کہا: اے لوگو! ایمان لے آؤ، رب کی قسم! محمد رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنا دیتے ہیں کہ فقر کا خوف نہیں فرماتے۔ حضرت عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو ایک بار اتنا دیا کہ وہ اٹھا نہ سکے، لہٰذا مالدار یہ واقعات اپنے خیال میں رکھیں اور سنت مصطفی ﷺ کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔

اور اگر کسی کی زندگی اہل و عیال کی زندگی ہے، تو وہ یہ خیال کرے کہ میری تو ایک یا دو یا زیادہ سے زیادہ چار بیویاں ہیں اور کچھ اولاد مگر محبوب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی 9 بیویاں ہیں، اولاد اور اولاد کی اولاد، غلام، لونڈیاں، مُتوسّلین اور مہمانوں کا ہجوم ہے، پھر کس طرح ان سے برتاؤ فرمایا اور اسی کے ساتھ ساتھ کس طرح رب عَزَّوَجَلَّ کی یاد فرمائی۔

ایسے ہی اگر کوئی تارک الدنیا اپنی زندگی گزارنا چاہتا ہے تو غارِ حرا کی عبادت، وہاں کی ریاضت، دنیا کی بے رغبتی کو دیکھے۔ سیّد المرسلین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قوت و طاقت کا یہ حال ہے کہ جنگِ حُنین میں آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خچر پر تنہا رہ گئے، مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے، کفار نے خچر کو گھیر لیا، حضرت عباس اور ابو سفیان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا باگ پکڑے ہوئے تھے، جب ملاحظہ فرمایا کہ کفار نے یلغار کی ہے تو خچر سے اترے اور فرمایا: ہم جھوٹے نبی نہیں ہیں، ہم عبد المطلب کے پوتے ہیں، اس پر کسی کی ہمت اور جرأت نہ ہوئی کہ سامنے ٹھہر جاتا۔

ابو رکانہ عرب کا مشہور پہلوان تھا، جو کبھی بھی کسی سے مغلوب نہ ہوتا تھا، حضور پُرنور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار اسے زمین پر دے مارا، وہ اسی پر حضور انور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مداح بن گیا۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رحم و کرم کا یہ حال کہ نہ کبھی کسی کو برا فرمایا نہ خادم یا اہلِ خانہ کو ہاتھ سے مارا (لہٰذا طاقت اور قوت رکھنے والے ان حالات پر غور کریں) غرض کہ ساری قومیں (اور ہر مرتبے کے انسان سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات مبارک کو) اپنے لئے نمونہ بنا کر دنیا میں آرام اور ہدایت سے رہ سکتے ہیں۔ (شان حبیب الرحمٰن، ص ۱۶۰-۱۵۸، ملخصاً)

پورے کلام کا نتیجہ یہ نکلا کہ سیرتِ نبوی ﷺ ہر عہد، ہر قوم، ہر ذہن اور ہر مکتب فکر کے لیے ایک زندہ منشورِ حیات ہے۔

اگر دنیا ظلم، لالچ اور بے سکونی سے نجات چاہتی ہے تو اُسے واپس اُس چراغ (ﷺ) کی طرف لوٹنا ہوگا جس نے اندھیروں میں روشنی کی، غلاموں کو انسانیت بخشی، اور جہالت کے ریگزار میں علم و عدل کے چشمے جاری کیے۔ سیرتِ نبوی ﷺ سے رہنمائی حاصل کرنا صرف مذہبی فریضہ نہیں، بلکہ انسانی بقا کی ضمانت ہے۔

یاد رکھیں! پیغمبر اعظم ﷺ کا پیغام وقت اور جگہ کا محتاج نہیں — وہ کل بھی رہنما تھے، آج بھی ہیں، اور قیامت تک رہیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کامل طریقے سے پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملک العلماء ذکر سے رخصت، علم سے حیات

محمد قمرالزماں یار علوی ثنائی اشرفی
دارالعلوم فیضانِ ملک العلماء نرنکاری نگر گونڈی ممبئی

کچھ لوگ دنیا سے رخصت ہو کر بھی رخصت نہیں ہوتے؛ ان کی سانسیں بند ہو جاتی ہیں مگر ان کا چراغ بجھتا نہیں۔ ملک العلماء حضرت مولانا شاہ محمد ظفرالدین قادری رضوی بھی انہی خوش نصیب ہستیوں میں سے ہیں جن کا وصال تاریخ کے کسی بند کمرے میں دفن نہیں ہوا بلکہ آج بھی ان کی علمی روشنی درسگاہوں، کتابوں، منبروں اور شاگردوں کے سینوں میں زندہ ہے۔ 19 جمادی الآخر 1382 ھجری وہ رات تھی جب بہار کی فضاؤں میں ایک چراغِ علم خاموش ہوا، مگر کائنات نے یہ منظر بھی دیکھا کہ ایک بندۂ مومن ''اللہ اللہ'' کہتے ہوئے اپنے رب کے حضور پہنچا۔ یہ محض موت نہیں تھی، یہ اہلِ علم کے لیے حسنِ انجام کا ایک درخشاں استعارہ تھا۔ ملک العلماء کی زندگی علم کی سخت ریاضت، فکر کی گہرائی، عمل کی پاکیزگی اور دعوت کی جرأت سے عبارت تھی۔ وہ صرف مدرس نہیں تھے، وہ معمارِ انسان تھے۔ وہ صرف مصنف نہیں تھے، وہ پورے عہد کے فکری محافظ تھے۔ وہ صرف مناظر نہیں تھے، وہ باوقار دفاعِ دین کی ایک مضبوط دیوار تھے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کا اس شاگرد کو ''ولدی الاعز''، ''قرۃ عینی'' اور ''جانِ پدر بلکہ از جان بہتر'' کہنا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ ملک العلماء محض ایک طالبِ علم نہیں بلکہ ایک امانت تھے علم و دین کی امانت، جسے اعلیٰ حضرت نے پوری ذمہ داری کے ساتھ امت کے لیے تیار کیا۔

ان کی تدریسی زندگی بہار تا بریلی، آرا تا سہسرام، پٹنہ تا کٹیہار پھیلی ہوئی ایک روشن شاہراہ ہے۔ پچپن برس تک وہ علم بانٹتے رہے۔ خاموشی سے، اخلاص سے، استقامت سے۔ شمس الہدیٰ پٹنہ جیسے عظیم ادارے کی قیادت سے لے کر جامعہ لطیفیہ کٹیہار جیسے دور دراز خطے کو علمی مرکز بنانا یہ سب کسی نصابی کامیابی کا نتیجہ نہیں، بلکہ دینی درد کی ترجمانی تھی۔ وہ ایسے دور میں مناظرے کے میدان میں اترے جب اسلام کو فکری حملوں کا سامنا تھا۔ آریہ سماج، عیسائی مشنریاں، غیر مقلد تحریکیں۔ ہر محاذ پر وہ مضبوط دلیل کے ساتھ، شائستہ اسلوب کے ساتھ، اور خالص نیت کے ساتھ ڈٹے رہے۔ یہاں تک کہ برما تک سفر کر کے دفاعِ اسلام کرنا ان کے عزم کی وسعت کا اعلان تھا۔ ان کی تصانیف۔ ستر سے زائد کتابیں۔ یہ کسی فرد کا علمی سرمایہ نہیں بلکہ ایک پورے ادارے کا ورثہ ہے۔ فقہ، حدیث، منطق، فلسفہ، ہیئت، توقیت، مناظرہ۔ ایسا کون سا گوشۂ علم ہے جہاں ان کے قلم کی چھاپ موجود نہ ہو۔ ''نافع البشر فی فتاویٰ ظفر'' آج بھی فتویٰ نویسی کی دنیا میں ایک معتبر حوالہ ہے۔ لیکن ان کی سب سے بڑی کتاب وہ تھی جو انہوں نے اپنی زندگی سے لکھی۔ خاموش عبادت کی کتاب، باقاعدہ تہجد کی کتاب، ذکر و اذکار کی پابندی کی کتاب، اور شریعت سے غیر متزلزل وابستگی کی کتاب۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ رخصت ہوئے تو زبان پر ذکر تھا، اور روح ذکر ہی کی حالت میں پرواز کر گئی۔ آج یومِ وصال ہمیں صرف فاتحہ خوانی کے لیے نہیں بلاتا، یہ دن ہم سے سوال کرتا ہے: کیا ہمارے علم میں اخلاص ہے؟ کیا ہماری عبادت میں استقامت ہے؟ کیا ہماری دعوت میں دردِ امت ہے؟ کیا ہمارے اختلاف میں شائستگی ہے؟

ملک العلماء کا پیغام یہ تھا کہ: علم اگر تقویٰ سے جُڑ جائے تو نسلیں سنورتی ہیں، اور اگر تقویٰ سے کٹ جائے تو علم بھی فتنہ بن جاتا ہے۔ آج جب دین بھی منڈی کا سامان بنتا جا رہا ہے، اور علم بھی اسٹیج کی زینت، ایسے وقت میں ملک العلماء کی زندگی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ علم کا اصل وقار سادگی، خاموشی اور خدمت میں ہے۔ شہرت کے شور میں نہیں۔ یومِ وصال محض ایک تاریخ نہیں، یہ ایک عہد کی تجدید کا دن ہے۔ یہ دن ہمیں بلاتا ہے کہ ہم کتابوں کو دوبارہ کھولیں، مدرسوں کو پھر سے عبادت گاہ بنائیں، منبروں کو پھر سے امانت دار بنائیں، اور علم کو پھر سے اللہ تک پہنچنے کا راستہ بنا دیں۔ اللہ تعالیٰ ملک العلماء حضرت مولانا شاہ محمد ظفرالدین قادری رضوی کی قبر کو نور سے بھر دے، ان کے درجات بلند فرمائے، اور ہمیں ان کے علمی، اخلاقی اور روحانی نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ یہی ان کے یومِ وصال کی سب سے سچی تعزیت، اور سب سے بڑی خراجِ عقیدت ہے۔

تعارف بانی سلسلہ سہروردیہ

از قلم: فقیر تاج محمد قادری واحدی نقشبندی

یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ ۸۸۴/ عرس سہروردی کے موقع پر خلیفۂ غوثیہ سیدی شاہ نور عالم نورانی بادشاہ سید محمد نذیرالدین میاں نذیرالہاشمی سہروردی دامت برکاتہم العالیہ شہر قاضی و سجادہ نشین آستانۂ عالیہ سہروردیہ سید غوث عبدالنبی سہروردی داہود شریف گجرات کی سرپرستی میں (خانقاہِ عالیہ سہروردیہ) کے اکابرین و مشائخ کی حیات و خدمات، علمی و روحانی فیوض و برکات، افکار و تعلیمات اور دینی و اصلاحی نقوش پر مشتمل ایک خصوصی ضمیمہ بعنوان (حضرت خواجہ ابو نجیب سہروردی) شائع کیا جا رہا ہے۔

ویسے عوام میں مشہور ہے کہ سلسلۂ سہروردیہ کے بانی شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی ہیں جبکہ سلسلۂ سہروردیہ کے بانی شیخ عبدالقاہر ابو نجیب سہروردی علیہ الرحمہ ہیں اور شیخ شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمہ آپ کے خلیفہ اور بھانجے ہیں جیسے سلسلۂ چشتیہ کے بانی ابو اسحاق چشتی شامی ہیں مگر بہت سے عوام غریب نواز علیہ الرحمہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مگر چونکہ شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمہ نے سلسلہ سہروردیہ کو تقویت پہونچائی ہے شاید اسی لئے ان کا نام سرفہرست ہے۔

حضرت شیخ ابو نجیب سہروردی کی ذات محتاج تعارف نہیں مجھ جیسے کم علم کو اس میں لب کشائی کرنا مناسب نہ تھا مگر حضرت علامہ مولانا سید نذیرالہاشمی سہروردی دامت برکاتہم العالیہ کا حکم ہوا کہ میں بھی کچھ الفاظ تحریر کردوں تو آنجناب کے حکم پر چند جملہ تحریر کرتا ہوں اس امید پر کہ آقاؤں کا حکم ماننا بھی ایک عبادت ہے۔

سلسہ سہروردیہ کی بنیاد کب رکھی گئی؟:

تاریخ سہروردیہ کے مطابق چشتیہ سلسلے کے بعد ہندوستان میں سہروردیہ سلسلہ آیا۔ اس سلسلے کی بنیاد خواجہ شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی (المتوفی 563ھ/ 1118ء) نے بغداد میں رکھی تھی۔

اس گرامی: عبدالقاہر ہے۔ کنیت: ابو نجیب۔ لقب: بانی سلسلہ عالیہ سہروردیہ، مفتی العراقین قدوۃ الطائفتین ضیاء الدین شیخ الاسلام والمسلمین علم المحققین وغیرہم

سلسلہ نسب:

چودہ واسطوں سے آپ کا نسب خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ کا نسب نامہ یوں بیان کیا جاتا ہے: شیخ ابو نجیب عبدالقاہر بن عبداللہ بن محمد بن ابو محمد عمویہ عبداللہ بن سعد بن حسین بن قاسم بن نضر بن قاسم سعد بن نضر بن عبدالرحمن بن قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (یادگار سہروردیہ ص ۱۱۰)

آپ کی ولادت:

آپ کی ولادت باسعادت ۱۷/ محرالحرام بروز پیر ۴۸۷ھ مطابق ۵ فروی ۱۰۹۴ء کو بمقام سہرورد عراق عجم میں ہوئی۔

تحصیل علم:

جوانی کے عالم میں سہرورد سے بغداد شریف تشریف لے گئے علم ظاہری جامعہ نظامیہ بغداد (سرکار غوث اعظم علیہ الرحمہ کے مدرسہ) میں تحصیل فرمائی۔

اساتذہ:

فقہ، اصول فقہ، و علم کلام: اما اسعد یمنی علیہ الرحمہ سے حاصل کی۔ نحو وادب: علامہ ابوالحسن علیہ الرحمہ سے حاصل کی۔ علم حدیث: جامع بغداد میں محدث عراق شیخ ابو علی محمد بن سعید بن سیقان اور ابو محمد عبد الخالق بن طاہر الشافعی المتوفی ۵۴۱ھ وامام بیہقی، خطیب بغداد، اور امام قشیری علیہم الرحمہ سے حاصل کی۔ اور نفحات الانس کے مطابق افریقہ کے سفر میں اسکندریہ میں شیخ الحدیث سے بخاری شریف سنی۔

قوت حافظہ:

قوت حافظہ کا عالم یہ تھا کہ امام واحدی علیہ الرحمہ کی تفسیر آپ کو زبانی یاد تھی۔

بیعت و خلافت:

(آپ کی حقیقی بیعت آپ کے چچا شیخ وجیہ الدین سہروردی علیہ الرحمہ سے بھی اور وہی آپ کے شیخ خرقہ تھے ۲ امام ابو حامد الغزالی ۵۴۰ھ کے بھائی امام احمد غزالی علیہ الرحمہ سے بھی خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور علامہ جامی علیہ الرحمہ کے بقول حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمہ سے بھی آپ کو خرقۂ خلافت حاصل تھا۔ (نفحات الانس ص ۳۶۷)

مقام مرتبہ:

امام احمد غزالی (آپ کے شیخ) فرماتے ہیں گو ابو نجیب بظاہر مجھ سے تصوفی کمال حاصل کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ کمال میں ان سے حاصل کرتا ہوں (اللہ اکبر) (امام احمد غزالی علیہ الرحمہ شرح آداب المریدین ص ۷۴)

آپ کے مقام و مرتبہ کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جامعہ نظامیہ جو اس وقت پوری دنیا میں مشہور تھا سرکار غوث اعظم علیہ الرحمہ کے بعد خلیفہ بغداد نے آپ کو اس جامعہ کا پرنسپل بنا دیا تھا۔ (اخبار الصالحین ۱۶۶)

سرکار غوث اعظم علیہ الرحمہ کی صحبت بھی حاصل تھی، آپ غوث اعظم علیہ الرحمہ کی مجلس میں بھی شریک ہوتے تھے، حتی کہ جب آپ نے فرمایا (میرا قدم اللہ کے ولیوں کے گردن پر ہے) تو اس وقت اس مجلس میں آپ علیہ الرحمہ تشریف فرماتھے سرکار غوث پاک علیہ الرحمہ کے قدم مبارک کا بوسہ دیا اور اپنے سر پر رکھ دیا۔ (یادگار سہروردیہ ص ۱۰۸)

کرامت:

شیخ شہاب الدین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک بار تین یہودی اور تیں عیسائی شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انہیں اسلام پیش کیا مگر انھوں نے انکار کر دیا پھر آپ ہر ایک کو ایک ایک لقمہ کھلایا ابھی لقمہ پیٹ کے اندر پہونچا نہیں تھا کہ وہ سب ایمان لے آئے اور کہنے لگے کہ جو ہی لقمہ ہمارے حلق کے اندر گیا ہی تھا کہ سوائے اسلام کے ہر دین کی محبت جاتی رہی۔ (یادگار سہرورد ص ۱۱۲)

تاریخ وصال:

آپ کا وصال ۱۷/ جمادی الثانی ۵۶۳ھ مطابق مارچ ۱۱۶۳ء کو بغداد میں ہوا۔

سرپرست مسائل شرعیہ شہرت یافتہ گروپ و مرتب فتاوی مسائل شرعیہ

حضرت خواجہ ابو نجیب سہروردی علیہ الرحمہ کی زندگی کا مختصر تعارف

از قلم۔ محمد مدثر جاوید رضوی:

مقام۔ دھانگڑھا، بہادر گنج ضلع۔ کشن گنج، بہار

حضرت خواجہ ابو نجیب سہروردی علیہ الرحمہ سلسلۂ سہروردیہ کے بانی اور نامور صوفی بزرگ تھے آپ کا اصل نام عبدالقاہر تھا جبکہ ابو نجیب آپ کی کنیت اور ضیاء الدین لقب تھا آپ کا تعلق عراق کے مشہور شہر سہرورد سے تھا اور ابتدائی تعلیم اپنے زمانے کے جلیل القدر علماء سے حاصل کی قرآن و حدیث اور علومِ باطنی میں آپ نے کمال حاصل کیا آپ کی روحانی تربیت نہایت پاکیزہ معتدل اور کتاب و سنت کے اصولوں کے مطابق تھی آپ نے لوگوں کی اصلاحِ باطن تصفیۂ قلب ذکرِ الٰہی خدمتِ خلق اور تقویٰ کو تصوف کی بنیاد قرار دیا بعد ازاں آپ کے بھتیجے حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی سلسلے کو مزید وسعت دی

حضرت ابو نجیب سہروردی علیہ الرحمہ کی سب سے معروف تصنیف آداب المریدین ہے جس میں سالک کی تربیت اور صوفیانہ اخلاق کے بنیادی اصول درج ہیں آپ کا اندازِ تربیت نہ سخت تھا نہ بے اعتدال بلکہ محبت حکمت اور اعتدال پر مبنی تھا جس نے ہزاروں طالبانِ حق کو راہِ سلوک پر گامزن کیا آپ کی پوری زندگی زہد عبادت اخلاق اور باطنی صفائی کا نمونہ تھی آپ کے فیضانِ نظر سے ایک عظیم صوفی سلسلہ وجود میں آیا جو برصغیر سمیت پوری دنیا میں پھیلا،

حضرت امام احمد غزالی علیہ الرحمہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے، اور خلافت ملی۔ اپنے چچا حضرت شیخ وجیہ الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی خلافت سے سرفراز فرمایا۔

علامہ جامی علیہ الرحمہ کے بقول حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ سے بھی آپ کو خرقۂ خلافت حاصل تھا۔ نفحات الانس: 367

آپ کا شمار اپنے وقت کے جید مشائخ اور کاملین میں ہوتا تھا۔ علم و عمل میں بے مثال تھے۔ جب سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: "میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے" تو اس وقت آپ حضرت غوث الاعظم کی مجلس وعظ میں موجود تھے۔ آپ کے علاوہ اس وقت اس مجلس میں پچاس نامور مشائخ بھی موجود تھے۔ سب نے اپنی گردنیں جھکالیں، اور حضرت محبوب سبحانی کے قدم مبارک کو بوسہ دیا، اور اپنے سروں پر رکھدیا۔ جن حضرات نے ایسا کیا ان کا نام آج تک روشن ہے

حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ، اور ان کے بعد حضرت غوث الاعظم اس کے استاد و منتظم اعلی تھے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفۂ بغداد نے حضرت ابو نجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو اس یونیورسٹی کا پرنسپل مقرر کیا اس سے معلوم یہ ہوا کہ ہمارے مشائخ تمام علوم کے جامع ہوتے تھے۔ (اخبار الصالحین: 166)

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک دن تین یہودی اور تین عیسائی حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شیخ نے ان کو اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے انکار کر دیا آپ نے ان میں سے ہر ایک کو ایک لقمہ دیا۔ ابھی لقمہ ان کے پیٹ میں نہیں پہنچا تھا کہ وہ سب ایمان لے آئے اور کہنے لگے کہ جو نہی لقمہ ہمارے حلق کے اندر گیا سوائے اسلام کے ہر دین کی محبت ہمارے دل سے جاتی رہی۔ (یادگار سہروردیہ: 112)

قطب الاقطاب علامہ خواجہ امام عبدالقاہر ضیاء الدین محمد ابو نجیب الصدیقی السہروردی العراقی البغدادی قدس سرہ العزیز

از قلم: مولانا توحید الرحمٰن آزاد کلیمی النعیمی:

اس عالم میں لاکھوں کروڑوں نہیں بلکہ لاتعداد ایسے برگزیدہ بندگانِ خدا وجود میں آئے ہیں جنہوں نے اپنی اپنی علمی روحانی طاقت اور لیاقت و کمالات کے ذریعے اس عالمِ گیتی کے خطے خطے پر بسنے والے بے شمار بنجر دل لوگوں میں, خدائے وحدہ لاشریک لہ کی پرستش کا راستہ ہموار کرایا ہے اور ان کے قلوب و اذہان میں دینِ اسلام کا شمع روشن کیا ہے, ان بے شمار بندگانِ خدا میں کچھ چنندہ بندے بھی ہوتے ہیں جن کو خاص عہدے کے لیے چنا جاتا ہے ان خاص چنندہ بندوں کی فہرست میں ایک نام حضور قطب الاقطاب شیخ الاسلام علامہ خواجہ الامام عبدالقاہر ضیاء الحق والدین محمد ابو نجیب الصدیقی السہروردی العراقی قدس سرہ العزیز کا بھی آتا ہے جن کے تبلیغِ دین اسلام کی نشرواشاعت سے پوری دنیا قائل ہوا ہے انہوں نے خود اپنے اور اپنے خلفا کے ذریعے پورے عالمِ اسلام میں دینِ مبین کی نشرواشاعت کی ہیں اور اس نیک کام میں نہ کسی قسم کی کوئی کمی آنے دی ہیں نہ کوئی کسر باقی چھوڑی ہیں, آپ کا تعرف کچھ اس طرح محبت والفت بھرے انداز میں پیش کیا جاتا ہے

بانیٔ سلسلۂ سہروردیہ, مصنفِ کتبِ کثیرہ, عارف باللہ, امام الاولیا, قطب الاقطاب, فردالافراد, عارفِ حقائق, عالمِ دقائق, غوثِ دہر, نورالعرفاں, حاذقِ زماں, مفتیٔ العراقین, قدوۃ الفریقین, شیخ الاسلام, علامہ خواجہ الامام الشاہ عبدالقاہر ضیاء الحق والدین محمد ابوالنجیب الصدیقی السہروردی العراقی البغدادی قدس سرہ العزیز المتوفی 17, جمادی الثانی 563ھ, بمطابق, مارچ 1163ء, آپ وقت کے بہت بڑے بلند پائے کے بزرگ ہوئے ہیں, شریعت و طریقت اور حقیقت و معرفت کے اعلیٰ و بالا مقام پر فائز تھے آپ کا فیضِ فراواں علما, فضلا, صلحا, حکما اور وقت کے سلطان و شہنشاہ سب میں عام تھا سبھی آپ کی بارگاہِ بے نیاز کے نیاز مند تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کی صحبتِ فیضِ فراواں سے لاتعداد خلقِ خدا فیضیاب ہوئے ہیں آپ آسمانِ معرفت و طریقت کے درخشندہ ستاروں کے مثل تھے آپ کے علم و عمل اور حکمت و دانائی سے سارا جہاں رشک کرتے ہیں بالخصوص آپکے مریدین, معتقدین, محبین اور مخلصین, جن کسی قسم کی شک کی گوئی گنجائش نہیں ہے آپ سے لے کر اب تک اس سلسلے میں داخل ہونے والے ہی نہیں بلکہ قیامِ قیامت تک داخلِ سلسلہ ہونے والے تمام افراد آپ پر رشک کریں گے, آپ صوفیائے محققین کے سربراہ تھے اور علمائے عارفین کے لیے مشعلِ راہِ ہدایات, کشفِ ظاہر و باطن کے نیرِ تاباں بھی تھے اس کے علاوہ خوارق و عادات اور احوال و کوائف میں بلند مقام رکھتے تھے نیز انفاس و معارفِ صادقہ کے حامل بھی تھے احوال وآثار شیخ جلال الدین تبریزی ص39,40, آداب المریدین عربی ص5, کے مطابق آپکی ولادتِ پاک 17, محرم الحرام, 490ھ بمطابق, 5 فروری, 1094ء کو عراق کے شہر "سہرورد" میں ہوئی اسی شہر کی نسبت سے آپ سہروردی کہلائے اور آپ کا سلسلہ بھی سہروردی کے نام سے موسوم ہوا, آپ کا شجرہ نسب یارِ غارِ مصطفٰے علیہ التحیات والثنا, الخلیفۃ الاولی سیدنا و مولانا حضرتِ ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے اس طرح جاملتا ہے,

حضور شیخ الاسلام علامہ الامام ابوالنجیب السہروردی ابنِ عبداللہ ابنِ محمد ابنِ عبداللہ المعروف بعمویہ ابنِ سعد ابنِ الحسین ابنِ القاسم ابنِ النضر ابنِ القاسم ابنِ النضر ابنِ عبدالرحمٰن ابنِ القاسم ابنِ محمد ابنِ خلیفۃ المسلمین سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہم اجمعین

تذکرۂ حضرت ابوالنجیب عبدالقاہر السہروردی رحمہ اللہ ص,4

آپ اپنے چچا بزرگوار علامہ الشیخ وجیہ الحق والدین محمد ابو حفص الصدیقی قدس سرہ العزیز کے مرید و خلیفہ ہوئے, سلسلہ بھی انہیں سے جاری ہوا

اور علامہ امام احمد الغزالی البغدادی قدس سرہ العزیز برادرِ خرد علامہ امام محمد الغزالی قدس سرہ العزیز کے صحبت یافتہ, فیض یافتہ اور شاگرد بھی رہے ہیں نیز حضور غوثِ اعظم دستگیر سیدنا السید محی الدین ابو محمد عبدالقادر الجیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز کی بھی صحبت یافتہ تھے آپ کو حضورِ والا کی شاگردی بھی حاصل ہیں آپ غوث اعظم کے بعد بغدادِ معلیٰ ہی میں جامعہ نظامیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے اور معلمِ دینِ اسلام بن کر طلبۂ ملتِ اسلامیہ کی طرف راغب ہوئے اور انہیں نعمتِ علم و عمل سے آراستہ و پیراستہ کرنے لگے اور ساتھ میں اپنی ایک خانقاہ بھی قائم کیے جہاں سے خلقِ خدا کے دل و دماغ میں ہدایت و تلقین کے ذریعے انکی ظاہر و باطن کو سنوارتے ہوئے ان کے دل و دماغ میں انوار و تجلیات کی نوری کرنیں انڈیلنے لگے بات یہی پر ختم نہیں ہوتی ہے بلکہ آگے چل کر 558ھ میں آپ نے تبلیغِ دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کی خاطر ممالکِ اسلامیہ کی سیر و سیاحت بھی کیے

آپ کے اساتذہ میں مرشدِ گرامی وقار حضور علامہ الشیخ وجیہ الحق والدین محمد الصدیقی قدس سرہ العزیز و حضور علامہ الشیخ امام احمد الغزالی البغدادی قدس سرہ العزیز و حضور غوثِ اعظم دستگیر قدس سرہ العزیز کے علاوہ امام حماد بن مسلم الدباس حضور امامِ بیہقی, حضور امام ابوالقاسم القشیری, حضور قطبِ بغدادی, حضور اسعد مہینی قدس سرہم العالیہ والقدسیہ جیسے بزرگانِ دینِ اسلام شامل ہیں

اور ہاں آپ بانیٔ سلسلۂ سہروردیہ ہیں اور اس سلسلے کا آغاز چھٹی صدی ہجری میں بزمانہ بانیٔ سلسلۂ قادریہ حضور غوثِ اعظم دستگیر سیدنا السید محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی بغدادی قدس سرہ العزیز ہوا ہے, ویسے تو سلسلۂ چشتیہ بہشتیہ, سلسلۂ قادریہ غوثیہ, سلسلۂ سہروردیہ نجیبیہ اور سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ یہ چاروں سلاسل, سلاسلِ حقہ ہیں جو کہ بحرِ رسالت کی نہریں ہیں اور عالمِ انسانیت کے سارے مریدین و معتقدین ان سے انسلاک کر کے اپنے اپنے پہنچ و رسوخ کے اعتبار سے موتیاں نکالتے ہیں اور اپنی دنیا و آخرت کو سنوارتے ہیں, خوش نصیب ہیں وہ سبھی سنی صحیح العقیدہ مسلمانانِ عالمِ اسلام جو اپنی غواصی و شناوری کے ذریعے ان سے اپنی دنیاوی و اخروی زندگیوں میں چار چاند لگاتے ہیں

اور کیا ہی خوش نصیبی ہیں انکے لیے جو ان چاروں سلاسلِ حقہ میں سے کسی ایک سلسلۂ حقہ سے جڑنے کے لیے کسی باشرع مرشدِ طریقت سے منسلک ہو کر منزلِ مقصود تک پہنچنے کا راستہ تلاش کرتے ہیں اور درگاہِ رسالت مآب صل اللہ علیہ وسلم میں اپنا نیک نامی کا پہچان بناتے ہوئے اپنے دامنِ عفت میں جنتی بہشتی ہونے کا اعلان نامہ ثبت کرواتے ہیں

اور یہ بھی ذہن نشیں کرادوں کہ اس سلسلے کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس سلسلے کے بزرگانِ دینِ اسلام کا رشتۂ محبت سلسلۂ چشتیہ بہشتیہ کے بزرگانِ دین شرح متین کے ساتھ شروع سے ہی بہتر سے بہتر رہا ہے جو ایک اٹوٹ اور مضبوط رشتۂ محبت بن کر رہا ہے اور وہ رشتۂ محبت آج بھی برقرار ہے جو عالمِ اسلام میں روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں

آپ کی تربتِ پاک بغدادِ معلّٰی میں انوار و تجلیات کا چمکتا دمکتا ایک گہوارہ بنا ہوا ہے جس میں دن رات خلقِ خدا کا تانتا بندھا رہتا ہے اور ہر ایک سہروردی فیضان سے مالامال ہوتا رہتا ہے

عوارف المعارف ص,103

احوال وآثار شیخ جلال الدین تبریزی ص,40

بانی: کلیمی دراالتحقیق والتصنیف آرگنائزر" راج محل"

تکمیل حفظِ قرآن: ایک روحانی سفر، ایک عظیم کامیابی

پریس ریلیز
نیپال اردو ٹائمز

دارالعلوم تنویرالاسلام امرڈوبھا سنت کبیر نگر یوپی میں آج محمد دلشاد ابن شاکر علی ساکن پرسابینی نے۔ بروز جمعرات ۱۱ دسمبر کو احسن القرا فخرالقرا حضرت حافظ و قاری عبدالمصطفی کے درسگاہ میں ایک طالب علم کم عمر میں مکمل قرآن پاک سنا کر اپنے مادر علمی کا نام روشن کیا۔

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اور اسے حفظ (یاد) کرنا ہر مسلمان کے لیے ایک انتہائی بابرکت، عظیم اور قابل فخر سعادت ہے۔ یہ محض الفاظ کو یاد کر لینا نہیں، بلکہ ایک روحانی سفر ہے جو دل کو نورِ الٰہی سے منور کرتا ہے اور انسان کو اللہ کے قریب تر لے جاتا ہے۔

حفظِ قرآن کا سفر صبر، محنت اور مستقل مزاجی کا متقاضی ہے۔ یہ ایک طویل المدتی عمل ہے جس کے دوران بے شمار چیلنجز اور آزمائشیں پیش آتی ہیں۔ ہر آیت کا حفظ، ہر پارے کی تکمیل، اور بالآخر پورے قرآنِ مجید کے سینے میں محفوظ ہو جانے کا لمحہ ایک ایسی روحانی خوشی اور اطمینان فراہم کرتا ہے جس کا کوئی متبادل نہیں۔ حفاظتِ قرآنِ کریم کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے [1]۔ جو خوش نصیب اس مشن کا حصہ بنتے ہیں، وہ دراصل اس وعدے کی تکمیل کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں۔

حفظ مکمل کرنے کے بعد ایک حافظ کے کندھوں پر ایک بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے: نہ صرف اسے یاد رکھنا، بلکہ اس کے معانی و مطالب کو سمجھنا اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنا۔ یہ کامیابی دنیاوی ڈگریوں یا عہدوں سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔ قیامت کے دن حافظِ قرآن کو ایک خاص مقام ملے گا۔ احادیث میں اس بات کی بشارت دی گئی ہے کہ حافظ اپنے والدین کے لیے شفاعت کرے گا اور انہیں نور کے تاج پہنائے جائیں گے

من جانب عبیدالرضا قادری
بھوانی پور اسکا بازار سدھارتھ نگر یوپی
9794508770

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

سیرتِ نبوی ﷺ اور نوجوان نسل

از مفتی محمد انیس الرحمن حنفی رضوی
استاذ و ناظم تعلیمات جامعہ خوشتر رضائے فاطمہ گرلس اسکول سوار ضلع رامپور یوپی

انسانی تہذیب کا مطالعہ اس حقیقت کی گواہی دیتا ہے کہ ہر قوم کی ترقی، بقا اور تمدنی استحکام کا اصل سرمایہ اُس کے نوجوان ہوتے ہیں۔ یہی عمر انسانی قوتوں کا نقطۂ عروج ہے، جہاں ذہن تازہ، حوصلے بلند، جذبات توانا اور عزائم روشن ہوا کرتے ہیں۔ اسی مرحلے میں سوچ کی سمت متعین ہوتی ہے، شخصیت کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے اور عملی زندگی کا دھارا آگے بڑھتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ نوجوانوں کا صحیح استعمال قوم کو بلندی عطا کرتا ہے اور غلط رخ اسے تاریکی میں ڈھکیل دیتا ہے۔

اسلام نے نوجوانی کو محض ایک جذباتی یا حیاتیاتی مرحلہ نہیں سمجھا، بلکہ اسے ایک امانت، ذمے داری اور قیادت کی تیاری کا دور قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے اپنے آخری محبوب رسول، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو وہ کامل اور جامع نمونہ بنا کر بھیجا جو عقل کو روشنی، دل کو طہارت اور کردار کو استقامت عطا کرتا ہے۔ سیرتِ نبویؐ دراصل انسان کی انفرادی، اجتماعی، اخلاقی اور روحانی ساخت کی ایسی درسگاہ ہے جس سے نوجوان نسل اپنی زندگی کی سمت متعین کر سکتی ہے۔

یہ مضمون اسی فکری حقیقت کا تجزیہ کرتا ہے کہ نوجوان نسل کے سامنے سیرتِ محمدی ﷺ کن اصولوں کی صورت میں رہنمائی پیش کرتی ہے، اور کیوں آج کے دور میں اس رہنمائی کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ چکی ہے

نوجوانی: انسانی زندگی کا فیصلہ کن موڑ

نوجوانی جذبات و ارادے کے تیز بہاؤ کا نام ہے۔ اس عمر میں انسان کو اپنی صلاحیتوں پر فخر، قوت پر اعتماد اور عمل پر غرور ہوتا ہے اور یہی وہ مقام ہے جہاں انسان خطرات کا بھی شکار ہو سکتا ہے۔ اگر اس قوت کو صحیح سمت ملے تو نوجوان علم کا بھی پہاڑ بنتا ہے، اخلاق کا بھی چراغ اور خدمتِ خلق کا بھی مینار۔ لیکن اگر یہ سمت بگڑ جائے تو یہی توانائی غرور، بغاوت اور بربادی میں بدل جاتی ہے۔

اسی لیے اسلامی تاریخ میں ہمیشہ نوجوانوں کو وہی مرکزیت حاصل رہی ہے جو ایک عمارت کے ستون کو ہوتی ہے۔ صحابۂ کرام کی بڑی تعداد نوجوان تھی، بدر و احد کے مجاہدین نوجوان تھے، صفہ کے طلبہ نوجوان تھے، اولین مبلغ نوجوان تھے۔ قرآن نے بھی اسی وجہ سے نوجوان قلوب کو قابلِ قبول ترین دل قرار دیا۔ سیرتِ رسولِ اکرم ﷺ نوجوانوں کے لیے رہنمائی کا سرچشمہ

سچائی اور امانت اخلاقی تعمیر کی اساس

رسول اکرم ﷺ کی شخصیت کی پہچان آپ کی صداقت و امانت تھی۔ نبوت سے پہلے بھی اہلِ مکہ آپ کو "صادق" اور "امین" کہہ کر پکارتے تھے۔ حیرت انگیز حقیقت یہ ہے کہ دشمنوں نے آپ ﷺ پر ہر طرح کی تہمتیں لگائیں، مگر جھوٹ کا الزام کبھی نہ لگا سکے۔

آج کا نوجوان بھی اگر سچائی کو اپنی عملی زندگی میں محور بنا لے تو اس کے چند ہی دن کی سچائی اس کے کردار کو وہ وزن دے گی جو بڑے بڑے منصب اور تعلیمی سندیں نہیں دے سکتیں۔ جھوٹ وہ دروازہ ہے جس سے بے شمار گناہ داخل ہوتے ہیں، اور سچ وہ قفل ہے جس سے تمام برائیاں بند ہو جاتی ہیں۔

تجارت میں دیانت —— معاشی دنیا کا سنہرا اصول

نبی کریم ﷺ کا تجارتی اسلوب شفافیت، نرمی، دیانت اور امانت کا حسین امتزاج تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اپنا مال اس علم کے ساتھ دیا تھا کہ محمد ﷺ کے ہاتھ میں امانت ضائع نہیں ہوتی۔ نتیجتاً انہیں منافع بھی ملا اور اعتماد بھی۔

اس کے برعکس آج معاشرے میں تجارت دھوکے، فریب، جھوٹ، غلط بیانی اور مکاری سے آلودہ ہے۔ ایک نوجوان اگر کاروبار یا نوکری میں نبوی اصول اپنائے تو اس کی شناخت صرف ایک تاجر یا ملازم کی نہیں رہتی، بلکہ وہ امانت دار مسلمان کے نمائندہ کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ نبی پاک ﷺ نے نقص کو چھپانے کو سخت منع فرمایا اور معاملے میں شفافیت کو اخلاقی فریضہ قرار دیا۔

محنت، جدوجہد اور مستقل مزاجی کامیابی کا حقیقی راستہ سیرت نبویؐ میں دعوت کے ابتدائی سال پوری انسانیت کے لیے درس ہیں۔ سنگ ریزے، مذاق، گالیاں، بائیکاٹ، جلاوطنی —— ایسی کوئی اذیت نہ تھی جو آپ ﷺ پر نہ آئی ہو، مگر آپ کی استقامت میں لرزش نہ آئی۔

نوجوان کے لیے اس سے بڑی مثال کیا ہو سکتی ہے؟ آج اکثر نوجوان ایک دو بار ناکام ہوتے ہیں تو مایوس ہو جاتے ہیں۔ جبکہ سیرت ہمیں سکھاتی ہے کہ کامیابی کبھی بغیر جدوجہد کے نہیں ملتی۔ نہ علم بغیر محنت کے ملتا ہے نہ میدانِ عمل میں عزت بغیر قربانی کے۔

سادگی اور اعتدال —— نفس کی تربیت کا بنیادی اصول

نبی کریم ﷺ کی پوری زندگی میں سادگی کی روشنی نمایاں ہے۔ رہائش میں سادگی، لباس میں سادگی، غذا میں سادگی، معمولات میں سادگی —— یہی وہ اصول ہے جو انسان کے دل کو خواہشات کے قبضے سے آزاد کرتا ہے۔

آج نوجوان طبقہ نمود و نمائش، مہنگے لباس، شہرت پسندی، اور سوشل میڈیا کی مصنوعی چمک میں گم ہو چکا ہے۔ نبوی سادگی یہ سکھاتی ہے کہ اصل وقار اس بات میں نہیں کہ انسان کیا پہن رہا ہے بلکہ اس بات میں ہے کہ انسان کیا بن رہا ہے۔

بزرگوں کا احترام —— اجتماعی اخلاق کی بنیاد

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو نوجوان کسی بزرگ کی اس کے بڑھاپے کی وجہ سے تعظیم کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے میں اس کے لیے ایسے لوگوں کو مقرر فرما دیتا ہے جو اس کی عزت کریں۔

یہ تعلیم بتاتی ہے کہ احترامِ بزرگ دراصل احترامِ انسانیت ہے اور یہی ایک صالح معاشرے کی بنیاد ہے۔ جہاں نوجوان بڑوں کی قدر کریں، وہاں نسلوں کے درمیان محبت باقی رہتی ہے۔

جوانی میں پرہیزگاری

پیغمبرانہ شان

شیخ سعدیؒ کا قول ہے:

"در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری است"

یعنی جوانی میں پاکیزہ زندگی گزارنا انبیاء کا طریقہ ہے۔

نوجوانی میں جذبات کا طوفان شدید ہوتا ہے۔ اسی وقت نفس کی تربیت سب سے مشکل لیکن سب سے ضروری مرحلہ ہے۔ جو نوجوان اس عمر میں خود کو سنبھال لے، اللہ اسے عزت، وقار اور کامیابی کے دروازے خود بخود کھول دیتا ہے

معاشرتی زوال اور سیرتِ نبویؐ سے دوری

اگر ہم تاریخ کا مطالعہ کریں تو جب تک امتِ مسلمہ نے سیرتِ محمدی ﷺ کو اپنا طریقِ زندگی بنایا، وہ علم میں بھی آگے تھی، اخلاق میں بھی، تجارت میں بھی، سیاست میں بھی، تہذیب میں بھی۔ اور جب سیرت سے دوری پیدا ہوئی تو زوال کا طوفان ہمارے دروازوں پر آ کھڑا ہوا۔

آج بھی ربیع الاول کی خوشیاں منانا کوئی برائی نہیں، مگر دکھ اس بات کا ہے کہ ہم صرف چراغاں کرتے ہیں، جبکہ چراغِ محمدی ﷺ کی روشنی اپنی زندگی میں نہیں لاتے۔

اس پوری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ:

نوجوانی قوت و توانائی کا سب سے قیمتی اثاثہ ہے۔

اس قوت کو صحیح رخ دینے کے لیے سیرتِ محمدی ﷺ کامل رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

سچائی، امانت، دیانت دار تجارت، محنت، استقامت، سادگی، احترامِ بزرگ اور جوانی میں پرہیزگاری —— یہ وہ اصول ہیں جو سیرت سے نکل کر نوجوان نسل کے لیے مشعلِ راہ بنتے ہیں۔

امت کا مستقبل اسی وقت روشن ہو سکتا ہے جب نوجوان سیرت کو محض تقریروں یا تقریبات تک محدود نہ رکھیں بلکہ اسے اپنی زندگیاں بنانے کا عملی دستور بنا لیں

آخر کار یہ حقیقت اٹل ہے کہ:

سیرتِ نبوی ﷺ فرد کی بھی اصلاح کرتی ہے، معاشرے کی بھی اور امت کی بھی۔

اگر نوجوان نسل سیرت کے ان اصولوں کو سمجھ کر اپنائے تو ان کی زندگی، معاشرہ اور مستقبل، سب کچھ سنور سکتا ہے۔

خانقاہیں، مدارس و مساجد رشد و ہدایت کے مراکز ہیں

از: قاری رئیس احمد خان
دارالعلوم نورالحق، چرہ محمدپور، فیض آباد، ضلع ایودھیا، یوپی، انڈیا

اولیاء کرام کی خانقاہیں، جماعتِ اہلِ سنت کے مدارس اور مسلمانوں کی اجتماعی عبادت گاہیں و مساجد۔۔۔ یہی وہ رشد و ہدایت کے مراکز ہیں جہاں سے بندگانِ خدا کو تعلیم و تربیت سے آراستہ کیا جاتا ہے، اور انہیں مراکز سے لوگوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی تلقین و تبلیغ بھی کی جاتی ہے۔

خوشا مسجد و مدرسہ خانقاہے
کہ دروے بود قیل و قالِ محمد ﷺ

اولیاء کرام کی انہی خانقاہوں میں سلسلۂ چشتیہ صابریہ کی ایک عظیم اور قدیم خانقاہ قطبِ عالم دستگیرِ بیکساں، سرکار شیخ العالم حضرت مخدوم احمد عبدالحق توشہ ردولوی رحمۃ اللہ علیہ کی بے مثال خانقاہ قصبہ ردولی شریف، ضلع فیض آباد (ایودھیا)، یوپی، انڈیا میں واقع ہے۔ جو آج بھی قبلۂ حاجات بنی ہوئی ہے اور مرجعِ خلائق بھی ہے۔ جہاں سے بندگانِ خدا ہر لمحہ فیض پاتے ہیں۔

داغِ گنہ کو دھولے جی چاہے جس کسی کا
بحرِ کرم ہے جاری شیخِ ردولوی کا

سرزمینِ ہند میں ایمان و اسلام کی یہ ساری بہاریں انہی اولیاء کرام کی رہینِ منت ہیں۔ ان بزرگوں نے اپنے کردار و عمل سے ایسے روشن و گہرے نقوش چھوڑے ہیں کہ جن پر اہلِ ہند کو آج بھی ناز ہے۔

یہ پاکباز نفوسِ قدسیہ ہندوستان کے جس خطے اور علاقے میں گئے، وہاں کے لوگ دیوانہ وار ان کے حلقے میں داخل ہوتے چلے گئے۔ ان کی نگاہِ فیض کا یہ اثر تھا کہ کفر و شرک کے متوالے اور بتوں کے پجاری تائب ہو کر جوق در جوق دامنِ اسلام سے وابستہ ہوتے گئے۔ بیشمار سنگ دل کفار و مشرکین کو اپنی نگاہِ کیمیا اثر سے اسلام کا ایسا شیدائی بنا دیا کہ ان کی ذات سے اسلام و سنیت کی بے شمار انجمنیں آباد ہو گئیں۔ جہاں سے قالَ اللہ اور قالَ الرسول ﷺ کی بلند بانگ صدائیں آج بھی گوشِ سماعت کو مسرور و محظوظ کر رہی ہیں۔

انہی آفتابِ عالم تاب ہستیوں میں سرکار شیخ العالم حضرت مخدوم احمد عبدالحق توشہ ردولوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ ستودہ صفات ہے۔

آپ کی پاکیزہ سیرت کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکار شیخ العالم کی ذاتِ اقدس مہدِ مادر سے دمِ واپسی تک ہر زاویہ سے یگانۂ روزگار اور یکتائے زمانہ رہی۔

نام و نسب:

آپ کا اسمِ شریف احمد، لقب عبدالحق اور والدِ محترم کا نام نامی اسم گرامی شیخ عمر تھا۔

آپ کا سلسلۂ نسب چند واسطوں سے امیر المؤمنین خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔

تعلیم و تربیت:

حضرت شیخ العالم علیہ الرحمہ کے بھائی حضرت شیخ تقی الدین علیہ الرحمہ... جو جید عالم و فاضل اور بڑے عابد و زاہد تھے... وہ ردولی شریف سے ترکِ سکونت کر کے دہلی میں مقیم ہو گئے تھے۔ انہوں نے آپ

کی تعلیم و تربیت کی کوشش کی اور ایک معلم کے پاس لے گئے۔

جب معلم نے میزان الصرف پڑھانی شروع کی اور "ضَرَبَ یَضرِبُ ضَربًا" پر پہنچے تو آپ نے فرمایا:

"راہِ حق میں مارنے اور مارے جانے کے کیا معنی ہیں؟ مجھے تو وہ علم پڑھائیے جس سے ذاتِ حق کی معرفت حاصل ہو!"

بیعت و خلافت:

حضرت شیخ العالم پر محبتِ الٰہی، سوزِ باطن اور معرفتِ حق کا غلبہ بچپن ہی سے تھا۔ اسی کے حصول کے لیے آپ نے مختلف مقامات کے اسفار کیے۔ اسی جستجو میں آپ پانی پت پہنچ گئے۔

وہاں صاحب حال، قطبِ وقت، بزرگ حضرت شیخ المشائخ جلال الدین کبیر الاولیا قدس سرہ منارۂ رشد و ہدایت بنے ہوئے تھے۔

آپ کے پہنچنے پر حضور کبیر الاولیا نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی کلاہِ مبارک آپ کے سر پر رکھ دی اور فرمایا:

"یہ سب خداوندِ قدوس کے حکم سے ہوا ہے!"

اور آپ کو عبدالحق کے لقب سے نوازا، پھر فرمایا:

"عبدالحق! تمہاری ولایت کی مجھے کوئی حد نظر نہیں آتی، نہ حیات میں اور نہ بعدِ ممات!" (مرآۃ الاسرار)

کیفیتِ استغراق اور نماز کی پابندی:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاخیار میں تحریر فرماتے ہیں:

• حضرت شیخ العالم مسجد میں اول وقت تشریف لے جاتے اور اپنے ہاتھ سے مسجد میں جھاڑو دیتے۔

• چالیس برس تک آپ نے ردولی کی جامع مسجد میں جاروب کشی فرمائی اور نمازِ پنجگانہ ادا کی۔ • بعد ازاں استغراق کی کیفیت دن بدن بڑھتی گئی۔ • گھر سے مسجد جاتے وقت راستہ تک نہ پہچان پاتے۔

• مریدین حق! حق! کی صدائیں لگاتے ساتھ چلتے اور آپ بھی اسی سمت چل پڑتے، کیونکہ عشقِ خدا کی مستی میں بظاہر آپ کی آنکھیں بند رہتیں اور دل ذکرِ الٰہی میں محو رہتا۔

شیخ العالم کی قبر میں چلہ کشی:

آپ کے دل میں معرفتِ حق کا ایسا غلبہ تھا کہ آپ نے اپنے ہاتھوں سے ایک قبر کھودی اور خادموں کو حکم دیا کہ آپ کو اس میں دفن کر دیں۔ آپ دنیاوی تعلقات سے یکسر منقطع ہو کر حق کے ساتھ مشغول ہو گئے اور چھ ماہ تک قبر میں چلہ کشی فرماتے رہے۔ چھ ماہ بعد قبر خود بخود کھل گئی۔ خادموں نے آپ کو لحاف میں لپیٹ کر باہر نکالا۔ اس واقعہ کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ لوگ جوق در جوق حاضر ہونے لگے۔ اس کے بعد سرکار شیخ العالم مسندِ ارشاد پر متمکن ہو گئے اور اپنی باقی زندگی مریدین و خلقِ خدا کی تربیت میں بسر فرمائی۔ (مرآۃ الاسرار)

المختصر:

سرکار شیخ العالم لوگوں کے نفسِ بد کی اصلاح پر کامل توجہ دیتے تھے۔

اپنے مریدین، معتقدین، متوسلین اور خلفاء کو ہمیشہ شریعتِ مطہرہ کی پیروی اور سنتِ نبویہ ﷺ کی اتباع ضروری قرار دیتے اور فرماتے: "اسی عمل سے اعلیٰ درجہ تک پہنچا جا سکتا ہے۔ اسی سے بارگاہِ خدا اور بارگاہِ محبوبِ خدا میں سرخروئی حاصل ہوتی ہے۔" احبابِ گرامی! سرکار شیخ العالم کے عرسِ مبارک کے بافیض موقع پر آیئے!

ہم سب عہد کریں کہ اولیاء کرام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں، دونوں جہان میں کامیابی حاصل کرنے کی سعی کریں، اور دعا کریں کہ: سرکار شیخ العالم کے فیض سے ہم سب ہمیشہ فیض یاب ہوتے رہیں۔

احمد والی مددگارِ جہاں
قطبِ عالم دستگیرِ بیکساں

پردہ اور نیا فیشن

از۔ محمّد گلفام فیروز

ہم ایسے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں جو اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ ہے، جو برائی سے روکتا ہے اور بھلائی کا حکم دیتا ہے، ہر موڑ پر مسلمانوں کو اچھّے کام کی ترغیب دلاتا ہے، جو پاک دامنی اور شرم و حیا کو پسند کرتا ہے اور ہر وہ کام جس میں مسلمانوں کی عزت و آبرو پر حملہ ہو اُس سے بچنے کا حکم دیتا ہے اور ہمارا دین محرمات کے سِوا غیر محرم سے عدم تعلق اور پردہ کا حکم دیتا ہے جس پر عمل کرنا لازم ہے تاکہ ہماری عزت و آبرو کی حفاظت ہو، کیوں کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو امن و سلامتی، تہذیب و تمدّن، اور شرم و حیا کا درس دیتا ہے

اور ہر ایک کے حقوق کی مکمل پاسداری کرتا ہے۔ اس بات میں کوئی دورائے نہیں کہ باپردہ عورتیں نہ صرف صالح اور پاکیزہ معاشرہ تشکیل دینے میں انتہائی اہم کردار نبھاتی ہیں بلکہ آنے والی نسلوں کی پرورش کرتی ہیں اور با پردہ عورتیں نہ صِرف مسلم بلکہ پوری انسانیت کے لیے ایک بہترین سرمایہ ہے لیکن آج کے دورِ فتنہ میں پردہ ایک فیشن کی شکل اختیار کر رہا ہے، آج کے اس دور پر خطر میں فاشی و بے حیائی اور جنسی انارکی عروج پر ہے ظاہری طور پر پردہ کا ماحول تو ہے لیکن روحانی طور پر بالکلیہ ختم ہوتا جا رہا ہے جس لحاظ سے پردہ کا اہتمام ہونا چاہیے اس کے بالکل خلاف ہوتا جا رہا ہے عورتیں شعائر اسلام کو ترک کر کے مغربی تہذیب کی طرف کثرت سے پیش قدمی کر رہی ہیں خواتین کے جس لباس اور پردہ کو دیکھ کر اغیار متاثر ہوتے تھے آج انہیں عورتوں کو دیکھ کر سوائے ملامت اور بد گوئی کے کچھ نہیں کرتے۔ اس دورِ فتنہ میں پردہ صرف فیشن بن کے رہ گیا ہے اور اس کو فروغ دینے والی بھی ہماری اسلامی خواتین ہی ہیں اگر دل میں غیرتِ ایمانی اور فکرِ شرم و حیا ہوتی تو ایسے لباس کی ضرور تردید کرتیں لیکن معاملہ اس کے بر عکس ہوا صرف ظاہری زیب و زینت کو دیکھ کر فریفتہ ہو گئیں اور پھر بعد میں عام ہو گیا، آج ظاہری طور پر پردہ تو

ہو رہا ہے لیکن جو روحانیت اور اصل پردہ ہے وہ پس پشت ہے کیوں کہ برائے پردہ جو لباس استعمال کی جاتی ہے اسکا صحیح مطلب یہ ہے کہ سوائے ان اعضاء کے جن کو چھپانا فرض نہیں ان تمام اعضاء کو اس طرح چھپانا کی کچھ عیاں نہ ہو لیکن معاملہ اُس کے خلاف ہے عورتیں جو لباس برائے پردہ استعمال کرتی ہیں اُس سے جسم کی ساخت ظاہر ہوتی ہے، صاف طور پر پتہ چلتا ہے اور لباس بھی اتنا باریک ہوتا ہے کہ جسم کا اندرونی حصہ نظر آنے لگتا ہے جسے دیکھ کر مردوں کے اندر شہوت کا عنصر پیدا ہوتا ہے اور پھر مردوں کی ذہنیت پر آواز اُٹھنے لگتے ہیں لیکن حقیقت تو یہی ہے کہ اگر صحیح معنوں میں پردہ کیا جائے تو پھر ایسی نوبت کبھی نہیں آئے گی کیوں کہ یہ بظاہر پردہ تو ہے لیکن یہ ایک فیشن کی شکل لیے رہا ہے اگر اس پر توجہ نہ دی گئی تو وہ دن دور نہیں جب پردہ عریانیت میں تبدیل ہو جائے گا اور پھر محرم و غیر محرم میں کو تمیز نہیں رہ جائے گی اور باہمی اختلاط اور فتنہ پیدا ہو گا اسی لئے پردہ ضروری ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت دونوں کو پردہ کا حکم دیا ہے مردوں کے تعلق سے ارشاد فرمایا (قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْؕ-ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْؕ-اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ(۳۰)

ترجمہ: کنزالعرفان (مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے، بیشک اللہ ان کے کاموں سے خبردار ہے۔ عورتوں کے تعلق سے ارشاد فرمایا (وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ۪-وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ)

ترجمہ: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر جتنا (بدن کا حصہ) خود ہی ظاہر ہے اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔

اور اب تو معاملہ اس حد تک آ چکا ہے کہ جن لڑکیوں کو برائے تعلیم موبائل فون دیا جاتا ہے وہ تعلیم کی آڑ میں اس موبائل فون کا غلط استعمال کرتی ہیں وہ پردے کی حالت میں ویڈیو، تماشا، ناچ گانا سب کرتی ہیں اور اگر بطورِ نصیحت اس سے اجتناب کرنے کی تنبیہ کی جائے تو قبول کرنے کی کوشش نہیں کرتیں اور اس گمان میں رہتی ہیں کہ پردہ کی حالت میں ہر چیز کر سکتی ہیں اگر یہی عورتیں پردہ کی حقیقت تو نہیں سمجھیں گی تو کون سمجھے گا؟ وہ نمائش تو کر ہی رہی ہے ساتھ میں پردے کی عزت و وقار کو بھی پامال کر رہی ہے یہ فیشن نہیں تو کیا ہے؟ اور ہماری اسلامی ماں، بہنوں کے ذہنوں پر مغربی تہذیب کا اس طرح اثر ہو رہا ہے کہ انہوں نے اسلامی زیب و زینت اور وضع و قطع کو پسِ پشت ڈال دیا ہے تاہم آج کے معاشرے میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ فاحشہ عورتوں کا سا وضع و قطع اختیار کر رہی ہیں مثلاً بھنوؤں کو تراشتی ہیں، بالوں کو کاٹتی ہیں، ہاتھ اور ساق کے بالوں کو اکھاڑتی ہیں اور جِلد کو چکنا کرنے کے لیے قسم قسم کے لوشن وغیرہ استعمال کرتی ہیں حتی کہ سرجری تک کرا لیتی ہیں الغرض جو حُسن و جمال قُدرت کی طرف سے ملا اُس پر بجائے صبر و شکر کرنے کے دوسری عورتوں کے مقابل مختلف اور خوبصورت دکھنے کے لیے اپنی شکل کو بدلنے کی کوشش کرتی ہیں اور یہ صرف فیشن ہے اُس کے علاوہ کچھ نہیں کیوں کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے (وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى أَجْسَامِكُمْ، وَلَا إِلٰى صُوَرِكُمْ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ) رواہ مسلم۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ عبدالرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تمہاری جسمانی صورتوں اور شکل و صورت کو نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

اگر یہی عورتیں بجائے اپنے ظاہر کو سنوارنے کے اپنے باطن کو سنوارتی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام و اکرام سے نوازی جاتی لیکن افسوس ہماری ماں، بہنیں اس فیشن کے دلدل میں پھنستی جا رہی ہیں کیوں کہ جو عورت بے پردہ ہو کر نیم عریانی کی حالت میں بازار جائے تاکہ جسم نمایاں ہو اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف مرکوز کرنا ہو تو ایسی عورتوں کے بارے میں حدیثِ مبارکہ میں ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"صِنفانِ من أهلِ النارِ لم أرهما بعدُ: رجالٌ معهم سياطٌ كأذنابِ البقرِ يضربون بها الناسَ، ونساءٌ كاسياتٌ عارياتٌ، مميلاتٌ مائلاتٌ، رؤوسهنَّ كأسنمةِ البُختِ المائلةِ، لا يدخلنَ الجنَّةَ، ولا يجدنَ ريحَها، وإنَّ ريحَها ليوجدُ من مسيرةِ كذا وكذا." (صحيح مسلم: ٢١٢٨)

ترجمہ:

"دوزخ والوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے (اپنی زندگی میں) نہیں دیکھا:

ایک وہ مرد جو لوگوں کو بیل کی دم جیسے کوڑوں سے مارتے ہیں،

اور دوسری وہ عورتیں جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں، مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود بھی مائل ہونے والی ہوں۔

ان کے سر اونٹ کی کوہان جیسے ہوں گے۔

وہ نہ جنت میں داخل ہوں گی، نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو بہت دور تک محسوس کی جا سکتی ہے۔

پردے میں بے شمار فوائد اللہ نے رکھا ہے

(۱) پردہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے

(۲) پردہ عورت کو بری نظر اور فتنے سے محفوظ رکھتا اور برائی کے راستے کو روکتا ہے

(۳) پردہ شرم و حیا کی علامت ہے اور حیا اللہ کو بہت پسند ہے

(۴) پردہ عورت کو شیطان کے شر سے محفوظ بنا دیتا ہے۔ (تفسیر صراط الجنان)

عقلی مثال: کہ اگر مٹھائی کو برملا چھوڑ دیں تو مکھیاں اور چیونٹیاں چاروں طرف سے اس پر ٹوٹ پڑتی ہیں اور جب کسی چیز سے ڈھک دیں تو محفوظ رہتی ہے اِسی طرح اگر پردہ کو لازم پکڑ لیں تو عزت و وقار مقدر ہو گا اور اگر ترک کر دیں تو بے عزتی اور ملامت کا توپ گلے میں باندھا جائے گا۔

حاصل کلام یہ کہ خدارا اسلامی نظم و نسق سے پردہ کریں، پردہ کو فیشن نہ بنائیں اور اس دورِ پر فتن میں اپنی عزت اور ایمان کی حفاظت کریں اللہ تعالیٰ ہمیں پردہ کی اہمیت سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین 🤲

از۔ محمّد گلفام فیروز
متعلم الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

جشن سنگِ بنیاد نوری مسجد، پٹنہ اور علماء فاؤنڈیشن اپنے مشن میں کامیابی کی طرف

نوشاد احمد قادری۔۔۔۔۔۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ! گزشتہ روز پٹنہ کی سرزمین پر منعقدہ باوقار محفلِ میلاد مصطفی ﷺ نہ صرف روحانی لحاظ سے کامیاب و کامران رہی، بلکہ اس بابرکت اجتماع کے نتیجے میں کئی اہم دینی و تنظیمی کامیابیاں بھی سامنے آئیں۔ یہ محفل وقتِ مقررہ پر شروع ہوئی اور بحسن و خوبی وقت ہی پر اختتام پذیر ہوئی۔ کم خرچ میں اتنا عظیم الشان دینی و سماجی کام ہونا بذاتِ خود ایک تاریخ ساز باب ہے۔

نوری مسجد پٹنہ کا سنگِ بنیاد

اس مقدس موقع پر نوری مسجد کا سنگِ بنیاد آل نبی اولاد علی حضرت علامہ سید دانش الدین نعیمی صاحب قبلہ کے دست مبارک سے رکھا گیا۔ عوامِ اہلِ سنت نے اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، جبکہ قائدِ اہلِ سنت حضرت علامہ مشتاق احمد قادری برکاتی صاحب قبلہ نے مسجد کی تعمیرات کے فضائل پر نہایت پُراثر اور ایمان افروز گفتگو فرمائی۔

قائدِ اہلِ سنت کا لبِ اوّل

جب نقیبِ اہلِ سنت حضرت مولانا ذیشان خان مصباحی نے دعوت دی تو حضرت قائدِ اہلِ سنت علامہ مشتاق احمد قادری برکاتی صاحب نے نہایت خلوص و جوش کے ساتھ مائیک سنبھالا۔ تعمیرِ مسجد کے شرعی فضائل بیان فرماتے ہوئے ایسے انداز میں ترغیب دلائی کہ دلوں میں محبتِ دین کی شمعیں روشن ہو گئیں۔

عوام کا غیر معمولی جذبۂ تعاون

جب چندے کی طرف توجہ دلائی گئی تو ایک عجیب روحانی منظر دیکھنے میں آیا۔ ماں، بہن، بیٹیاں اپنے زیورات تک پیش کرنے لگیں۔ اہلِ قریہ نے دل کھول کر اللہ کی راہ میں خرچ کیا۔ اس وجہ سے چندہ پانچ لاکھ تک پہنچ گیا۔

۲۱ ہزار اینٹ کا روح پرور منظر

اسی درمیان ناچیز نوشاد قادری نے فہرست دیکھتے ہوئے عرض کیا کی حضور "ہر چیز تو موجود ہے، مگر اینٹ جو کہ اوّل وقت میں ضروری ہے، ابھی تک کسی نے نہیں دی۔"

قائدِ اہلِ سنت نے اسی وقت ۲۱ ہزار اینٹ کا ہدف رکھا اور چند ہی لمحوں میں پورا ہدف حاصل ہوگیا۔ سبحان اللہ! یہ اُن کے اخلاص، مقبولیت اور خطابت کا زندہ ثبوت ہے۔

محفلِ نعت: بعدہ حضرت قاری فیضان شاہی فیضی اور حضرت معین الدین حشمتی صاحب نے نہایت پُرسوز نعتیں پیش کیں جس سے محفل کا روحانی رنگ اور نکھر گیا۔ پھر خطیبِ اہلِ سنت حضرت علامہ احمد رضا امجدی (استاذ جامعہ امداد العلوم مٹھنا) نے نہایت علمی و تحقیقی خطاب فرمایا۔ علمی نکات اور دینی رہنمائی سے حاضرین مستفید ہوئے۔

محفل کے روحِ رواں اس پُرمحل اجتماع کی قیادت و صدارت حافظ و قاری نصر اللہ امجدی صاحب نے فرمائی۔ نظام العمل کی ترتیب، نظم و ضبط، اور مکمل روحانی فضا انہی کی عنایتِ خاص تھی۔ یقیناً ان کی حکمتِ عملی ہی اس عظیم کامیابی کی دلیل بنی۔

پوری محفل میں نقیبِ اہلِ سنت مولانا ذیشان خان مصباحی نے نہایت ذمہ دارانہ انداز سے نظام سنبھالا اور آخر تک اہلِ قریہ کو بیدار، پرجوش اور محفل سے مربوط رکھا۔

اس رپورٹ کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ علماء فاؤنڈیشن نیپال ضلع کپلوستو نے گزشتہ ایام میں جو عظیم مشن شروع کیا ہے جس میں:

✔ جہیز کے خاتمہ ✔ نصاب تعلیم میں یکسانیت ✔ رویتِ ہلال کمیٹی کی تشکیل ✔ علماء کرام کی تنخواہوں میں اضافہ، ان تمام امور پر قائدِ اہلِ سنت حضرت علامہ مشتاق احمد قادری برکاتی صاحب نے نہ صرف تفصیلی روشنی ڈالی بلکہ باضابطہ عملی قدم بھی اٹھایا۔

امام نوری مسجد کی تنخواہ میں اضافہ

حضرت نے وہاں کے امام صاحب کی تنخواہ میں اضافہ کرایا اور علما کی خدمت کی اہمیت لوگوں پر واضح فرمائی۔ یہ علماء فاؤنڈیشن کے مشن کی مکمل تائید ہے۔ رویتِ ہلال کمیٹی حضرت مولانا التجاء حسین اشرفی صاحب قبلہ کو رویتِ ہلال کمیٹی کا صدر نامزد کرنے پر مبارکباد بھی دی گئی۔

صدرِ اعلیٰ علماء فاؤنڈیشن کی حوصلہ افزائی اور خصوصاً صدرِ اعلیٰ علماء فاؤنڈیشن ضلع کپلوستو حضرت مولانا صدام حسین امدادی صاحب قبلہ کی عملی خدمات کی بھرپور تعریف فرمائی اور ان کی کامیابی اور مزید ترقی کی دعا سے محفل کو معطر فرمایا بے شک یہ محفل کئی جہتوں سے کامیاب رہی:

- سنگِ بنیاد
- چندہ
- اینٹ
- تنخواہ میں اضافہ

مختصر یہ کہ "کم خرچ میں بڑا کام" اس محفل کا عملی عنوان ثابت ہوا۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو قبول فرمائے، نوری مسجد کی تعمیر کو باعثِ فوز و فلاح بنائے، اور قائدِ اہلِ سنت کی عمر و صحت میں برکتیں عطا فرمائے۔

نوشاد احمد قادری میڈیا انچارج علماء فاؤنڈیشن ضلع کپلوستو، نیپال

پہلا اصلاحی تربیتی و تبلیغی پروگرام بحسن و خوبی اختتام پذیر

الحمدللہ ثم الحمدللہ! علم، تبلیغ، اصلاح اور تذکیرِ امت کے حسین امتزاج کے ساتھ مسجدِ بشنپور کی پاکیزہ فضا میں وہ روحانی لمحے آسمانِ فضل سے نازل ہوئے جنہیں سنبھال کر رکھنے کی ضرورت بھی تھی اور بیان کرنے کی ضرورت بھی۔

* علماء فاؤنڈیشن ضلع کپلوستو نیپال کے اصلاحی تربیتی تبلیغی پروگرام ایک ایسا علمی و تربیتی اجتماع ثابت ہوا جس نے نہ صرف لوگوں کے ذہن و فکر میں نئی روشنی پیدا کی بلکہ اصلاحِ احوال کے جذبے کو بھی مضبوط کیا۔ یہ پروگرام بلاشبہ تاریخِ کپلوستو کا بہت اہم دینی سنگِ میل ہے

اس عظیم الشان نشست کی صدارت حضرت علامہ مولانا صدام حسین امدادی صاحب قبلہ نے فرمائی جن کے جامع وژن اور تنظیمی حکمت عملی کی بدولت علماء فاؤنڈیشن ایک مضبوط راستے پر گامزن ہے۔ اسی طرح سرپرستی کے فرائض حضرت مولانا صوفی التجاء حسین اشرفی صاحب قبلہ نے انجام دیے جن کی شخصیت علم و روحانیت کا حسین امتزاج ہے۔ اپنی نظامت کے ساتھ حضرت مولانا ذیشان خان مصباحی صاحب نے آغاز فرمایا اور دعوتِ تلاوت کے لئے حضرت حافظ عطا محمد صاحب کو مائک پر بلایا۔ قرآن کریم کی تلاوت نے محفل کے فضاؤں کو معطر کی دلوں میں نور اترا... محبتِ الٰہی کی لذت بیدار ہوئی یہ دراصل پروگرام کے روحانی مندرجات کی پہلی معتبر اینٹ تھی بعدہٗ حمد و نعت کے لئے خاکسار نوشاد احمد قادری کو حکم ہوا کہ کلامِ اعلیٰ حضرت کے چند اشعار پیش کئے جائیں۔ ابتدائی نصیحت کے لئے حضرت مولانا اورنگ زیب برکاتی صاحب تشریف لائے۔

آپ نے نہایت قیمتی علمی نکات پیش کئے۔ فکرِ آخرت کی بیداری، شریعت کی پابندی، اصلاحِ کردار اور علماء کی صحبت پر ایسی گفتگو فرمائی کہ سننے والوں کے ذہن و فکر میں ایک مثبت انقلاب محسوس ہوا۔

یہ نصیحت پروگرام کا فکری مقدمہ ثابت ہوئیاس کے بعد حضرت مولانا عتیق الرحمن صاحب نے نعتیہ کلام جس میں ادب، محبت، جذبہ اور سوز سب کچھ جمع تھا۔ اب وہ مبارک لمحہ آیا جس کے انتظار میں عوام اہلسنت دیر سے بیٹھی تھی۔ حضرت مولانا مبارک حسین حشمتی صاحب قبلہ—جو شیوراج نگر پالیکا کے صدر بھی ہیں— حضرت کو بطورِ معلمِ خاص خطاب کی دعوت دی گئی۔

اور پھر جو گفتگو ہوئی، اُس نے دلوں میں ایک انقلاب برپا کر دیا: غسل فرض کب ہوتا ہے؟ کیسے کیا جاتا ہے؟ کون سی غلطیاں عام ہیں کتنے لوگ زندگی بھر صحیح غسل نہیں کر پاتے؟ نماز، قرآن اور عبادتیں کس طرح متاثر ہوتی ہیں حضرت حشمتی صاحب نے ہر چیز نہایت تفصیل، دلائل، حوالوں اور بہت سادہ زبان میں بیان فرمائی۔ یقیناً ایسا درس صدیوں میں کبھی کبھی نصیب ہوتا ہے حضرت حافظ و قاری نصر اللہ امجدی صاحب مشیرِ اعلیٰ نے نہایت حکمت کے ساتھ سوال وجواب کا سلسلہ شروع کروایا۔ یہ حصہ پروگرام کی جان ثابت ہوا۔ تقریباً دس سوالات حضرت مشیر اعلیٰ صاحب کے زبانِ مبارک سے پیش ہوئے اور حضرت مولانا مبارک حسین حشمتی صاحب نے نہایت مدلل، مفصل اور دلنشین جواب عنایت فرمائے۔ پھر سامعین بھی اپنے سوالات لے کر آگے بڑھے اور یوں محفل حقیقت میں ایک "علمی درسگاہ" بن گئی۔

حضرت مولانا صدام حسین امدادی صاحب قبلہ نے فرمایا اگر آپ علماء فاؤنڈیشن سے اسی محبت اور وفاداری کے ساتھ منسلک رہے تو ان شاء اللہ ہر مشکل گھڑی میں علمائے کرام آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے اور اصلاحِ معاشرہ کے لئے یہ قافلہ دعوت و تبلیغ کے ساتھ آگے بڑھتا رہے گا۔

آپ نے تنظیم کے موجودہ چار اہم مشن سے عوام کو آگاہ کیا اور رویتِ ہلال کمیٹی کے حوالہ سے نہایت اہم اعلان بھی فرمایا آئندہ کپلوستو ضلع میں چاند کا فیصلہ رویتِ ہلال کمیٹی کے اعلان کے مطابق ہوگا۔ یہ اعلان انتظامی استحکام کی بنیاد ہے۔

دو شخصیات کا تذکرہ نہ ہو تو رپورٹ ناقص * حضرت حافظ و قاری نصر اللہ امجدی صاحب اس پورے پروگرام کی کہ ترتیب، نظم، روح، کامیابی—— ہر شعبہ میں آپ کی محنت کا سایہ نمایاں تھا۔ امجدی صاحب کے ذہن و فکر کو سلام کی جب پروگرام کہیں نا کہیں کسی اور شکل اختیار کرنے کو تھا وہیں حضرت امجدی صاحب نے منبر پر بیٹھے بیٹھے ایسا دماغ لگادیا فوراً پروگرام کو کنٹرول کیا اور سوالیہ پروگرام کی شکل میں محفل کی تازگی کا قیام کر دیا اب رونق اور بڑھ گئے

آپ ایسے افراد میں سے ہیں جن کی موجودگی کسی تنظیم میں "کامیابی کی ضمانت" ہوتی ہے۔

✦ ماسٹر صدام حسین صاحب استاذ جامعہ ام حبیبہ گرلس کالج

آپ کی قربانی اور خدمت ایسی ہے کہ اسے جتنا سراہا جائے کم ہے۔

کھانے کا بہترین انتظام

ٹینٹ، مائک، انتظامی اخراجات تقریباً بیس ہزار روپے آپ نے اپنی طرف سے خرچ کئے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

مصباحی صاحب کی نظامت ہمیشہ شعری اور ادبی ہوتی ہے، مگر اس شب آپ نے وقت کی رعایت اور معلمین کو وقت دینے کی خاطر نہایت حکیمانہ سادگی اپنائی۔

یہ حکمت عملی دوگنی کامیابی کی وجہ بنا۔

✦ اختتام اور اجتماعی دعا

آخر میں حضرت حافظ و قاری احمد یار خان نعیمی صاحب ضلعی سکریٹری نے بارگاہِ خداوندی میں نہایت پرتاثیر اور قلب کو موم کر دینے والی دعا فرمائی۔

✦ اس پروگرام میں شریک علمائے کرام

✦ نتیجہ اور تاریخی اثر

یہ پروگرام محض ایک درس نہیں تھا بلکہ ایک بیداری، تربیت، اصلاحِ فکر، اور اسلامی شعور کا عظیم پیغام تھا۔

یہ اجتماع آنے والی نسلوں کے لئے نمونۂ عمل رہے گا۔ علماء فاؤنڈیشن کا ہر ہر رکن امت کی اصلاح کا چراغ بن کر سامنے آیا ہے۔ اور یقیناً یہ وہ عمل ہے جس کے چراغ قیامت تک بجھنے والے نہیں۔

اس اصلاحی تربیتی پروگرام میں شریک ہونے والے علماء کرام کے اسماء درج ذیل ہیں مولانا صدام حسین امدادی صدرِ اعلیٰ

مولانا امیر اللہ پٹھان نائب صدر، حافظ احمد یار خاں نعیمی سکریٹری، مولانا صوفی التجاء حُسین اشرفی صدر رویت ہلال کمیٹی نوشاد احمد قادری میڈیا انچارج، حافظ نصر اللہ امجدی مشیر اعلیٰ مولانا ذیشان خان مصباحی ممبر مولانا اورنگ زیب برکاتی ممبر مولانا، عتیق الرحمن ممبر مولانا مبارک حسین حشمتی صدر شیوراج نگر پالیکا حافظ عطا محمد صاحب

نوشاد احمد قادری میڈیا انچارج علماء فاؤنڈیشن ضلع کپلوستو نیپال

دارالعلوم حضرت خواجہ دانا سورت میں معزز مہمان کی آمد اور علمی خطاب

پریس ریلیز
نیپال اردو ٹائمز
سورت گجرات (بھارت)

بتاریخ 8 دسمبر 2025ء بروز دوشنبہ بوقت ساڑھے تین بجے دن دارالعلوم حضرت خواجہ دانار حمت اللہ علیہ سورت گجرات میں عظیم اسلامی اسکالر، فضیلۃ الشیخ، حضرت مولانا ابوالفاتح محمد توصیف رضا العلیمی حفظہ اللہ کی آمد ہوئی، آپ نے سب سے پہلے شہنشاہ سورت حضرت سید جمال الدین نقشبندی المعروف خواجہ دانا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بافیض آستانے پر حاضری دی، بعدہ دارالعلوم کے ہال میں تشریف لائے، سب سے ادارہ ہذا کے صدر المدرسین حضرت علامہ مفتی محمد طیب علیمی صاحب قبلہ دامت برکاتہم نے باہر سے تشریف لانے والے معزز کا استقبال کیا اور ان کا مختصر مگر جامع تعارف پیش فرمایا، پھر انہیں خطاب کے لیے مدعو کیا، آپ نے طلبہ کے سامنے علم اور تربیت کے موضوع پر ایک شاندار، شگفتہ اور دل و دماغ کو جلا بخشنے والا خطاب فرمایا، آپ کا خطاب علم، تحقیق، شعور، فکر، آگئی، متانت اور سنجیدگی کا نمونہ تھا. اس موقع پر دارالعلوم کے سبھی اساتذہ تشریف فرماتھے، اساتذہ کرام سے

خوشگوار ملاقات ہوئی، خطاب کے بعد طلبہ نے بھی فرداً فرداً حضرت سے مصافحہ کیا اور دعائیں لیں. ادب کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے آپ نے خطاب میں فرمایا:

"آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم مدرسے میں آتے ہیں، داخلہ لیتے ہیں اور پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، لیکن ایک زمانہ تھا کہ لوگ اس زمانے میں حصول دین کے لیے اس طرح نہیں آیا کرتے تھے، حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں: كانوا لا يخرجون ابنهم لطلب العلم حتى يتأدبوا انہوں نے اپنے دور کا جائزہ ہمارے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ اس زمانے میں جو لوگ ہوتے تھے وہ اپنی اولاد کو اس وقت تک حصول علم کے لیے نہیں بھیجتے تھے جب تک کہ انہیں مکمل طور پر باادب نہیں بنا لیتے تھے، تو اس زمانے کے حالات ایسے تھے کہ مدرسے میں داخلے سے پہلے اپنی اولاد کو مکمل طور پر باادب بناتے، کتابوں کے آداب کیا ہیں؟ دین کے آداب کیا ہیں؟ اساتذہ کے آداب کیا ہیں؟ یہ سارے آداب سکھاتے تھے، پھر اس کے بعد حصول علم کے لئے بھیجتے تھے. لیکن آج ہم نے آداب کا پہلو ایک طرف رکھ دیا ہے جس کا نقصان ہمیں بہر حال اٹھانا پڑتا ہے، ہم نے دیکھا ہے، مشاہدہ کیا ہے. حضرت عبداللہ ابن مبارک بڑی مشہور شخصیت ہیں، ناقد حدیث ہیں، آپ فرماتے ہیں: طلبت الأدب 30 سنة وطلبت العلم 20 سنة ہم نے آداب 30 سال سیکھے ہیں اور علم دین 20 سال سیکھے ہیں.

یہ ہمارے اکابرین کا طریقۂ کار تھا کہ حصول علم سے پہلے وہ ادب کو اتنی زیادہ اہمیت دیتے تھے اور اسے سیکھنے میں اپنا کافی زیادہ وقت لگاتے تھے، لیکن آج ہمارا حال کیا ہے؟ ہمیں اس پر غور و فکر کرنا چاہئے. حضرت مالک رضی اللہ تبارک وتعالی عنہ فرماتے ہیں: كانت أمي تعممني وتقول لي: اذهب إلى ربيعة وتعلم منه الأدب قبل علمه. میری امی مجھے نصیحت دیتی تھیں اور کہتی تھیں کہ ربیعہ کے پاس جاؤ اور ان سے ادب سیکھو اس سے پہلے کہ تم ان سے علم سیکھو."

نیز طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"ہمیں اپنے نفس کا محاسبہ کرنا چاہیے، اپنے عمل کا محاسبہ کرنا چاہیے کہ ہم جن چیزوں کو پڑھتے ہیں ان پر عمل کتنا کرتے ہیں؟ احادیث کریمہ یا علومیہ دینیہ ہمارے اخلاق کو سب سے پہلے سنوارنے کا کام کرتے ہیں، اس کے بعد جو دینی مراتب ہیں ان پر ان کے اثرات مرتب ہوتے ہیں، لیکن ہم پڑھتے تو ہیں لیکن اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے."

تحصیل علم کے اصل مقصد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مزید فرمایا:

"کتابیں صرف امتحان میں پاس ہونے کی نیت سے نہ پڑھیں بلکہ انہیں اپنی عملی زندگی میں استعمال کرکے اپنے اندر اسکل پیدا کریں."

دارالعلوم ہذا کے سینیئر اور مؤقر استاذ حضرت علامہ مولانا محمد افلاک اشرفی دامت ظلہ العالی کی دعا محفل کا اختتام ہوا. وقت کی قلت دامن گیر تھی اس لیے ہمارے معزز مہمان نے خطاب مختصر سے مختصر رکھا اور خطاب کے بعد اپنے ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئے، کیونکہ آگے آپ کو احمد آباد کی ٹرین لینی تھی، جس کا وقت قریب تھا. احمد آباد سے آگے وایا دہلی جزیرۂ انڈمان نکوبار کا سفر درپیش ہے.

واضح رہے کہ حضرت کئی سالوں سے عالمی سطح پر علمی اور دعوتی مشن کی طرف تیزگامی کے ساتھ توجہ مرکوز کئے ہوئے ہیں، اس سلسلے میں کئی خلیجی ممالک اور دیگر علاقوں کے دورے کر چکے ہیں، علماء اور مشائخ سے تبادلۂ خیال کے سلسلے جاری رہتے ہیں.

یہاں سورت میں اپنے عقیدت مندوں کی دعوت پر ایک نکاح کی تقریب میں کے تشریف لائے تھے، جس کی برکت سے دارالعلوم ہذا کے طلبہ کو بھی آپ کے علمی اور فکری فیضان سے مستفید ہونے کا موقع میسر آیا، چنانچہ آپ کو دعوت پیش کی گئی، بزی شیڈول کے باوجود آپنے وقت عنایت کیا، جس پر دارالعلوم ہذا کے صدر المدرسین حضرت علامہ مفتی محمد طیب علیمی صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ نے آپ کا شکریہ ادا کیا، دیگر اساتذۂ کرام نے بھی اپنی خوشی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا.

ضیاء الحق انصاری متعلم درجۂ عالمیت دار العلوم حضرت خواجہ دانار حمت اللہ علیہ سورت گجرات 8 دسمبر 2025ء

سخاوت اسلامی زاویۂ نظر اور عربی ورثہ کی روشنی میں

ابو خالد قاسمی

اسلام دینِ اعتدال و توازن ہے۔ اس نے انسانی اوصاف و ملکات کے لیے ایک واضح میزان قائم کیا، جس میں ہر عمل کا مقام بھی متعین ہے اور اس کی حدود بھی۔ اسی لیے اسلام نے ایک طرف اسراف و تبذیر سے روکا، تو دوسری طرف بخل و شح کی سخت مذمت کی، اور ایسی شریعت عطا کی جس میں انسان اپنی جبلّت کے بہترین پہلو سخاوت، ایثار اور جود کی بلندیوں تک پہنچ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن و حدیث میں جود و انفاق کی خصوصی ترغیب وارد ہوئی اور اسے یقین، برکت، تطہیرِ نفس اور سماجی رحمتوں کا ذریعہ قرار دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ یہ آیت سخاوت کے بے پایاں اجر کی ایک بہترین مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ انفاق کے اجر کو انسان کے تصور سے بھی بڑھ کر کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ ایک اور مقام پر فرمایا: إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ۔ نبی کریم ﷺ نے سخاوت کا مقام یوں بیان فرمایا: السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ، قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ۔ اور فرمایا: ما نقص مالٌ من صدقةٍ یعنی صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی۔ مذکورہ نصوص سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جود و سخا بہت بڑے اجر، عظیم برکت اور بلند اخلاق کا ذریعہ ہے۔ اسلام سے پہلے بھی عرب جود و سخا کے حامل تھے، بلکہ وہ اسے عزت و افتخار کا بکر بن النطاح نے جود کی حد بیان کرتے ہوئے کہا: هل تجب الزكاة على جواد؟ (الحماسة المغربية 671/1) گویا وہ اتنا سخی ہے کہ اس پر زکاۃ فرض ہونے کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ ابو کدراء العجلی کہتا ہے: إني كريمٌ وإنّ اللومَ يؤذيني (الفاضل 38/1) یعنی میں سخی ہوں اور ملامت مجھے دکھ دیتی ہے۔ اسحاق الموصلی نے کہا: أرى الناسَ خِلانَ الجواد (المحاسن والأضداد 27/1) کہ لوگ ہمیشہ سخی کے دوست ہوتے ہیں۔ النمر بن تولب نے مال کے فلسفہ پر یوں روشنی ڈالی: ما أبقيتُ لم أكن ربّه (الكامل في الأدب 292/1) یعنی جو میں نے بچا کر رکھا، وہ میرا نہ رہا۔ اور بحتری نے کہا: لكفاهُ عاجلُ وجهِكَ المتهلّلِ (المحاسن والأضداد 87/1) یعنی تیرا مسکراتا ہوا چہرہ ہی دوسروں کے لیے کافی عطیہ ہے۔ بکر بن النطاح نے انتہائی سخاوت کا نقشہ یوں کھینچا: لقاسمَ مَن يرجوه شطرَ حياتِهِ (العقد الفريد 198/1) یعنی اگر مال نہ ہو تو سخی اپنی زندگی بھی بانٹ دے گا۔ عرب اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ سخاوت صرف مال خرچ کرنے کا نام نہیں، بلکہ مروّت، شجاعت، اخلاق اور بلند ہمتی کا مجموعہ ہے۔ اسی لیے کہا گیا: والحرُّ حرٌّ وإن ألمّ به الضرُّ (عيون الأخبار 414/1) یعنی آزاد خوددار شخص مصیبت میں بھی اپنی شرافت نہیں بدلتا۔

سخاوت انسان کے دل کو وسعت دیتی ہے، تعلقات میں محبت بڑھاتی ہے، اور انسان کو سماج میں عزت کا مقام عطا کرتی ہے؛ جبکہ بخل انسان کو تنہا اور دلوں سے دور کر دیتا ہے۔

الغرض جود و سخا اخلاقی خوبی ہونے کے ساتھ ساتھ، اسلامی زندگی کا نہایت اہم حصہ ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی بے شمار فضیلتیں وارد ہیں، اور انسانی معاشروں میں اس کی برکتیں روزِ روشن کی طرح نمایاں ہیں۔ عربی ادب و تاریخ بھی اس خلقِ عظیم کی مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ اس امت کا ہر فرد حاتم کا وارث، ابو تمام کا مضمون اور قرآن کا نور بنے؛ نہ کہ بخل و حرص کے اندھیروں کا اسیر۔ اللہ ہمیں سچی سخاوت، پاکیزہ نیت اور انفاق کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

عمومی درسِ فقہ ایک روحانی، علمی اور تربیتی نشست کی خوبصورت روداد۔

دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی کی فضا علم و فضل کی بارانِ رحمت سے معمور رہی۔

عمومی درسِ فقہ کے عنوان سے منعقد ہونے والی اس عظیم اور بابرکت محفل میں سامعین کی بڑی تعداد شریک ہوئی، اور ہر دل میں علمِ دین سیکھنے اور شرعی رہنمائی حاصل کرنے کا جذبہ موجزن تھا۔اس محفل کی سب سے نمایاں روحانی شان یہ تھی کہ ہماری تربیت صرف علمی نہیں بلکہ باطنی اور عملی بنیادوں پر بھی کی گئی۔ سوال پوچھنے سے لے کر جواب حاصل کرنے تک ہر مرحلہ ایسی حکمت، محبت اور وقار سے بھرپور تھا کہ دل خود بخود علمِ دین کی عظمت کے سامنے جھکنے لگا۔

اس باوقار نشست کی قیادت: م

حافظِ مسلکِ اہلِ سنت، تاج الفقہاء علامہ مفتی محمد اختر حسین قادری علیمی دامت برکاتہم (صدر شعبۂ افتاء: دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی، بستی) نے فرمائی۔ حضرت کا اندازِ بیان، گفت و شنید کا وقار، سوالات سننے کا طریقہ اور مدلّل و حکیمانہ جوابات

——ہر چیز میں علم، تحقیق، اخلاق اور خیر خواہی کی روشنی جھلکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ طلبہ کی طرف سے مختلف موضوعات پر سوالات پیش کیے گئے، اور حضرت نے ہر سوال کا ایسا مضبوط، شرعی، قرآنی و حدیثی دلائل پر مبنی، تسلی بخش جواب عطا فرمایا کہ ذہن روشن اور دل مطمئن ہوتے چلے گئے۔

اور سب سے زیادہ دل کو چھو لینے والی بات یہ تھی کہ حضرت اتنے مصروف ہونے کے باوجود بھی اپنے قیمتی وقت میں سے ہمیں وقت عطا فرمایا، ہماری تربیت فرمائی اور ہمارے سوالات کے جوابات عنایت فرمائے۔ یہ ہم سب کے لیے بڑی سعادت، بڑی نعمت اور بڑی قسمت کی بات ہے۔ اس نشست میں بار بار یہ احساس تازہ ہوا کہ علمِ دین سیکھنے کا اصل مقصد صرف اللہ کی رضا، دین کی خدمت اور نیت کی پاکیزگی ہے۔ مدارس کے اصل فیضان کا یہی چہرہ ہے

علم بھی، عمل بھی؛ تحقیق بھی، کردار کی تعمیر بھی؛ دلوں کی اصلاح بھی اور دین کی صحیح رہنمائی بھی۔ ایسی علمی تربیتی محافل ہر مدرسے، ہر مدرس، اور ہر طالب علم کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ اگر مدارس میں اس طرح جدید فقہی مسائل کے حل، شرعی رہنمائی، اور اصلاحی گفتگو کا سلسلہ مضبوطی سے جاری رہے تو نسلِ نو میں فقہی بصیرت، مسلکی استقامت اور دینی شعور نہایت بہترین صورت میں پروان چڑھ سکتا ہے۔ یہ بات حقیقت ہے کہ علمِ دین صرف کتابوں میں نہیں، بلکہ اہلِ علم کی صحبت میں نمو پاتا ہے، اور آج کی یہ محفل اسی حقیقت کی جیتا جاگتا ثبوت تھی۔

اللہ تعالیٰ اس درسِ فقہ کے سلسلے کو مزید قبولیت، برکت، استقامت اور دوام عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ حضور تاج الفقہاء مفتی محمد اختر حسین قادری علیمی دامت برکاتہم کو عمرِ خضر، صحتِ کاملہ، قوتِ گفتار و قلم، اور علم و تحقیق کے مزید فتوحات عطا فرمائے۔ اللہ ربّ العزت ان سے دینِ متین کی خدمت ہمیشہ اسی طرح لیتا رہے، ان کی برکتیں ہم سب کے نصیب میں جاری و ساری رہیں، اور ان کی علمی و روحانی روشنی سے پورا عالمِ سنیت ہمیشہ فیض پاتا رہے

——آمین ثم آمین۔

تحریر: محمد مصیب الرحمن قادری
متعلم:
دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی

بزم حمد و ثنا انڈیا کے زیر اہتمام سلامیہ مشاعرہ کا انعقاد

محترم قارئین۔ واٹس ایپ گروپ "بزم حمد و ثنا انڈیا کو فروغ حمد و ثنا کے مقصد سے قائم کیا گیا ہے۔

الحمدللہ جون 2020 سے برقی ہفت روزہ حمدیہ و سلامیہ طرحی مشاعرہ شان و شوکت کے ساتھ مسلسل جاری و ساری ہے۔ بزم ھذا میں حمد و مناجات کے ہر چار مشاعرے کے بعد ایک مشاعرہ سلام بارگاہ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرنے کے لیے ایک سلامیہ مشاعرہ کا ہوتا ہے جس میں ماہر علم و فن مشہور و معروف شعرائے کرام صاحبا ہفت روزہ طرحی مشاعرے میں بڑے شوق وذوق سے شرکت بھی کررہے ہیں۔

حسب سابق 4 دسمبر 2025 جمعرات تا پیر ہفت روزہ سلامیہ طرحی مشاعرے کا انعقاد کیا گیا اور بانی بزمِ حمد و ثنا انڈیا شاعر سیمانچل حضرت مولانا محسن نواز محسن دیناج پوری صاحب کے کلام سے " مصطفیٰ خیر الوریٰ پر الصلوٰۃ والسلام " سلام کا مصرع انتخاب کیا گیا۔ بزم ھذا کے معزز شعرائے کرام نے بھرپور طبع آزمائی کرکے مشاعرہ کو کامیابی سے ہم کنار کیا۔ مشاعرے میں آئے ہوئے تمام طرحی مکمل کلام سے منتخب تضمین اور ایک شعر پیشِ خدمت ہیں۔

کہکشاں شمس و قمر جن سے منور ہیں نجوم
ہر گھڑی نور خدا پر الصلوٰۃ والسلام
سر جھکا کر باادب ہو کر کھڑے مل کر پڑھیں
"مصطفیٰ خیر الوریٰ پر الصلوٰۃ والسلام"

محسن دیناج پوری اسلام پور مغربی بنگال

بت پرستوں کو نبی نے کردیا ہے حق پرست
رہبر دین خدا پر الصلوٰۃ والسلام
خلق میں واللہ کوئی ہے نہیں انکی طرح
"مصطفیٰ خیر الوریٰ پر الصلوٰۃ والسلام"

اکبر نعمانی دیناجپوری اسلام پور مغربی بنگال

کر دیا قربان سب کچھ مصطفیٰ کے نام پر
تاجدارِ کربلا پر الصلاۃ والسلام
روز محشر ہم سبھی مل کر پڑھیں گے باادب
"مصطفیٰ خیر الوریٰ پر الصلاۃ والسلام"

نازش برکاتی رتلام مدھیہ پردیش

رہنما و پیشوا پر الصلوۃ والسلام
جان جاں روحی فدا پر الصلوۃ والسلام
بھیجتا ہے حق تعالیٰ اور ملائک بھی مدام
"مصطفیٰ خیر الوری پر الصلواۃ والسلام"

معظم ارزاں شاہی دوست پوری

قصبہ دوست پور ضلع سلطان پور
جس اشارے نے قمر کا چاک سینہ کر دیا
اس کی تابندہ ضیا پر الصلوۃ والسلام
قبر ہو یا حشر رکھے گا ہمیشہ شادکام
"مصطفیٰ خیر الوریٰ پر الصلوۃ والسلام"

ممتاز قادری نانپوری نانپور سیتامڑھی بہار

جن کے آنے کی بشارت ہر پیمبر نے دیا
ہاں اسی نور خدا پر الصلوٰۃ والسلام"
ہیں گواہ مولا علی کہ پتھروں نے بھی پڑھا
"مصطفیٰ خیر الوریٰ پر الصلوٰۃ والسلام"

محمد رضاء الباری اظہر چھوٹار گھوناتھ پور کٹیہار

ڈوبتوں کے ناخدا پر الصلوۃ السلام
دو جہاں کے پیشوا پر الصلوۃ والسلام
بے زباں تک کہہ رہے ہیں راہ چلتے دیکھیے
"مصطفے خیر الوری پر الصلوۃ والسلام"

سید سبطین پروانہ دیلال پور، کٹیہار

گیسوئے عنبر سے جن کے رات نے خیرات لی
ان کے موئے خوشنما پر الصلوۃ والسلام
پڑھ رہے ہیں باادب جن و بشر حور و ملک
"مصطفیٰ خیر الوریٰ پر الصلوۃ والسلام"

غلام مصطفیٰ امجد بہاری

آ کے روضے پر فرشتے پڑھتے ہیں صبح و مسا
نور والے مصطفے پر الصلوۃ والسلام
کہہ رہا تھا کعبۃ اللہ ان کی آمد پر مدام
"مصطفے خیر الوری پر الصلوۃ والسلام"

محمد حسیب رضوی اسلامپوری بنگال

ہو حبیبِ کبریا پر الصلوۃ والسلام
مصطفیٰ خیر الوریٰ پر الصلوٰۃ والسلام
ٹھنڈی ٹھنڈی بھینی بھینی جو مدینے سے چلی
اس کرم والی ہوا پر الصلوٰۃ والسلام

حسن رضا قادری مراد آبادی اتر پردیش

جان عالم شان عالم ج-ان جاں روح رواں
فخر آدم مصطفے ﷺ پر الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام
مومنو! پڑھتے رہو تم بہر بخشش تاحیات
،،مصطفے خیر ال-وری پر الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام،،

محمد حذیفہ رضا قادری چھپرہ بہار

مالک حسن و فا پر الصلوۃ والسلام
منبع جود و سخا پر الصلوۃ واسلام
مومنو تم جھوم کر پڑھتے رہو صبح و مسا
"مصطفیٰ خیر ورا پر الصلوۃ سلام"

محمد عادل رضا اشرفی شاہی بریلی شریف

مصطفیٰ، یٰسین، طٰہٰ، کٓھٰیٰعٓصٓ
ذاتِ محمودِ خدا پر الصلاۃ والسلام

مؤمنوں قرآن کا فرمان ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ
"مصطفیٰ خیر الوری الصلاۃ والسلام"

احمد رضا حمران بارسوئی کٹیہار بہار

پیرہن ٹوپی عمامہ چادر و تکیہ کے ساتھ
مصطفیٰ کے بستر اپر الصلواۃ والسلام
رُخ مدینہ کی طرف کر کے ادب سے بولیے
"مصطفےٰ خیر الوریٰ پر الصلواۃ والسلام"

محمد مہتاب عالم ضیائی
ڈالٹین گنج ضلع پلاموں

ڈوب کر عشقِ نبی میں پڑھتے ہیں حور و ملک
،،مصطفیٰ خیر الوریٰ پر الصلوٰۃ والسلام،،
اپنا پیارا مصطفیٰ رب نے کیا ہم کو عطا
حق تعالیٰ کی عطا پر الصلوٰۃ والسلام

محمد مونس رضا ماہر مرکزی بجنوریوپی

پلٹا سورج چاند ٹوٹا سنگ نے کلمہ پڑھا
ایسے اہلِ معجزہ پر الصلوٰۃ والسلام
باادب ڈھل کر محبت میں پڑھو صبح و مسا
"مصطفیٰ خیر الوری پر الصلوٰۃ والسلام"

طالب دیناج پوری اتر دیناج پور مغربی بنگال

ہے وظیفہ یہ مرا پڑھتا ہوں میں بعدِ فجر
مکی مدنی مصطفےٰ پر الصلوٰۃ والسلام
خود کلام پاک میں رب نے کہا پڑھتے رہو
"مصطفیٰ خیر الوریٰ پر الصلواۃ والسلام"

نور، جمیلؔ اسلام پوری سیالتوڑ اسلام پور

نوٹ۔ حمد و ثنا کے خواہش مند بھارتی شعرائے اہل سنت واٹس ایپ گروپ میں شامل ہونے کے لئے ان نمبرات پر واٹس ایپ کر سکتے ہیں
9593074154
7309733198

مرتبہ
معظم ارزاں شاہی دوست پوری

نعت پاک

یارب کبھی میں جاؤں سرکار کی گلی میں۔
دل کی کلی کھلاؤں سرکار کی گلی میں۔

پروانہ وار شمعِ کونین پر خدایا
خود کو کبھی نچاؤں سرکار کی گلی میں

تقدیر مجھ کو لے چل جیتے جی تاکہ میں بھی
بخشش کا مژدہ پاؤں سرکار کی گلی میں۔

ماہ صیام کا میں لیل و نہار پاکر
عجوہ کھجور کھاؤں سرکار کی گلی میں۔

گرداب میں پڑا ہوں لے چل مجھے کہ میں بھی
جاں کی امان پاؤں سرکار کی گلی میں۔

حبِ جہاں سے خود کو کر کے کنارہ مولی
دیوانہ بن کے جاؤں سرکار کی گلی میں۔

دل کی ہے آرزو یہ گھر بار ہو وہیں پر۔
قلبی سکون پاؤں سرکار کی گلی میں۔

لب پہ درود جاری دل میں سرور ہو اور
قرآن پڑھتا جاؤں سرکار کی گلی میں۔

دل میں حسن کے ہے یہ ارمان مدتوں سے
نعتِ نبی سناؤں سرکار کی گلی میں

فضول خرچی کی حقیقت اور کفایت شعاری کی اہمیت

محمد عادل ارریاوی

محترم قارئین آج ہم سب مہنگائی کا شکوہ کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ ایک حقیقت بھی ہے لیکن ایک تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ خود ہمارے اپنے رویّے بھی اس مہنگائی کو مزید بڑھا دیتے ہیں ہم بہت سی جگہوں پر ایسے خرچے کرتے ہیں جن کا نہ کوئی فائدہ ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی ضرورت اور پھر آخر میں پریشانی ہمارے ہاتھ لگتی ہے آج کل ہر طرف مہنگائی اور بے روزگاری کا رونا رویا جاتا ہے آئے دن مہنگائی کے خلاف احتجاج کیے جاتے ہیں اور ریلیاں نکالی جاتی ہیں اور میڈیا پر طرح طرح سے شکوے شکایات کیے جاتے ہیں گویا کہ ایک طرح سے ہائے مہنگائی اور ہائے مہنگائی کا وظیفہ پڑھا جاتا ہے اور اس وظیفے میں غریب لوگوں کے علاوہ امیروں اور مال داروں کا بڑا طبقہ بھی شامل ہوتا ہے۔ لیکن اسلام نے اس سلسلے میں جو اہم تعلیم دی ہے اس کی طرف عام طور پر توجہ نہیں کی جاتی جو معاشی مسائل کو بہتر بنانے کے لیے ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اسراف فضول خرچیوں اور بے جامال اڑانے سے اجتناب کیا جائے اور کفایت شعاری کے اصول پر عمل پیرا ہوا جائے۔ زندگی میں بے ترتیبی اصل مسئلہ ہے ۔ اللہ ربّ العزت کا ارشاد ہے

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۔ ترجمہ۔ اور جو خرچ کرتے ہیں تو نہ وہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ تنگی کرتے ہیں بلکہ اُن کا طریقہ درمیانِ اعتدال کا طریقہ ہے۔ (الفرقان ٦٧) تشریح۔ یعنی اللہ کے مقبول بندے مال خرچ کرنے کے وقت نہ اسراف اور فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخل و کوتاہی بلکہ دونوں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتے ہیں آیت میں اسراف اور اس کے بالمقابل اعتبار کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

اسراف کے لغوی معنے حد سے تجاوز کرنے کے ہیں اصطلاح شرع میں حضرت ابن عباس مجاہد قتادہ ابن جریج کے نزدیک اللہ کی معصیت میں خرچ کرنا اسراف ہے اگرچہ ایک پیسہ ہی ہو اور بعض حضرات نے فرمایا جائز اور مباح کاموں میں ضرورت سے زائد خرچ کرنا جو تبذیر یعنی فضول خرچی کی حد میں داخل ہو جائے وہ بھی اسراف کے حکم میں ہے کیونکہ تبذیر یعنی فضول خرچی قرآن میں حرام و معصیت ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ (بنی اسرائیل ٢٧) اس لحاظ سے اس تفسیر کا حاصل بھی حضرت ابن عباس وغیرہ کی مذکورہ تفسیر ہو گیا یعنی معصیت و گناہ میں جو کچھ خرچ کیا جائے وہ اسراف ہے۔ (مظہری)

اور اقتار کے معنے خرچ میں تنگی اور بخل کرنے کے ہیں اصطلاح شرع میں اس کے معنے یہ ہیں کہ جن کاموں میں اللہ و رسول نے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے اُن میں خرچ کرنے میں تنگی برتنا (اور بالکل خرچ نہ کرنا بدرجہ اولی اس میں داخل ہے)۔ یہ تفسیر بھی حضرت ابن عباس قتادہ وغیرہ سے منقول ہے (مظہری) مذکورہ آیت کا خلاصہ یہ ہوا کہ ایمان والوں کی صفات میں سے ایک اہم صفت یہ ہے کہ وہ اپنے مال کو افراط و تفریط کا شکار ہوئے بغیر اعتدل کے ساتھ خرچ کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ قَصْدُهُ فِي مَعِيشَتِهِ یعنی انسان کی دانشمندی کی علامت یہ ہے کہ خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرے (نہ اسراف میں مبتلا ہو نہ بجل میں)۔ (رواہ الامام احمد عن ابی الدرداء ابن کثیر)

ایک دوسری حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ یعنی جو شخص خرچ میں میانہ روی اور اعتدال پر قائم رہتا ہے وہ کبھی فقیر و محتاج نہیں ہوتا۔ (رواہ الامام احمد ابن کثیر) (بحوالہ معارف القرآن جلد ٦ صفحہ ٦٣٠ مفتی شفیع عثمانی)

آج کے دور میں ایک عام آدمی کی سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ وہ کمانے کے بعد رقم کہاں خرچ ہوئی یہ نہیں جانتا وہ اپنی آمدنی کے مطابق جینے کے بجائے دوسروں کی دیکھا دیکھی چلتا ہے اور سوشل میڈیا نے بھی مقابلے کی آگ کو تیز کر دیا ہے

یہ سب چیزیں مل کر غربت اور دل کی بے چینی کو اور بڑھا دیتی ہیں۔ آج کے دور میں لوگوں نے فضول خرچیوں اور بے جا بلکہ شاہی اخراجات کے بڑے بڑے پھاٹک کھول رکھے ہیں بچہ کی پیدائش سے لے کر شادی بیاہ اور وفات تک بے شمار فضول رسموں میں لوگوں نے اپنے آپ کو گھیر رکھا ہے اور روزمرہ کی فضول خرچیوں کا معاملہ الگ ہے۔

اگر ہم صبح سے شام تک اپنے ہونے والے اخراجات پر انصاف کی نظر ڈالیں گے اور گہرائی سے جائزہ لیں گے تو ہمیں اس نتیجے تک پہنچنے کے لیے زیادہ دشواری کا سامنا نہیں ہو گا کہ ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں ہونے والے اخراجات میں کمی اور کنٹرول کر کے اپنی معاشی بدحالی کا کافی حد تک ازالہ کر سکتے ہیں کھانے پینے پہنے اوڑھنے برتنے اور استعمال کرنے کی تمام چیزوں کا جائزہ لے کر ہم اپنے اخراجات کو کافی حد تک کم کر سکتے ہیں اور معاشی بدحالی کا رونا رونے سے جان چھڑا سکتے ہیں۔ دکھاوا وہ مرض جو سب کو تنگ کر رہا ہے اصل بات یہ ہے کہ لوگوں کو خوش کرنا ممکن نہیں لیکن خود کو برباد کرنا بہت آسان ہے

آج ہم دیکھتے ہیں کہ غریب سے غریب لوگ بھی چائے وسگریٹ نوشی مختلف قسم کے غیر ضروری بلکہ مضر مشروبات اخبار بینی اور اس جیسی کئی قسم کی چیزوں میں روزانہ کے حساب سے سینکڑوں روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ بجلی پانی اور گیس اور پٹرول کا غیر ضروری استعمال کر کے ہر مہینہ ہزاروں روپے کا بل اپنے کھاتے میں جمع کرانے کا بوجھ اپنے اوپر لادتے ہیں۔

بلاوجہ ٹیلی فون اور موبائل وغیرہ کا استعمال کر کے سینکڑوں اور ہزاروں روپوں کے بل بھرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں بچہ کی پیدائش شادی بیاہ اور فوتگی کے عنوان سے کئی رسموں میں ہزاروں نہیں لاکھوں روپے برباد کرتے ہیں صرف نمود و نمائش اور ریاکاری کے طور پر قیمتی و

نمائشی لباس اور کپڑوں پر بھاری رقم قربان کر دیتے ہیں۔ اگر ہم بوقت ضرورت اور بقدر ضرورت کے اصول پر عمل پیرا ہوں اور روزمرہ کی زندگی میں اس کا اہتمام کریں تو یقیناً ہم میں سے ہر ایک شخص سینکڑوں اور ہزاروں روپے کے اخراجات میں کمی کر سکتا ہے۔

کفایت شعاری کا مطلب کنجوسی نہیں کفایت شعاری کا مطلب ہے جتنا ضروری ہے اُتنا خرچ کرو جتنا مل گیا ہے اُس پر شکر کرو جو نہیں ہے اُس کی لالچ میں اپنی سکون نہ بیچو یہی وہ اصول ہے جو ہمیں مہنگائی کے دور میں تھام کر رکھ سکتا ہے اپنے دل کو بدلنے کی ضرورت مہنگائی کے دور میں سب سے پہلی تبدیلی سوچ میں لانا ضروری ہے کم میں جینا سیکھو اپنی کمائی کا حساب رکھو لوازمات اور خواہشات میں فرق کرو اپنے مقابلے میں ہمیشہ اُن لوگوں کو دیکھو جن کے پاس کم ہے تب ہی دل مطمئن ہو گا اور زندگی آسان لگے گی۔ اسی کے ساتھ ایک بات یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو حلال اور جائز طریقہ پر جتنا کچھ دیا ہے وہ اس پر صبر و شکر اور قناعت کرے، اور اپنے سے اوپر اور مال دار لوگوں پر نظر رکھنے کے بجائے اپنے سے کم تر اور غریب لوگوں پر نظر رکھے۔ اگر ہم نیک نیتی اور دُھن و دھیان کے ساتھ ان دونوں کاموں کو اختیار کر لیں گے یعنی فضول خرچیوں سے اجتناب اور کفایت شعاری کا اہتمام کر لیں گے تو امید ہے کہ مہنگائی اور بے روزگاری کا رونا رونے سے مقروض ہونے سے دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بلکہ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے لوٹ مار حرام خوری اور قتل وغارت گری کے کئی سنگین جرائم سے بھی بآسانی نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ مہنگائی کم ہو یا زیادہ ہمارے اپنے رویّے اگر درست ہو جائیں تو زندگی آسان ہو جاتی ہے اگر ہم فضول خرچی کم کر دیں دکھاوا چھوڑ دیں اور گھر کے نظام میں تھوڑی سی ترتیب لے آئیں تو یقین جانیے گھریلو جھگڑے کم ہوں گے ذہنی سکون بڑھے گا قرضوں سے نجات ملے گی اور زندگی میں برکت آئے گی اللہ کرے ہم سب سمجھ جائیں کہ بہتر زندگی پیسے سے نہیں سمجھ داری سے بنتی ہے۔

اللہ ربّ العزت ہم سب کو فضول خرچی نجات عطا فرمائے حرام کمائی سے مکمل حفاظت فرمائے حلال رزق عطا فرمائے

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810